text drak and light
drenched book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188990
UNIVERSAL LIBRARY

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مترجمہ

دفتر ابوالفضل

1952

حصہ اول

للفاضل المقبل الدہلوی

جسکو

یونیورسٹی پنجاب نے امتحانات سنہ ۲۳-۱۹۲۲ء کے لیے نصاب منشی فاضل میں داخل فرمایا

جس کے

ایک صفحے پر اصل مضمون فارسی اور مقابل کے صفحے پر سلیس اردو ترجمہ آخر میں کل کتاب

کی فرہنگ مع حالات مصنف موجود ہے

پتہ

منیجر دفتر فاضل مقبل کشمیری دروازہ دہلی سے طلب کریں

مطبوعہ

افضل المطابع برقی پریس دہلی

قیمت ؏ علاوہ محصول ڈاک

بلا مترجم کتاب مسروقہ متصور ہوگی

نمبر شمار	کتب فارسی	تشریح امتحانات	قیمت
۱	اُردو ترجمہ بی۔اے کورس فارسی جدید مکمل صفحہ وار مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	مشتملہ امتحان بی۔اے و منشی عالم (پنجاب)	۱۶
۲	اُردو ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس فارسی مکمل صفحہ وار مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین (مع اُردو ترجمہ کتاب التہجی)	امتحان ایف۔اے و منشی (پنجاب)	۱۱/
۳	اُردو ترجمہ نصاب فارسی مکمل مع فرہنگ وحالات مصنفین طبع پنجم۔	مشتملہ امتحان انٹرنس (پنجاب)	۱۲/
۴	فارسی کی تیسری کا اُردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مع سوالات وجوابات،	سوم مڈل کے لئے ہے۔	۶/
۵	فارسی کی دوسری کا اردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) مشقوں کے حل اور سوالات کے جوابات۔	ایضاً اور دوم مڈل کیلئے ہے۔	۰۵/
۶	فارسی کی پہلی کا اُردو ترجمہ (خلیفہ صاحب) جسمیں مشقوں کا حل اور سوالات کے جوابات موجود ہیں۔	اول مڈل کے لئے ہے۔	۳/
۷	تحصیل فارسی۔ فارسی ترجمہ بنانا سکھانیوالی بہترین کتاب منظور فرمودہ یونیوسٹی پنجاب۔	مڈل ڈیپارٹمنٹ تا ہائی ڈیپارٹمنٹ کیلئے ہے	
۸	فرہنگ الفاظ نصاب فارسی۔	نوجماعت ہائی اور مڈل اور ایف اے طلبا کے لئے	۲/
۹	امتحانی مقامات از نصاب فارسی۔	پنجاب یونیورسٹی کے فارسی پرچوں کا حل	۱۰/
۱۰	خلاصہ معیار القواعد یا جامع القواعد مع ضمیمہ جات طلبا کے لئے بہت مفید ہے۔	کل قواعد کا خلاصہ پرچہ دوم فارسی کے سوالات مع جوابات (قابل دید)	۱۰/

اخلاق جلالی

جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اردو ترجمہ موجود ہے

الفاضل المقبل الدہلوی

علاوہ ازیں جو تین ضمیموں پر مشتمل ہے

ضمیمہ اول جس میں کل کتاب کے مشکل الفاظ کی تشریح و تنقیح کی گئی ہے
ضمیمہ دوم جس میں کتاب کے مضامین کا خلاصہ اور نقشہ ابواب میں آسان کیا گیا ہے
ضمیمہ سوم پنجاب یونیورسٹی کے جواب کے وہ سوال درج ہیں جو اس وقت تک امتحانات میں آچکے ہیں
زیر طبع ہے

قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔ پتہ

دفتر فاضل مقبل دہلی

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

گوناگون ستایش مر داوری را که وجود بشر را از کارخانهٔ عنایت خود کسوت حیات پوشانید
و چهرهٔ درونان گمراهی ضلالت را چراغ هدایت برافروخت رباعی تا مدحش بزبان گفتم از بیخودیست
و مقصدی بدهان گفتم از بیخبریست [illegible] فی الجمله چنانست که دائم گفتن * انصاف چنان گفتم از بیخبریست
و درود بی پایان [illegible] مر شمع سعادت را که سرفرازان انجمن خرد و یقین را از فروغ ایمان نور و فروغ بخشیده
و جانبازان بساط معرفت و کمال را پروانهٔ جمال جهان آرای خود گردانید رباعی آن سرور کائنات
وان فخر بشر که جبرئیلش زد قرب [illegible] دوست بسر * خاک کف پاش سرمهٔ دیدهٔ جم * خاشاک سرایش
افسر سکندر [illegible] دانشوران [illegible] خوار رسیده و ترقی [illegible] پایهٔ بلندی رسیده [illegible] چون از نور قلم [illegible] درگاه
[illegible] واقعه شهادت * اورنگ نشین بارگاه شکوه و تمکین [illegible] نور دیدهٔ [illegible] علم الیقین [illegible]
عالم عامل [illegible] عارف کامل [illegible] آصف جهد افلاطون زمن شیخ ابوالفضل وزیر خاقان [illegible]
[illegible] گسار آن گزیدهٔ انس و آفاق گشت عالم [illegible] جهانیان تیره نمود و
قبای حیات [illegible] شهنشاه جهان [illegible] دیده [illegible] شد سکندر [illegible] حسرت
ریخت که افلاطون زعالم شد * مقالات آن صدرنشین چارباش فضل و کمال که کارنامهٔ قضا و قدر بود
دستور العمل [illegible] پراگنده افتاده بود بنده عبدالصمد افضل محمد [illegible] دودمان [illegible] ارسطوی [illegible]
[illegible] نسبت فرزندی داشتم و منظور نظر تربیت او بودم این گلدستهٔ فرهنگ [illegible] دست [illegible]
[illegible] سعادت خود دانسته در فراهم آوردن آن کمر سعی بربستم و در انتظام آن نظر همت بگماشتم

ستائش

Checked 1975

یا فتاح

اس منصف حاکم کو طرح طرح کی نیا نو زاری زیب دیتی ہے جس نے ہستیٔ انسانی کو اپنی مہربانی و عنایت کے کارخانے سے لباس زندگی پہنایا۔ اور دنیا میں گمراہی کے راستوں پر چلنے والے) نابیناؤں کے لئے ہدایت کا چراغ یعنی شمع رسالت کو روشن کیا رباعی پیغمبر کا نام زبان پر لانا میرے لئے بےعقلی میں داخل ہے اپنے منہ سے ان کی تعریف کرنا جہالت ہے (اگرچہ لازم ایمان ہے) (۲) حقیقت یہ ہے کہ میں اس کہنے کی وجہ جانتا ہوں مگر انصاف یہ ہے کہ میرا ایسا کہنا جسکی میں وجہ جانتا ہوں نادانی میں داخل ہے (کیونکہ ذرا سی نیکی بھی بغیر مدد خدا کے بندہ سے ممکن نہیں ہے) اور شمع رسالت یا ذات محمدؐ کے لئے بکثرت نعت بیان کرنا اور بہت بہت تعریف کرنا مناسب ہے جس نے محفل خرد و یقین کے سربلندوں یا شریعت کے پیروں کو مذہبی روشنی اور دینی نور بخشا اور اس پیغمبر نے فرش معرفت اور بستر کمال کے عارفوں کو ذات خدائی کے جہان آرا جمال کا عاشق بنایا۔ رباعی رسول صلعم دنیا کے سردار تھے یا ہستیٔ انسانی ہے حضرت آدم کے لئے قابل فخر ہیں۔ جبرئیل امین درگاہ خدا میں آپکے تقرب کو دیکھکر حیران ہے (۳) آپکے تلوے کی خاک جبرئیل کی آنکھ کے لئے سرمہ ہے۔ آپ کے گھر کا کوڑا کرکٹ سکندر کے سر کا تاج ہے۔ مشکل پسند داناؤں اور بلند مرتبہ غور و خوض کرنیوالوں پر پوشیدہ نہ ہے کہ جب زمانہ کی نیرنگی اور ناموافق دنیا کے انقلاب سے (دربار شان و شوکت کے تخت پر بیٹھنے والے اور علم معرفت و یقین کے راستے کو طے کرنے والے قطع عالم اور رہا عمل اور زمانے بھر کا صاحب علم ہوا ابوالاصول اور جہان پر بخشش کرنے والا (وہ اپنے وقت کا ایسا وزیر جیسے آصف برخیا حضرت سلیمان کے تھے اور اپنے زمانے کا ایسا حکیم جیسا کسی وقت میں افلاطون تھا یعنی شیخ ابوالفضل جو اکبر بادشاہ کا وزیر تھا) اسکی شہادت کے واقعہ نے دنیا اور دنیاداروں کے ہوش و حواس باختہ کردئے اور موت کی تلوار نے اس دنیا اور آخرت کے قابل شخص کی زندگی کو کاٹ ڈالا۔ والوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیری ہوگئی۔ اور زندگی کا لباس صاحبان باطن کے جسم پر تنگ ہوگیا۔ بیت۔
ابوالفضل کی وفات پر اکبر بادشاہ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں بلکہ سکندر افسوس کرکے رونے لگا کہ آج دنیا سے

اگرچه من هیچ‌شناس اجهار الحجم عمر را پیراهن از کتان وز لاله بهشت را بگل [illegible] و آبانش هم خورشید را
بمشعل فروزم و نمایش ماه بمجمل کنم لیکن این بیهودگیان خیال و ابکار افکار را از کمان صباحت و ملاحت بیش
ازین طاقت مستوری ندیدم و خواستم که جمال جهان آرای آن نازنینان صاحب [illegible] ایمان را این جلوه گر ساختم
و این عروس زیبا و فرید رعنا را آراستگی نموده بمردان معنی و انجام اجزای پیرایه نگاری که تجویز نقره و زر و انداز
هر دو با هم رسانیدم و نقش آن دست را نگار بستم و دیده نکته بین را [illegible] تماشای عالمی
منسوب علامی را بخشیدم و عنوان هریک القدر دریافت خود نگاشته مقصد ساختم نخستین
مکاتبات و فرامین که از زبان حضرت شاهنشاهی بملوک ایران و توران و [illegible]
معانی سنج گردانیده‌اند دوم عرایض و خطوط که خود بحضرت خاقان [illegible]
نگارش فرموده‌اند سوم خطب و اختتام و انتخاب کتب و بیاضها و نثرها و دیگر [illegible] متفرقه
در حیز عبارت در آورده یکجا را در فرصت اندک انتظام دادم و [illegible]
بدینگونه از کشور عدم بشهرستان وجود جلوه گر ساختم و از [illegible]
این نسخه که در علم و ادب نامی شده یک موج زیر طبع فهامی [illegible]
تاریخ مکاتبات علامی شد [illegible] این چه نازنینان هوش افزا [illegible]
مستعد اند و نظر هیچ را چالاکی با بلند نظری را باید که از نظاره ایشان دل [illegible]
[illegible] پیرایه نورانی پوشانده [illegible] تا بدان [illegible]
بهار [illegible] گلشن دانش و نونهالان [illegible]
و شادابی فائق گردند

خطاب بگیهان خدیو حق پژوه عدالت گرای اورنگ نشین [illegible] ظل اللهی [illegible]
شاهنشاه جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی [illegible]

اگرچہ مجھ جیسے جاہل میں کہاں دم ہے کہ چاند کے جسم کے لئے کتانی پوشاک سیوں (کیونکہ کتان تو ایسا کپڑا ہوتا ہے
جو چاندنی میں پرزے پرزے ہو جاتا ہے) اور بہشت کو کیسر کے پھول سے سنواروں اور [illegible] سے سورج کو روشن کروں
اور آئینہ [illegible] کیا کہ چاند کی نمائش کروں۔ لیکن زیادہ تر سانولے سلونے اور گورے چٹے ہونے کی وجہ سے اور زیادہ
بلیغ و فصیح ہونے کے سبب سے ان خیالات کی پردہ نشینوں اور غور و فکر کی کنیاؤں میں اس سے زیادہ چھپے رہنے کی
طاقت نہ دیکھی میں نے چاہا کہ ان [illegible] کو جہان آرا جان کو صاحبان کلام کے سامنے پیش کروں اور فروغ انشا پردازی
کے صاحبدلان کے روبرو روشن کروں اور اس خوبصورت دلہن اور جوان سجیلی عورت کو جس سے مراد انشائے ابوالفضل
ہے بنا سنوار کر صاحبان نظر کے سامنے ظاہر کروں۔ آخرکار ہزارہا دوڑ دھوپ اور تلاش کے بعد ہر جگہ سے ایک ایک فقرہ
اکٹھا کیا جس کی تحریر کی رنگینی سے ہاتھوں پر مہندی لگائی اور غور کرنے والی نظر کو [illegible] کی سیر دکھلائی
[illegible] خوب روشنی بخشی اور ایسی سمجھ کے ہوتے ہر ایک محقق کی سرخی [illegible] ہاتھوں پر [illegible] پہلے حصے
میں وہ خطوط داخل کئے جو اکبر بادشاہ کی طرف سے ایران و توران کے بادشاہوں اور عالی رتبہ امیروں کو
[illegible] تحریر کئے گئے ہیں۔ دوسرے دفتر میں وہ عرضیاں اور [illegible] جو ابوالفضل نے اکبر بادشاہ
کے حضور [illegible] کو تحریر کیا۔ تیسرے دفتر میں [illegible]
[illegible] اور کتابوں کا [illegible]
[illegible] ان تمام چیزوں کو تھوڑے سے وقت میں [illegible] کیا اور [illegible]
[illegible] کا سن تاریخ اس رباعی میں [illegible]
[illegible] رباعی [illegible]
[illegible] ختم ہوئی [illegible]
[illegible] خطوط [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] بلند نظر انسان کو چاہیئے [illegible]
پوشاک پہنے [illegible] کی خلوت گاہ [illegible] انسانی نظر کو [illegible]
کے [illegible] روشنی پہنچائے اس لئے کہ یہ اکبری خطوط [illegible]

سپاس قدسی اساس مبدعی را سزد که عالم گوناگون را با چندین شئون و فنون که عبارت از صور علمیه آیت
[illegible] قدرت ابداعی از نهانخانهٔ بطون به بارگاه ظهور آورده طوایف انام را آگاه [illegible] فرمان [illegible]
[illegible] که [illegible] انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام اند در وحدت راوی [illegible]
انتظام و التیام بخشیده و گاه در سطوت جلال مسند آرایان صورت که اساطین بارگاه [illegible] اند
[illegible] به وحدت قهری نظام کارگاه ظاهری را آرایش داد پس جهان جهان [illegible]
تا [illegible] سالکان شاهراه مقصود که سالکان مراحل معانی و ناسکان مشاعر صورت [illegible]
[illegible] اختلافات [illegible] آورده محمود العاقبه [illegible]
[illegible] عالم تاییدات غیبی و توفیقات سماوی قرین [illegible] بزرگان [illegible]
[illegible] و آشوب حوادث زمین نگاه داشته [illegible] همت علیا مصروف [illegible]
[illegible] و [illegible] داشته در معموری خرابی [illegible]
گردآورد هنگام وفور نشاط و شمول انبساط که زمانه را سعادت بود [illegible]
[illegible] مطالعهٔ [illegible] صفوت و صفا و دیباچهٔ قربت و اصطفا [illegible]
[illegible] و [illegible] خلت و ولا و رواج روحانی بسطت و [illegible] اشتغال [illegible]
[illegible] معانی آن مشام [illegible] روح طراوت تازه گرفت و دماغ [illegible]
[illegible] معانی آن مشام فیض انتسام روح طراوت تازه [illegible]
[illegible] بی اندازه پذیرفت و [illegible] قرابت قدیمی [illegible]
[illegible] و وفاق [illegible] استحکام یافت [illegible] درحقیقت [illegible] روحانی [illegible]
[illegible] دل مشتاق [illegible] همان [illegible]
ظاهری [illegible] عدیم البدل توان شمرد و آنکه رقم پذیر نامه مواخات [illegible]
[illegible] و تصفیه [illegible] وفاق از جانبین اهتمام [illegible] باشند [illegible]
[illegible] است که امری شریف تر در عالم کون و فساد و نشاء تعلق [illegible]

شاہنشاہی کان کا گوہر اکبر شاہ نامی ہے) عبداللہ خاں اوزبک کے نام جو ملک توران کا سپہ سالار ہے

پاکیزگی پر بنا رکھنے والا شکر ایسے ایجاد کرنے والے خدا کے لئے زیب دیتا ہے جس نے اس مخلوق قسم کی دنیا کو اپنے
رنگ و ڈھنگ اور وضع طرح کے ساتھ (جس سے مراد اس عالم موجودات کی صورتوں سے ہے) اپنی ایجادی قدرت کی
طاقت سے باطنی عالم خانے سے ظاہری دنیا میں پیدا کیا اور مخلوقات کے گروہوں کو کبھی تو نیک ہاتھوں کے
(جس سے پیغمبروں اور ولیوں کی پاک ہستیاں مراد ہیں ان پر خدا کی رحمت و سلام ہو) مجموعی اتفاق و
اتحاد میں پرو کر نور روحانیت اور دل کا سبب بخشا اور کبھی دنیاوی تخت نشینوں کے زبردست ہاتھوں میں دے کر بڑائی کی بارگاہ
کے ستونوں میں شامل کر کے رعیت کے زبردست اتحاد سے ظاہری دنیا کے انتظام کو سجایا۔ پھر بہت بہت دعا اور سلام
مذہبی دولت کے پیغمبروں کی روح پر ہو (جنہوں نے تصوف کے راستوں کے چلنے والوں اور عالم ظاہری کے دنیا
داروں کو گمراہی کے صحرا اور بد خلافی کے جنگل سے نکال کر محبت و اتحاد اور ہدایت و توفیق کے عالم میں لا کر خود اپنے آرام
اور نیک انجام کے ساتھ دائمی بہشت کی طرف روانہ ہو گئے) اور حمد و نعت کے بعد حضرت خدائی امداد اور آسمانی
نیکیاں (ان کمال خاندان بزرگوں کے زمانے کے نزدیک ہو دیں) جنہوں نے موجودہ زمانے کو [illegible] کے غور رکھی
سے اور زمانے کی مصیبتوں کی پیشانی سے [illegible] امر پر کر محبت باندھے رہتے ہیں [illegible] دنیا کو جا بجا اسلام
[illegible] مختلف مذہبوں [illegible] کے فرقے [illegible] مقام پیش [illegible] کے بنانے کی
کوشش کرتے ہیں [illegible] دونوں [illegible] اتفاق [illegible] شریک [illegible]
[illegible] کے وقت [illegible] دنیا خوشحال تھی [illegible] آباد [illegible]
اور [illegible] زندگی کے دیباچے [illegible] سے [illegible]
[illegible] نام [illegible]
کی خوشبوؤں اور [illegible] گشادہ دلی [illegible] شامل کر دہ کیا [illegible]
[illegible] کی کلیاں [illegible] دیباچے کے [illegible] (باقی)

ایشان نموده‌اند که اقتضاء [illegible] منوط در [illegible] و هرگاه [illegible] در طبقهٔ سلاطین
السلاطین بارگاه جبروت [illegible] مستغرق برکات و فیض حسنات [illegible]
[illegible] آرام خواهند یافت [illegible]
[illegible] که هیچ همت حق [illegible]
[illegible] اعتنا [illegible] جمیع [illegible]
[illegible] هادی آن والا قدر [illegible]
[illegible] و مراعات این [illegible]
[illegible] اشتیاق داشته [illegible] سلطان [illegible]
[illegible] مرزا [illegible]
[illegible]
[illegible] ایشان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تا آنکه [illegible]
[illegible]
[illegible] باشند [illegible] تحقیق آن [illegible]
[illegible] الاحوال [illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی تعریف بات نہیں بنائی ہے کیونکہ اس پر دنیاوی سلسلے کا انتظام متعلق [illegible] خاص کر جب کہ یہ بات
بادشاہوں کی جماعت میں [illegible] خدا کے [illegible] ظاہر ہو تو [illegible] دنیا و آخرت کی رو سے برکتوں کا پھل
دینے والی اور [illegible] پیدا کرنے والی ہوگی۔ اور ہزاروں انسان اور مختلف خاندان آرام کے گہوارے میں چین
کریں گے۔ صلح کا [illegible] کے ظاہر کرنے اور اسباب [illegible] کے نمایاں کرنے میں [illegible] کوشش کرنی چاہیے تھی۔ کیونکہ ہماری
[illegible] کی صبح سعادت [illegible] سے لیکر اس وقت تک زمانہ [illegible] بادشاہوں [illegible] کے برخلاف ساری
[illegible] رہتے پر رہی ہے اور جب کہ ہم [illegible] والے اس میدان صلح کے
[illegible] اس صورت میں [illegible] نسبت [illegible] تعلق [illegible] بھائی اور اس [illegible] کی طرفداری
[illegible] لازم ہے [illegible] زمانے میں کہ عالم [illegible] جہان
[illegible] امداد کرنے [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] ہمارے مقابلے پر مدد [illegible]
[illegible] اس لئے اس کو امداد دی گئی اور شاہرخ مرزا [illegible] عالم بدخشان کا [illegible]
[illegible] اس وقت [illegible] بیان [illegible]
[illegible] کا خیال کرکے اس کی
[illegible] دریا
[illegible] کے سپرد
کر دی گئی [illegible] اور [illegible] فساد [illegible] رہے
[illegible] فساد پھیلا کر
[illegible] بادشاہوں اور اس ملک کے زمینداروں سے مل گئے۔ اس نے بھی [illegible]
[illegible] کئی بار [illegible] آوارہ
[illegible] صلح کا ارادہ ہوا
[illegible] کی صورت [illegible] اصلیت [illegible] بادشاہوں کی رضامندی [illegible] کے لئے (بقیہ)

دست آویز چنین ساخته آمدنی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که در غلو تسلی
دل بیاشد بهنگام روان آید باید و آنچه بطرز از تقریر و تحریر بپیوندد عمل بخلاف آن رود و آنکه
اهل دهلی و سیر شکار این بار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوب دار الخلافه آگره نهضت فرمایم
تا زمان تراز نایاب بسته آید و آنکه تحریری رفته بود که به نسبت شاهرخ میرزا اهمال بکار در خاطر موجب
تامل شد که هر چه سر بواطن قدسیه فرمانروایان والا شکوه که مطالع انوار الهی و مظاهر اطوار صمدیت
صفا اند غبار اکثار [illegible] بسر آن انطباع و استقرار نمی پذیرد از سائر طبقات بیگونه قرار گیرد
علی الخصوص که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چه از لال صفای صبح چگونه گرد و آواز خود کاهی که موجب
تعمیرات نسبت باین دودمان [illegible] بکافات آن سرگشته با بعد غربت شده چون بنا بر ایجاب آوردن
تدارست از [illegible] و ظهور داشت و [illegible] شده و آنکه ایمائی رفته بود که [illegible] شاهرخ میرزا و
فرزندان محمد حکیم میرزا باین آستان [illegible] از آثار محبت آن [illegible] دودمان مجید و اخلاص است [illegible]
[illegible] بایجاب آیشان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل فتوحات [illegible]
بدیع [illegible] بود آثار نتایج حسن نیت آن [illegible] شده [illegible] آنکه مصحوب
مولانا حسینی نگاشته کلک محبت بود که فرزند عزیز [illegible] خردسالی [illegible]
نموده [illegible] دل نگرانی دارد که مبادا اعتباری [illegible] محبت [illegible] باشد و در استعداد آن [illegible]
[illegible] بیشتر از [illegible] در اثنای راه در آب غرق رفت مضمون معلوم [illegible] خاطر حق گزین [illegible]
داشت روایت قرائت قدیم با ضوابط محبت جدید [illegible] انتظام و التیام یافته است که بالفرض [illegible]
[illegible] پروا [illegible] مصادقت [illegible] فرزندان [illegible] تحقیق [illegible]
اگر با برادران [illegible] آید [illegible]
در نگهبانی این سررشته تکاپوی نماید [illegible]
بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم [illegible] در رسم اسلام و آئین کرام از برای ابقای
ارکان دوستی و یکجهتی خامه حقیقت گزینان خوت منش را عشر عشیر آن [illegible] نیست

قیام کرنے کو آپ سے باتیں کہنے کا وسیلہ بنا کر جو باتیں کہ دوستی کی بنیاد ہیں کمزور اندر بیان کر دی ہیں ہماری شان
کے خلاف ہے کہ جو خیال دل کے اندر ہو اس کو زبان پر لائیں۔ اور جو کچھ تحریر و تقریر میں آ جانے اس کے برخلاف عمل
کیا جائے۔ اگرچہ جناب کی آب و ہوا اور سیر و شکار کو پسند کرتی ہے لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ دارالخلافہ آگرہ کی طرف
کوچ کیا جائے تاکہ بدگویوں کی زبان بند ہو جائے۔ اور یہ بات جو آپ کے خط میں لکھی گئی تھی کہ شاہ مرزا کے ساتھ
دشمنی ہمارے دل میں موجود ہے تامل کا باعث ہوئی کہ جس وقت بلند مرتبہ بادشاہوں کے پاک دلوں پر جو خدائی
روشنیوں کے چمکنے کی جگہ اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ ہیں برابر والوں اور ساتھیوں کی دشمنی دل میں
نہیں ہوتی اور قرار نہیں پکڑتی تو ان ماتحتوں اور ادنیٰ گروہوں کی طرف سے کیونکر برقرار رہے گی خاص کر جبکہ وہ
دشمنی اعمال کے نتیجے اور نادانی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ معافی دے کر اور درگزر کر کے کیوں اس کو پانی کی طرح
نہ دھو دیا جائے اور شاہ مرزا تو خود بہت ہی کم عمر ہے جبکہ بلند خاندان والے بادشاہ کے ساتھ باعث [illegible] ہوا تھا
اس کے بیٹے [illegible] افراسیاب [illegible] جنگل میں آوارہ ہو گیا جب وہ ہماری طرف پناہ لینے آیا اس کی پیشانی پر
شرمندگی کی نشانیاں ظاہر تھیں اس لئے اس کو معافی دیدی گئی اور آپ نے جواب خط میں اشارہ کیا تھا کہ شاہ مرزا
والی بدخشاں اور محمد حکیم مرزا والی کابل کی اولاد کا ہمارے دربار میں پناہ لینا ان کے ساتھ آپ کی دشمنی ہے تم بزرگ
ہمیشہ کے خاندان سے محبت کی نشانیوں میں سے ہے (یعنی عبداللہ خاں نے اکبر کو لکھا تھا کہ آپ نے
ہمارے دشمنوں کو پناہ دی ہے گویا کہا کہ آپ کی ہمارے ساتھ محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے تو ہمارے پاس
ان ہمارے پاس پہنچنے والوں کا آنا آپ کی اپنی دشمنی کی بنا پر کیوں خیال کیا جائے اور محبت و دوستی کی ساتھ ملا اتحاد سے
ہر ایک فتحوں کی بشارت لکھی گئی تھی ان فتوحات کے ذکر سے خاندان کی [illegible] والے بیٹوں [illegible] خوشی
ہوئی اور وہ بات جو تم نے اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] کی کہا ہے [illegible]
[illegible] کی وجہ سے کچھ خواہشیں کی ہیں [illegible] کے لئے [illegible] ایسا [illegible] ان سے آپ کے [illegible]
پیدا ہو [illegible] معافی مانگی [illegible] دربار میں پہنچنے سے پہلے [illegible]
[illegible] میں غرق ہو گیا اور اس خواہش کا [illegible] معلوم ہوا ہمارا حق پسند دل [illegible] کی اس [illegible] سے
ہونے کی خبر سے رنجیدہ تھا پرانی رشتہ داری کے تعلقات اور محبت کے قاعدوں کے ساتھ کچھ اس طرح سلسلہ اور ترتیب

تا آنکه مردم را دیگر [illegible] و رحسابا مدلها احمد علی آتالیق موقوفست بوضوح پیوست حقیقت پذیرد
کردن او جهان نگردانیده تیغ شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این امرا از گزیر پیشه آمد میگذرانی
دانکه حال بود اگر بمحفل قدسی رسیده بنا بر امر سعادت و غوامض موافقت از زبان اشکوی
او معلوم آن والاگوهر شده بر اراده که کنون ضمیر حباب اندیش باشد از مکامن قوت بفعل
آورده و هر گونه معاودی که لازم فشار دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نماید که درآن مساعی
مشکوره لوامع ظهور پدید شده باشد که از عنوان جلوس براورنگ فرمانروائی امال که بعد انصرام
از قرن ثانی [illegible] واکنشاف صبح اقبال [illegible] ایسام بهار اجلال [illegible]
این نیاز مند درگاه آلهی آنست که [illegible] هموار همه در التیام [illegible]
چهار یار [illegible] در میان این گروه سعادت پرتو [illegible] وسیع هندوستان که برچنین فرمانروائی [illegible]
والاشکوه [illegible] اقسام [illegible] در حیطه تصرف و دائره اقتدار درآمده [illegible]
[illegible] در حال [illegible] بر زمین [illegible]
[illegible] راه اطاعت و ارادت مسلوک [illegible]
و [illegible] روابط پیوند [illegible] رشته [illegible]
امال تا اینجا کشیده [illegible] از نعم الهی نمایش [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
[illegible]
[illegible] ولایت دلکشای کشمیر [illegible] سلاطین [illegible] سرزمین [illegible]
[illegible] ضرب المثل [illegible]
[illegible]
[illegible] تصرف [illegible]
[illegible] کشمیر [illegible] سرزمین

بلکہ یہ زیادہ ہے اور یہ بات جو کہ تحریر کی گئی تھی کہ احمد علی ایلچی کے آباء نے پر بعض پہلے موقوف رکھے ہوتے ہیں بخوبی واضح
ہو گئی۔ پس جہان ناپائدار سے اس ایلچی کے رحلت کر جانے کی حقیقت آپ کے گزارش گزارندہ ہوئی کہ ہم سے رخصت
ہونے کے بعد یہ خوفناک واقعہ پیش آیا وہ ایلچی نیک ذات اور رواداری کا رکھتا۔ اگر آپ کے دربار شاہی میں پہنچتا تو ہم
عالی خاندان کو بہت سے دوستانہ راز اور اتفاق کے نکتے اس کی تقی زبان سے معلوم ہوتے۔ دوستی خیال ملکے ولیں
ہونا وہ پوشیدہ ہو الحق پوشیدگی نہ الظاہر ہی میں لائیں۔ اور جو طریقت کی امداد کا خیال ہو دوستانہ مالفت کے لئے
لازمی ہے وہ ق پسندوں میں پیدا ہو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ اس کے انجام دینے میں تو قابل شکریہ کی خوشیں
ظاہر ہوں۔ عند الحق تنکہ ہے کہ تخت حکومت پر استقلال تخت نشینی کے زمانے سے یہ جانتے ہیں کہ ۶۰ سال کی مدت میں
ہے جو سوال [illegible] اور حق اقبال کے شگفتہ ہونے کا آغاز [illegible] کی ابتدا [illegible]
ہماری بجالی پر بنیاد رکھنے والی نیت ہے کہ اپنی ہر سنوں کا دھیان [illegible] دائمی [illegible]
[illegible] کوشش کریں اور [illegible] برکتوں سے ہر ابتدائی کی روشنی [illegible] ہندوستان کی [illegible]
ساری حکومت [illegible] بلند مرتبہ [illegible] ہماری قدرت کے احاطے میں [illegible]
اور انسانی گروہ جو پہلے پہاڑوں اور مضبوط قلعوں اور [illegible] مقامات پر [illegible]
بغیر [illegible] ہماری [illegible] زمین پر [illegible] مخالفت کا راستہ چلتے تھے۔ اب ہماری دوستی [illegible]
[illegible] اور [illegible] مختلف جماعتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ [illegible]
[illegible] دوستانہ سلسلے ظاہر ہو گئے ہیں چونکہ دوستی [illegible]
[illegible] سلسلے [illegible] گفتگو میں [illegible] ذاتی خیالات [illegible]
[illegible] پروردگار کی تعریف ادا کرکے [illegible] خوشنود [illegible]
[illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] کو [illegible] کی طرف آنے کا اتفاق ہوا اگرچہ پہلے پہل [illegible] خیال کیا تھا لیکن
[illegible] کی [illegible] ہوا [illegible] کے قدم [illegible] مضبوطی اور
پسندیدگی میں [illegible] نظیر نہیں [illegible] ہندوستان [illegible] سے (باقی)

سپاس قدسی اساس مبدعی را سزد که عالم گوناگون را با چندین شئون و فنون که عبارت از صور علمیه آیت
ضمیر دوی قدرت ابداعی از نهانخانه بطون بپارگاه ظهور آورده خوان انعام را گاه در قرون و اعصار روانه
معنی که ظهور قبله سپه انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام اند در وحدت را دمی فخر ما ساخته
انتظام و التیام بخشید و گاه در سطوت جلال مسند آرایان صورت که اساطین بارگاه جبروت اند
انسلاک داده بوحدت قهری نظام کارگاه ظاهری را آرایش داد پس جهان جهان ثنا نثار حضرت
آن فرمانروایان شاهراه مقصود که ارکان مراحل معانی و ناسکان مناهج صورت را از راه سولت
شناخت و با آن اختلاف بدانا نمائل تمهید ائتلاف آورده محمود العاقبه مسعود الخاتمه گردانیده
شد اند یاد و نام عالم تائیدات خاص و توفیقات سماوی قرین بزرگان بزرگان الا نیز دل
حال مندیش و آشوب حوادث زمان نگاه داشته همگی همت عالیه مصروف
را از شق و تلف وحشیانه الامن و لمنیه عاقبت داشته در معموری خرابه باد
گرداند و بهنگام وفور نشاط و شمول انبساط که زمانه را سعادت بود و خاطر را امنیت
که یکشنبه بود و مطالعه لوحه صفوت و مفاد دیباچه قربت و اصطفا که کارنامه نگارش
پرتو سرور عنبرین و نقشه نمونه نورانی خلوت ولا و روایح روحانی بسطت و صفا از مشقالش
و ریاحین مضامین و معانی آن مشام فیض انتسام موج طراوت تازه گرفت و دماغ وردمیان
عندلیب و ریاحین مضامین و معانی آن مشام فیض انتسام موج طراوت تازه
فرد و ... مشام ضمیر بشارت بی اندازه پذیرفت و دریافت محبت و قرابت قدیمی
اساس ... وفاق ... استحکام یافت الحق این مجموعه رضیه که در حقیقت ملاقات روحانی را کافیه
زبانی است ... دل مشتاق بطرب پیرای ضمیر ... همان توانند بود و مهلت صوری و
ظاهری را ابدال عدیم البدل توان شمرد و آنکه رقم پذیر نامه مواخات ختامه گردیده بود که در
تاکید مبانی صلح و تصفیه مناهل وفاق از جانبین اهتمام رود و هند و کوه فرایین باشد ...
... ممهد است کرامی شریف تر در عالم کون و فساد و نشاء تعلق غیر از آن ...

شاہنشاہی کان کا گوہر اکبر شاہ نامی ہے) عبداللہ خاں اوزبک کے نام جو ملک توران کا سپہ سالار ہے

پاکیزگی پر بنا رکھنے والا شکر ایسے ایجاد کرنے والے خدا کے لئے زیبا ہے جس نے اس شاہد نشہ کی دنیا کو اپنے نگینہ و سنگ گل اور دنیع طرح کے ساتھ (جس سے مراد اس عالم موجودات کی صورتوں سے ہے) اپنی ایجادی قدرت کی نمائش سے باطنی عدم خانے سے ظاہری دنیا میں پیدا کیا اور مخلوقات کے گروہوں کو کبھی تو نبیوں حاکموں کے غیبی [illegible] میں سے پیغمبروں اور نبیوں کی پاک ہستیاں مراد ہیں ان پر خدا کی رحمت و سلام ہو) بذریعہ [illegible] اتفاق و اتحاد [illegible] پہلو کو بہبودی اور میل ملاپ بخشا اور کبھی دنیاوی تخت نشینوں کے ذریعہ سے جو برائی کی بارگاہ کے [illegible] انتقال کر کے رعیت کے ذریعہ سے اتحاد [illegible] ظاہری دنیا کے انتظام کو جمایا [illegible] سلام [illegible] کے پیغمبروں کی روحوں پر ہو [illegible] انھوں نے تصوف کے راستوں کے چلنے والوں اور [illegible] ظاہری کے [illegible] گدائی کے صحرا [illegible] کے نکلے [illegible] محبت و اتحاد و ہدایت و توفیق [illegible] اور [illegible] کے ساتھ دائمی بہشت کی طرف روانہ ہو گئے) اور [illegible] وقت کے بعد [illegible] اور [illegible] [illegible] عالی خاندان بزرگوں کے زمانے کے [illegible] انھوں نے موجودہ زمانے کو [illegible] کے [illegible] اور زمانے کی مصیبتوں کی پریشانی سے بچا کر [illegible] باندھے رہتے ہیں [illegible] اسلام [illegible] مخلوق [illegible] اس والا کے [illegible] آرام [illegible] [illegible] اور [illegible] دونوں [illegible] کے ابتدائی ملکوں میں [illegible] خوشنودی کے وقت [illegible] خوش تھا [illegible] آباد [illegible] اور [illegible] کے دیباچے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] معنی کی کلیاں ہیں [illegible] دیباچے کے الفاظ میں [illegible] سے خوشبو [illegible] (بقیہ)

نشان نداده‌اند که انتظام [illegible] پادشاهان [illegible] مربوطست [illegible] در طبقهٔ سلاطین
[illegible] برکات و فتح حسنات [illegible]
[illegible] آرام خواهند یافت [illegible]
[illegible] که همگی همت حق [illegible] بادی [illegible]
[illegible] گذشته با صناف بنی نوع بشر همواره [illegible]
[illegible] وادی آن [illegible]
[illegible] مراعات این [illegible]
[illegible] اشتغال داشته [illegible] سلاطین [illegible]
[illegible] میرزا [illegible] داشت که [illegible]
[illegible] باشند [illegible]
[illegible] میرزایان [illegible]
[illegible] زمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] میرزا [illegible]
[illegible]
[illegible] عیان [illegible]
[illegible] بزرگ [illegible] باشند [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی تشریح بات نہیں بتائی ہے کیونکہ اس پر وہ بنیادی سلسلے کا انتظام متعلق اور دارالسلطنت اور تمام ملک جب کوئی بات
بادشاہوں کی جماعت میں زیادہ لگاؤ ظاہر کرے مثلاً خون بہانا ظاہر ہو تو بیشک دنیا و آخرت کی رو سے برکتوں کا باعث
دیکھنے والی اور نیک نتیجے پیدا کرنے والی ہوگی اور ہزاروں انسانوں اور مختلف جانداروں کے آرام کے گہوارے میں چین
کرنے کے ساتھ شرطوں کے ظاہر کرنے اور اسباب دوستی کے نمایاں کرنے میں پیش قدمی کرنی چاہیے کیونکہ ہماری
خوش قسمتی سے ہمیشہ تخت نشینی کی صبح سعادت [illegible] لیکن اس وقت تک (ماتقدم بادشاہوں) کے برخلاف ساری
[illegible] اس سلطنت [illegible] رہتے ہیں اور سب [illegible] اس میدان [illegible] کے
[illegible] اس صورت میں [illegible] تعلق [illegible] اور [illegible] طرف زیادہ
[illegible] لازم ہے [illegible] واقعات [illegible] کہ [illegible]
[illegible] اولاد کی امداد [illegible] اپنے [illegible]
[illegible] (جائے دربار میں) [illegible] مقابلے پر [illegible]
[illegible] اس کو امداد دی گئی اور شاہ [illegible] مرزا [illegible]
[illegible] بیان [illegible]
[illegible] زندگی کا [illegible] کر کے اس کی
[illegible] اس [illegible] خون [illegible]
[illegible] کے سپرد
[illegible] اور [illegible] فساد [illegible]
[illegible] پیدا [illegible] فساد پھیلا کر
[illegible] مرزا کا بیٹا [illegible] اس نے بھی [illegible]
[illegible] بار [illegible] آوارہ
[illegible] اور [illegible] صلح کا ارادہ ہوا
[illegible] بادشاہوں [illegible] شوکت کے لیے (باقی)

دست آویز سخن ساخته آمتی که مخالف مبانی دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا امری که در خلوت سرای
دل نباشد بپیشگاه زبان آورد باید و آنچه بطراز تقریر و تحریر پیوندد عمل بمخلات آن رود و آنکه
آب و هوا و سیر و شکار این دیار خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوبه دار الخلافه آگره نهضت فرمائیم
تا زمان تراشنایان بسته آید و آنکه تحریر رفته بود که بنسبت شاهرخ مرزا حال غبار در خاطر است موجب
تامل شد که هرگز در بواطن قدسیه فرمانروایان والاشکوه که مطالع انوار الهی و مظاهر اطوار صفویت
و صفا اند غبار کلفت و هراس انطباع و استقرار نمی پذیرد از سایر طبقات چگونه قرار گیرد
علی الخصوص که منشاء آن خردسالی و نادانی باشد چرا بزلال عفو و صفح محو نگردد و آوازه خود کامی که مورد
تقصیرات نسبت باین دودمان عالی است بمکافات آن سرگشته بادیه غربت شد چون بناء اینجانب آورد نقوش
ندامت از ناصیه حال ظهور داشت دیگر دیده شد و آنکه ایمائی رفته بود که انجا بودن شاهرخ مرزا و
فرزندان محمد حکیم مرزا باین آستان دولت از آثار محبت آن نقاده دودمان مجد و اعتلاست چگونه درود
این منتسبان باینجانب آنچنان تصور نموده آید و آنکه بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل فتوحات رقم
پذیر خامه اتحاد شده بود از نتائج حسن نیت آن والاقدر دانسته خوشوقت شدیم و آنکه بمصحوب
مولانا حسینی نگاشته کلک محبت بود که فرزند عزیز بموجب خردسالی خواهشی چند که نه در خور او باشد
نموده است دل نگرانی دارد که مبادا غباری بر دامن محبت نشسته باشد و در استعدار آن تفصیل رفته بود
قاصد پیشتر از در رود در اثنای راه در آب غرق رفت و مضمون معلوم نشد خاطر حق گزین ما از صحیح این واقعه تاسف
داشت روابط قرابت قدیم با ضوابط محبت جدید بدان گونه انتظام والتیام یافته است که با غرض کبیر
چیو دغبار ملال بر دامن مصادقت نشیند فرزندان ابا بدرالان حقیقی ناز گونه میباشد خصوصاً با آنچ از دیدگاه
اگر با پدران نازی نیز آئینی بظهور آید چه دور است سعادتمند فرزندی که رضاجوئی پدر در جمیع امور وجه
در نگهبانی این سررشته تکاپوی نماید همان دلایل عهود و مخالفت مواثیق که بذریعه ایلچیان کاردان مرة
بعد اخری قرار یافته در خاطر حق پسند مرتسم و منقش هست و در رسم اسلام و آئین کرام انه برای ابقای
ارکان دوستی و تحقیق جامه حقیقت گزینان فتوت منش را عشر عشیر آن آنی و کا نیست

قیام کرنے کو آپ سے ہم باتیں کرنے کا وسیلہ بنا کر چاہتے ہیں کہ دوستی کی بنیاد ڈالیں کہ مخالف جو بیان کر دیں ہماری شان
کے خلاف ہے کہ جو خیال دل کے اندر ہو اس کو زبان پر لائیں۔ اور جو کچھ تقریر و تحریر میں آ جائے اس کے برخلاف عمل
کیا جائے۔ اگرچہ جناب کی آب و ہوا اور سیر و شکار ہم کو پسند آگئی تھی لیکن اب یہ خیال آتا ہے کہ دارالخلافہ آگرہ کی طرف
کوچ کر جائیں تاکہ بدگو اسیوں کی زبان بند ہو جائے۔ اور یہ بات جو آپ کے خط میں لکھی گئی تھی کہ شاہرخ مرزا کے بعض ساتھ
دشمنی ہمارے دل میں موجود ہے تامل کا باعث ہوئی کہ جس وقت بلند رتبہ بادشاہوں کے پاک دلوں میں جو خدائی
روشنیوں کے نکلنے کی جگہ اور صفائی و پاکیزگی کے ظاہر ہونے کی جگہ ہیں برابر والوں اور ساتھیوں کی دشمنی دل میں
نہیں جمتی اور قرار نہیں پکڑتی تو ماتحتوں اور ادنیٰ گروہوں کی طرف سے کیونکر برقرار رہے گی خاص کر جب کہ وہ
دشمنی مخالف کے بہکنے اور نادانی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ معافی نے کر اور درگزر کرے کیوں اس کو پانی کی طرح
نہ دھو دیا جائے۔ اور شاہرخ مرزا خود غرضی سے جو کہ ہم جیسے بلند خاندان والے بادشاہ کے ساتھ باعث مذاکرہ ہوا تھا
اس کے بدلے میں مسافرت و پردیس کے جنگل میں آوارہ ہو گیا جب وہ ہماری طرف پناہ لینے آیا۔ اس کی پریشانی پر
شرمندگی کی علامتیں ظاہر تھیں اس لئے اس کو معافی دیدی گئی۔ اور آپ نے جو اپنے خط میں اشارہ کیا تھا کہ شاہرخ مرزا
والی بدخشاں اور محمد حکیم مرزا والی کابل کی اولاد کا ہمارے دربار میں پناہ لینا جن کے ساتھ آپ کی دشمنی ہے تم بزرگی
و بہتری کے خاندان کے خلاف محبت کی نشانیوں میں سے ہے (بطور طعنہ عبداللہ خاں نے اکبر کو لکھا تھا کہ آپ نے
ہمارے دشمنوں کو پناہ دی ہے گویا کہ یہ آپ کی ہمارے ساتھ محبت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے) تو ہمارے پاس
ان ہمارے خاص رشتے داروں کا آنا آپ کی اپنی دشمنی کی بنا پر کیوں خیال کیا جائے۔ اور محبت و دوستی کی بنا پر خیال اٹھا کے
جو اپنی فتحوں کی تشریح تحریر کی گئی تھی) ان فتوحات کو تم اس خاندان کا اچھا نتیجہ ملنے والے نتیجوں میں سے شمار کر کے خوش
ہوئے اور وہ بات جو تم نے اپنے پھیلانا سینے کے ہاتھ زبانی تحریر کی تھی کہ ہمارے بھتیجے عبدالمومن خاں کے
بھیجنے کی وجہ سے کچھ خواہشیں کی ہیں جو اس کے لئے موزوں نہ تھیں۔ ایسا ہو کہ ان سے آپ کے دامن محبت پر داغ
پیدا ہو جائے اور اس بارے میں آپ نے اپنی چوری معافی مانگی تھی مگر قاصد تو ہمارے دربار میں پہنچنے سے پہلے دریائے
ہاتھی کے پانی میں غرق ہو گیا اور اس خواہش کا مضمون معلوم نہ ہوا۔ ہمارا حق پسند دل سفیر کی اس بے وقت کی ناگہانی
موت کی خبر سن کر رنجیدہ ہوا۔ برادری رشتہ داری کے تعلقات اور محبت کے قاعدوں کے ساتھ کچھ اس طرح پر سلسلہ وار ترتیب

وآنکه مرتوم بود که بعضی پور شما تا مدن احمد علی اتالیق موقوف است بوضوح پیوست حقیقت پدرود
کردن ازجهان گذران تا بسمع شریف رسیده باشد که بعد از رخصت این امزازگر پیشها آمد بکذا ق
و آنکه معلی بود اگر بمحفل قدسی رسیده ای بسا اسرار مصادقت و غوامض موافقت از زبان اسکوی
او معلوم ات والا گوهر چند هر اراده که کنون ضمیر صواب اندیش باشد از مکامن قوه بفعل
آورده و هر گونه معاونی که لازم وفاق و دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نمایند که دران مساعی
مشکوره لوامع ظهور رسد بحمدالله که از عنفوان جلوس بر اورنگ فرمانروائی تا حال که معاشر
از قرن ثانی را داکل انکشاف صبح اقبال و مبدء ابتسام بهار اجلال ستارگی نیت حق اساس
این نیازمند درگاه الهی آنست که اغراض خود منظور نداشتم همواره در التیام و استحکام
چارپایه کوشیده از میامن این کردار سعادت پرتو ممالک وسیع هندوستان که بر چندین فرمانروایان
ذی الاقتدار انقسام یافته بود در حیطه تصرف و احاطه اقتدار درآمده و تابعات آنا در کر و حال
حضور و حال منتظمه تارک استکبار و استجباه بر زمین اطاعت نهاده و راه مخالفت ...
درستی نیت راه اطاعت و ارادت مسلوک میدارند و طوائف انام طایفه دیگر با وجود تباین اوضاع
و تخالف اطوار روابط پیوند پیدا کرده چون سخنان ولا ویز از نتایج درستی نیت و راستی گفتار و حسن
اعمال تا اینجا کشید ناگزیر بود که برخی از نعم الهی نیایش ایزد و ستایش ... تقدیم رسانید و چونهم
یکجهتی را شادی آمده سگر دانید ... تیرگی را ... پذیر اشراقات عالم قدس ... محتجب نمایم که
دریغ آنکه دوری ... تا رشک نیاز ... اتفاق افتاد اگرچه نخستین نظر بسیر و شکار رانجمه و جود دا ما
تسخیر ولایت دلکشای کشمیر که تا این زمان تمام سلاطین روزگار دران سرزمین که در استحکام و استحصان سیم
و عدیل ندارد و در نزهت و لطافت ضرب المثل نظارگیان و شعرا هندوست رفته بود دیگر بودن باطن
بود که جهرة بیداد حکام آن ... قدسیه سید ... ساوی برادران ... بیان
شهامت اندیشی در اندک فرصتی آن ملک را در احاطه تصرف درآوردند اگرچه حکام آنجا در جنگ و
جدال تقصیر نکردند اما چون نیت حق اساس محض خیر بود با حسن وجه مفتوح شد و هم دران سرزمین

بلکہ یہ ریلیف ہے اور یہ بات جو تمہید کی گئی تھی کہ احمد علی ایلچی کے آبائے پر بعض ملے جو توقعات رکھے ہوئے ہیں بخوبی واضح
ہوگئی۔ بس جہان ناپائدار سے اس ایلچی کے رحلت کر جانے کی حقیقت آپ کے گوش گزار ہو گئی ہوگی کہ ہم سے رخصت
ہونے کے بعد یہ خوفناک واقعہ پیش آیا وہ ایلچی نیک ذات اور رواق نگار تھا۔ اگر آپ کے دربار شاہی میں پہنچتا تو تم
علی خاندان کو بہت سے دوستانہ راز اور اتفاق کے نکتے اس کی سچی زبان سے معلوم ہوتے۔ دوستانہ خیال ہمارے دل میں
جو ارادہ پوشیدہ ہو باطنی پوشیدگی سے عالم ظاہری میں لائیں۔ اور ہر طرح کی امداد کا خیال جو دوستانہ حالت کے لئے
لازمی ہے حق پسند دل میں پیدا ہو۔ اس سے ہم کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے انجام دینے میں قابل شکریہ کوششیں
ظاہر ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ تخت حکومت پر ابتدائے تخت نشینی کے زمانے سے لے کر اب تک کہ ۱۰ سال کی مدت میں
سے دسواں برس ہے اور صبح اقبال کے شگفتہ ہونے کا آغاز اور بزرگی کی بہار کے سال کی ابتدا ہے۔ ہمیشہ سے
ہماری جہانبانی پر بنیاد رکھنے والی نیت یہ ہے کہ اپنی غرضوں کا دھیان کئے بغیر دائمی طور سے دنیاداروں کے انتظام اور
سیل طلب میں کوشش کریں۔ اور اس عمل کی برکتوں سے جو اتحاد کی روشنی دینے والا ہے ہندوستان کی بڑی
ساری حکومت جو بہت سے بلند مرتبہ حاکموں پر بٹی ہوئی تھی ہماری قدرت کے احاطے میں اور قبضے کے حلقے میں آگئی
اور انسانی گروہ جو پہلے پہاڑوں اور مضبوط قلعوں اور دشوار گزار مقامات پر دور دراز اور زبردستی کے سر کو
بغیر فرمانبرداری کی زمین پر جھکائے ہوئے) مخالفت کا راستہ چلتے تھے۔ (اب) ہماری درستی نیت کے سبب اطاعت
و فرمانبرداری کی راہ پر چلتے ہیں اور لوگوں کی مختلف جماعتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ (طرز معاشرت کے اختلافات ہوتے
ہوئے اور باہمی وضع طرح کے نہ ملتے ہوئے) دوستانہ سلسلے ظاہر ہو گئے ہیں چونکہ دوستی اتحاد اور دلی اتحاد اور
اچھے کاروبار کا تذکرہ ہوتے ہوتے سلسلۂ گفتگو یہاں تک آپہنچا ہے اس لئے ضرورتاً خدائی عنایات کے بہت کم افراد کوششوں
کے تذکرے سے (خدا کا شکر اور منصف پروردگار کی تعریف ادا کرکے) دوستانہ طبیعت کو خوش و دلکش بناتے ہیں۔ تاکہ یہ دیکھیں
آئینے جیسے دل پر جو عالم قدس کی روشنیوں کا اثر پذیر ہے پنہاں اور پوشیدہ نہ رہے کہ اس زمانے میں جب کہ شاہانہ
سواری کو ممالک پنجاب کی طرف آنے کا اتفاق ہوا۔ اگرچہ پہلے پہل تو ان دنوں میں سیر و شکار کا خیال کیا تھا لیکن
کشمیر کے دلکش صوبہ کا فتح کرنا (چونکہ دنیا بھر کے بادشاہوں کے قدم اس وقت تک اس ملک میں جو خوش حالی اور
پسندیدگی میں مثال و نظیر نہیں رکھتا اور سیر کرنے والے مشہور پسندوں میں تازگی اور شادابی کا سبب ہے (باقی)

خجسته آئین که از عطیات مجدده الهی بود رسیده شکر پروردگار بجا آوردیم و نیز چون سیر و شکار کابل و
گلگشت آن عشرت سرای مانوس طبعی بود تا اقصای کوهستان کشمیر و تبت سیر نموده و نوادر آن نگارستان
صنع الهی را بچشم عبرت بین نظاره کرده از راه ولایت پکلی و دمتور که از تصادم جبال و تراکم گریوه
و مغاک بجدیست که افکار آسمان سیر و اوهام بلندی پیمای عبور از ناهموار طریق باکمال دشوار رسانند
جریده به عرصه دلنشین کابل رسیده شد و نیز از مکنونات خاطر حق پرست آن بود که حاکم حضرت را که
غربی مملکت روز افزون بر ساحل دریای شور است و به بندر دستان آن مرز بود راه معدلت
نمی سپرد نخستین بنقل هوش افزا فرموده بشاهراه فرمانبرداری رهنمون گردد اگر از ناساعدی
بخت گوش نصیحت نیوش نداشته باشد آن ولایت را که مملکتی ست وسیع و ولایتیست آبادان و ملکی
از داوگران فرمان پذیر سپرده آید چون عقل صلاح اندیش و دیده دوربین و گوش شنوا نداشت و
داستان موعظت را افسانه انگاشته از باده خودکامی سررشته هوشمندی گسیخت لشکری شایسته بدان
ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هرگونه قطره و تردد اهتمام نموده
چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و جدل که هیچ چون رنگی نیت حق پذیر بر فاهیت عالمیان بود همه
جا نصرت و فیروزمندی قرین حال فرخنده مآل آن گروه عقیدت گشت و از آنجا که آئین
قدیم ست که کار معامله نشناسان کوتاه بین تباه گردد حاکم آنجا را شکست بر شکست افتاد
چون در نهاد او مایه سعادت بود بر نهاد رو بپایان اولیای دولت در آمد و تمامی آن مملکت
وسیع و قلاع آن دیار بداخل ممالک محروسه شد و با آنکه چندین جنگ و جدل کرده بود و بعد
از آنکه بخدمت مشرف شد از ناصیه احوال او نقوش سعادتمندی فرا گرفته باز آن ملک را
که بجنگ عظیم بدست آمده بود باو مکرمت نمودیم و نیز از مطویات ضمیر صواب اندیش تنبیه و
تادیب افغانان خوش بیست بهایم سیرت که از مور و ملخ بیش بودند و در جبال حصینه سواد بجور و تیراه
مساکن ساخته همواره متعرض قوافل راه توران میشدند آن نیز بمقتضای عدالت صورت شایسته
پذیرفت اکثری حلقه عدالت و انقیاد در گوش هوش کشیدند و گروهی از آن قطاع الطریق

جو خدا کی عدیم بخششوں میں سے تھی ہم نے بھی جا کر شکر خدا ادا کیا ۔ اور چونکہ کابل کو دیکھنا اور شکار کھیلنا اور اس
عشرت خانے کی سیر کرنا ہمارے لئے طبعی طور سے مانوس تھا کشمیر و تبت کے آخری پہاڑی سلسلے تک کی سیر کر کے اور
اس قدرت خدا کے نمائش خانے کو نصیحت اختیار کرنے والی نظر سے دیکھ کر پکھلی اور دھمتوڑ کے راستے سے (کہ پہاڑوں کا
ٹکرانا اور گڑھوں اور ٹیلوں کا رکاوٹ پیدا کرنا یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ آسمان کو عبور کرنے والے خیالات اور عرش
پر گذرنے والے تفکرات اس خوفناک راستے سے عبور کرنے کو دشوار جانتے ہیں ۔ تن تنہا کابل کے دل پسند میدان میں
جا پہنچے ۔ اور حق پرست دل رازوں میں ایک راز یہ بھی تھا کہ حاکم ٹھٹھہ کو (جو مغرب کی طرف دریائے شور کے کنارے پر
دن بدن بڑھنے والا علاقہ ہے ۔ اور باوجود اس کے کہ وہ خود اس ملک کے باشندوں اور رعایا کے ساتھ انصاف کا
راستہ اختیار نہیں کرتا) عقل کی بڑھانے والی نصیحتیں فرما کر فرماں برداری کے راستے پر رہنمائی کروں ۔ اگر بد اقبالی سے
نصیحت سننے والے کان نہ رکھتا ہو تو اس ملک کو جو ایک بڑی سلطنت ہے اور سرسبز علاقہ ہے زبان بجا و ضعف
ماتحتوں میں سے کسی ایک کو دے دیا جائے ۔ چونکہ بہتری کو خیال میں لانے والی عقل اور تجربے کار آنکھ اور نصیحت سننے
والے کان نہ رکھتا تھا ۔ وعظ و نصیحت کے تذکرے کو قصہ سمجھا اور خود غرضی کی شراب (پی کر) دانائی کے سلسلے کو توڑ
ڈالا ۔ ہم نے بھی واقف کار فوج اس طرف روانہ کی ۔ محبت کرنے والے بہادروں نے تقریباً دو برس تک ہر قسم کی
محنت و کوشش سے تیاری کی ۔ اور دریا کے موقعہ پر دریائی اور میدان کے مقام پر میدانی لڑائی لڑی ۔ چونکہ ہماری
حق پسند نیت بالکل دنیا والوں کی خیر خواہی پر وابستہ تھی ہر موقعہ پر فتح و نصرت اس اعتقاد کی طبیعت رکھنے
والے اور مبارک انجام والے گروہ کی حالت کے نزدیک ہوئی ۔ اور جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ کم فہم اور نا تجربے کار دنیا
کا کام بگڑ جایا کرتا ہے ۔ ٹھٹھہ کے حاکم کو بھی شکست پر شکست حاصل ہوئی ۔ چونکہ اس کی ذات میں سعادتمندی تھی ۔
شاہی حلقوں کی پناہ اور وعدے پر چلا آیا ۔ اور وہ تمام بڑی ساری سلطنت وہاں کے ضلعوں سمیت شاہی تصرف
میں داخل ہو گئی ۔ اور اگرچہ اس نے اتنی لڑائی بھڑائی کی تھی ۔ لیکن جب وقت سے کہ ہمارے سامنے آیا اس کے
حالات کی پیشانی سے سعادتمندی کی علامتیں پاکر پھر وہی ملک جو بڑی بھاری لڑائی سے ملا تھا اسی کو
بخش دیا ۔ اور چونکہ دلی درست خیالات میں سے ایک خیال یہ بھی تھا کہ بیابانوں جیسی طبیعت رکھنے والے اور
جنگلیوں جیسی عادت رکھنے والے پٹھانوں کو سزا دی جائے اور تنبیہ کی جائے جن کی تعداد چیونٹیوں سے (بقیہ)

که بکار شقاوت و انحراف در دماغ آنها پیچیده بود پایمال پیلان کوه هیبت شدند و بسیاری را
بجبال سطوت قهر آگهی اسیر شده بفروخت رفتند و نیز از مکنونات بطون حقیقت شئون اصلاح و
افلاح بلوچان به نهاد بود که پیوسته در خوف و رجای انحراف و اطاعت افتاده به بادیه
بیابان ایران راه میگرفتند و لیقار اتفاقا نام نهاده اکثری بندهای خدارا ی بیگ و بی مایه
میساختند آن هم بدستور دلپسند نقش بابت و هرگونه صورت دلپذیر که بجبل صحیفه بود نقش آن از
برنصهٔ ظهور جلوه‌نما شد و از برکات نیک‌نیتی با آنکه رایات اقبال در پنجاب بود سلطان مظفر
گجراتی که با چهل هزار کس دم از نخوت میزد بسعی مجاهدان [illegible] گرفتار آمد و جمیع سرکشان و گردن‌فرازان
آن دیار زنار خواسته تماشیهٔ خراج برد روش کشیدند و از بدایع سوانح آنکه در سنگاه [illegible] و ولایت او
بتهمت خلافت خود را خود کشته و بهانه ملحت پنهان بود که خاطر [illegible] بگشت آدمی [illegible]
لا اخفا تمام دارد و غالب آن بود که چون در پیشگاه [illegible] آوردند بسلامت [illegible] تمام [illegible]
پیکار طلب سومنات مشهور [illegible] و سایر ولایت سورت که جنوب رویه بر ساحل دریای [illegible]
در تصرف درآمد و چون برهان الملک برادر نظام الملک که معظم ولایت دکن داشت و از حوادث
روزگار پناه باینجانب آورده بود و داعیهٔ تسخیر [illegible] بلاد بسامع حق نیوش میرسید او را
بعواطف جلیله استمال فرموده تسخیر دکن را موقوف داشته بودیم چون خبر طغیان [illegible] رسید [illegible]
رسید امرای ولایت مالوه دخانه‌نشین حکم والا را کاربند شده برهان الملک را حکومت آن
ولایت داده معاودت نمودند چون کوتاه حوصله بودند تاب باده مردم آزمائی نیاورده
جرم استقلال زد از انجا که بر مسلک ناسپاسی شتافتن استیصال خویش [illegible]
اندک زمانی [illegible] از فرزندان او [illegible] سران آن دیار [illegible]
برداشته نخوت آرای شدند بتائیدات ایزدی عساکر ظفر طراز بسرکردگی غرهٔ ناصیهٔ اقبال
قرهٔ باصرهٔ دولت و اجلال فرزند سعادتمند سلطان مراد را رخصت فرمودیم بسیاری آن
ملک و [illegible] را که [illegible] هندوستان [illegible] در حوزهٔ تصرف درآوردند و نیز [illegible]

دہن کے دماغ میں سرکشی اور بغاوت کے بخارات سمائے ہوئے تھے) پہاڑ جیسے ڈراونے ہاتھیوں سے روندے
گئے۔ اور بہت سے افغان شاہی باغیانہ زبردست دبدبہ کی رسی میں قید ہو کر پکڑ لائے گئے اور حقیقت دل کی
پوشیدہ باتوں میں بدذات بلوچیوں کی آزادی اور خود سری کا خیال بھی تھا جو ہمیشہ یا تو ہمارے خوف کے مارے
یا سرکشی کے پہلو کو اختیار کرکے یا بعض جھوٹی اطاعت ظاہر کرکے ایرانی مسافروں کے راستے بند کر لیتے تھے۔
اور لوٹ مار کا جس کا نام رکھا ہے بہت سے خدا کے بندوں کو مفلس اور بے سروسامان بنا دیتے تھے۔ یہ خیال بھی
دل پسند طریقے سے پورا ہو گیا۔ اور جس طرح کہ دل پذیر صورت دل آئینے میں پوشیدہ تھی۔ اس سے بھی بڑھ کر
ظاہری چہرے پر نمایاں ہوئی۔ اور اگرچہ شاہی سواری پنجاب میں تھی مگر نیک نیتی کی برکتوں کے سبب سے سلطان
مظفر گجراتی جو چالیس ہزار لوگوں کو ہمراہ لے کر مغرورانہ دعویٰ کیا کرتا تھا۔ خیر خواہ مردوں کی کوشش سے گرفتار
ہو گیا۔ اور اس علاقے کے سارے مغروروں اور سرکشوں نے پناہ مانگ کر حصولی زمین کندھے پر اٹھایا یعنی
فرمانبرداری قبول کی اور عجیب واقعات میں سے یہ واقعہ ہے کہ جب اس کو دربار شاہی کی طرف گرفتار کرکے
لایا جا رہا تھا خودکشی کر گیا۔ اور واقعی مصلحت خدا اسی میں تھی۔ کیونکہ ہمارا محبت پسند دل قتل انسانی پر از لطف
بنیاد گرانے پر پوری پوری رعایت برتتا ہے۔ اور یہ ضروری تھا کہ جب لوگ بالکل اس کو سامنے لاتے تو وہ زندہ
بچ جاتا۔ اور روشن ہوا کہ منگو بہادروں کے اہتمام سے سورٹھ کا شہر جو اب جوناگڑھ کے نام سے مشہور ہے اور
تمام سورٹھ کا علاقہ جو دریائے عمان کے جنوبی ساحل پر واقع ہے قبضہ شاہی میں آگیا اور برہان الملک نظام الملک
کا بھائی جو دکن کے بڑے صوبے کا مالک تھا۔ اور زمانے کی مصیبتوں سے دل تنگ ہو کر) ہماری پناہ میں آیا تھا
جب تک کہ صوبہ دکن کے شہروں کی خبر عدل و انصاف شاہی حق پسند کانوں میں پہنچتی رہی اس وقت تک
اس کو بیٹا مہربانیوں کی طرف متوجہ کرکے فتح دکن کو موقوف رکھا ہوا تھا۔ جب سرکشی کی اور رعیت پر ظلم کرنے
کی خبر پہنچی۔ صوبہ مالوہ اور صوبہ خاندیس کے امیر حکم شاہی پر عمل درآمد کرکے اور برہان الملک کو اس صوبے
کی حکومت دے کر واپس چلے آئے۔ چونکہ برہان الملک کم ہمت تھا وہ اس شراب کے نشے کو نہ سہار سکا (جو انسان
کی آزمائش کے لئے پلائی جاتی ہے) خود مختاری کا دعویٰ کیا جو کہ اسے گنہگاری کے راستے پر چلا اپنے کو برباد کرنا
ہے تھوڑے دنوں میں اس کا اور اس کی اولاد کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ اور صوبہ دکن کے سردار (بقیہ صفحہ

در اقصای بلاد شرقیه ولایت وسیع اوڑیسه که متصل بدریای شور است تسخیر نمودند و
چندین هزار سپاهی امان یافته در سلک ملازمان عتبهٔ خلافت در آمدند چون تعداد نعمای
ایزدی و اسنای در ازست برای انبساط خاطر آن عظمت دستگاه بهمین قدر بسند نموده بر
دیباچهٔ اعلان می نگارد که چون مولانا حسینی بملازمت استسعاد یافت در ان نزدیکی بکارپردازان
اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین اثنا چندی از وارون
بخت در عرصهٔ دلنشین کشمیر آغاز فتنه و فساد نموده با دولت خدا داد دم مخالفت و منازعت
زدند موکب اقبال با جمعی از مقربان بساط عشرت برسم شکار بر آمده بر مظاهر قدرت نزدیکی چشم عبرت
بین کشوده بود که آن شورش مسموع شد با وجود طغیان باد و باران بطریق ایلغار متوجه شدیم پیشتر از آنکه
غازیان نصرت مند قطع کریوه ها نموده بآن ملک در آیند بعضی از سعادت اندوزان حقیقت مند که
بحسب ضرورت در ان جمع فان بی تمیزی افتاده بودند قابو یافته سر سرگروه آنها آوردند چون موکب جلال
نزدیک شده بود مجدداً بآن باغستان بیخزان عبور افتاده و بر آن گل زمین فیض بخش استلذاذ صوری و
معنوی نموده فرستادهٔ الهی در تعویق ماند چون رایات همایون مراجعت نموده در اثنای راه خبر واقعهٔ مولانا حسینی
رسید که بابتلای امتلا درگذشت موجب مزید تاسف گشت بنا بر آن بعضی سخنان محبت افزا بسلالة
الاولیاء العظام و خلاصة الاصفیاء الکرام خواجه اشرف که از قدیمان این دودمان والاست گفته
فرستاده شد تا همه حقیقت حال را مشهود ضمیر انور گرداند و هم مبین روابط عهود و مواثیق که بوسائل و
وسائل تعیین و ترصیص یافته بود گرد و ترصد از جلائل مآثر محبت و یگانگی آنکه پیوسته مژده های
مسرت افزا حدیقهٔ باطن را طراوت بخشند بعبد الله خان اوزبک قیمه زریاد اتحاد
مرقوم شد رابطهٔ خلت و صفا واسطهٔ محبت و ولا یعنی کلام مصافات پیام موالات التیام که در
مطاوی رقیمهٔ کریمهٔ محاوی نمیقهٔ انیقه عالی مرتبت و معالی منقبت سلطنت و ابهت پناه رفعت
و شوکت دستگاه فارس مضمار شهامت و ایالت مرتقی مدارج نصفت و عدالت نقاوهٔ دودمان
عزت و علا عمادهٔ خاندان مجد و اعتلا مطرح اشعهٔ بوارق الهی مجلی انوار شوارق آگاهی

بڑا بھاری ملک جو دریائے شور کے نزدیک ہے فتح کرلیا۔ اور ہزارہا سپاہی پناہ مانگ کر تخت شاہی کے ملازمین کی
شمار میں آگئے۔ چونکہ خداوند عالم کی نعمتوں کا گننا بڑا بھاری تذکرہ ہے۔ اس لئے تم بلند مرتبہ کی دلی خواہش کے لئے
اتنا ہی کافی سمجھا اور شروع اظہار میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں۔ کہ جب مولانا حسینی ملازمت شاہی میں سربلند ہوا
(حاضر دربار ہوا) تو انہی دنوں میں سلطنت کے کاروبار کے ذمے واروں کو اشارہ کیا گیا۔ کہ اس آپ کے
ایلچی کو جلدی سے رخصت کردیا جائے۔ کہ اسی زمانے میں اتفاق سے دونوں کے لئے بداقبال سے کشمیر کے دلکشا
میں فتنہ و فساد کی ابتدا ہوگئی۔ ہماری خداداد سلطنت کے سامنے کشمیریوں نے بگڑنے اور لڑنے کا دعویٰ کیا۔
شاہی سواری (بذات خاص) عیش و عشرت کے تخت کے نزدیک رہنے والوں کی ایک جماعت کے ساتھ شکار کھیلنے
کے لئے نکل کر قدرت خدا کے مقامات عجیبہ کے نظارہ کے لئے عبرت میں نظر کھولے ہوئے تھی۔ کہ شورش کشمیر گوش گزار
ہوئی۔ باوجود ہوا اور بارش کی کثرت کے ہم ذیل مارچ کرتے ہوئے اس طرف روانہ ہوئے۔ اس سے پہلے کہ فتنہ
بپا کرنے والے ٹیلوں کو طے کرکے کشمیر میں داخل ہوں۔ بعض خیرخواہ شاہی اقبالمند (جو مصلحت وقت دیکھ کر اس طوفان
بے تمیزی میں (بظاہر شریک ہوگئے تھے) موقع پاکر ان بدمعاشوں کے سردار کا سر (کاٹ کر) لے آئے۔ چونکہ
افواج شاہی نزدیک پہنچ گئی تھی اسی سبب سے اس بے خزاں باغ یعنی کشمیر میں گزر ہوا۔ اور اس فیض بخش قطعہ
زمین پر ظاہری اور باطنی لذت حاصل کی۔ ان وجوہات سے ایلچی کے رخصت کرنے میں تاخیر پیدا ہوگئی جب شاہی
سواری واپس ہوئی۔ تو راستہ ہی میں مولانا حسینی کے گذر جانے کی خبر معلوم ہوئی کہ زیادہ کھا جانے والی بیماری
یعنی ہیضے سے مرگیا جو زیادہ افسوس کا باعث ہوا۔ اس لئے کچھ باتیں محبت و اخلاص کو بڑھانے والی (خلاصۂ
خاندان اولیائے عظام و برگزیدگان کرام) خواجہ اشرف کی معرفت (جو ہمارے خاندانی نیک کے پرانے ملازموں
میں سے ہے) لکھ کر بھیجی جاتی ہیں۔ تاکہ سارے سچے واقعات ضمیر نور جناب پر واضح گردد۔ اور عہد و پیمان باہمی
کے سلسلے بھی (جو خط و کتابت کے ذریعہ سے مستحکم اور مستقل ہو چکے تھے) روشن ہو جائیں۔ محبت و اخلاص کی بڑی
علامتوں کی وجہ سے یہ امید کی جاتی ہے کہ ہمیشہ خوشی بڑھانے والی خبروں سے [illegible] کو ظاہر کرتے رہیں گے
عبداللہ خان اوزبک کے نام محبت بڑھانے والا خط لکھا گیا۔ بزرگی اور دوستی کا سلسلہ محبت اور
پیار کا ذریعہ یعنی دوستانہ میل جول بڑھانے والا) باہمی [illegible] کا پیغام لانے والا [illegible] (بقیہ)

مشید ارکان شجاعت و حشمت مجمع سعادت بسالت و عظمت مسندنشین محفل عز و اقبال صدرآرای
بارگاه جاه و جلال الفائز من مبادی الفطرة بمعالی الهمم المتخلص بیامن العز بکمال النعم قطعه

گوهر افزای نگین و تیغ عبدالله خان — آنکه تیغش برده از آیینهٔ امید زنگ
اشهب اورا بمیدان تهور کار شیر — ادهم اورا بدریای وغا کار نهنگ

لازالت ارکان محبته مشیدة بالدوام و دعائم دولته موسسة بحسن الانتظام مندرج و مندمج بوده
و نسبت قرابت و محبت سابقه را تاکیدی و تشییدی و قواعد صداقت صمیمی را تمهیدی رفته بود ذخلوص نیت
مودت صفای خاطر و ضمیر انجلای باطن ظاهر شد مبانی یکجهتی و یگانگی استحکام پذیرفت و قوائم دوستی
و یکتا دلی استقامت گرفت بر مرآت ضمیر انور و خاطر ضیاگستر که از اشراقات عالم قدس الهامات عالم
انس انطباع می پذیرد مخفی و محتجب نماند که از ابتدای جلوس بر اورنگ جهانبانی تا حال
که مبادی قرن ثانی ست بمساعدت توفیق ازلی و معاضدت تائید سماوی در خاطر حق پرست
چنان جلوهٔ نمایش داده که مقصود از سلطنت و فرمانروائی و ابهت و کشورکشائی تقدیم
مراسم شبانی و اقدام بر لوازم پاسبانی ست نه جمع مال و منال کردن و در حظوظ نفسانی و تلذذات
جسمانی فرو رفتن بهذا الطریق سلوک طریق این نیازمند درگاه الهی با دوست و دشمن و
خویش و بیگانه بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و مماسات امری دیگر نبوده و همواره خاطر
در ترفیه احوال و آسودگی و فلاح عموم خلائق و جمهور انام مصروف ست و عنان توجه
باطن باین مقصد بلند و مطلب ارجمند معطوف حق جل و علی شاهد است و کفی بالله شهیدا که
تسخیر و تفتیح ممالک هندوستان که ساحات ربع مسکون و ساحان کوه و هامون سواد اعظم
و چهار دانگ عالم تشخیص کرده اند و از سه طرف بدریای محیط اتصال دارد بمقتضای
هوا و هوس نبوده است بل پیش نهاد همت غیر از رعایت ملهوفان و حمایت مظلومان امری
دیگر منظور نگشته و از این ست که رو بهر سمت همایون بهر جا که آورد دولت و اقبال بعزم استقبال
پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهر جا که معطوف داشت فتح و نصرت بطریق استقبال

بلند کنندۂ ارکان شجاعت و شوکت بنا نہندۂ بنیاد دولت و عظمت مسند نشین محفل عزت و اقبال صدر آرائے بارگاہ
جاہ و جلال جو بلند ارادوں میں ابتدائے پیدائش سے مقصد رہا ہے۔ اور جو کامیابی کی برکتوں سے اعلیٰ نعمتوں
پر مخصوص کیا گیا ہے۔ قطعہ عبداللہ خان تلوار اور مہر کو زینت دینے والا جس کی شمشیر نے امید کے آئینے سے زنگ کو
صاف کر دیا ہے (۲) ممدوح کا سبزہ گھوڑا بہادری کے میدان میں شیر کا کام دیتا ہے۔ اور کشتی گھوڑا لڑائی کے دریا
میں مگرمچھ کا حلق بن جاتا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ اس کی محبت کے ارکان بلند رہیں۔ اور اس کی سلطنت کے ستون جس
استحکام سے مضبوط کئے جائیں (کی طرف سے) درج اور شامل تھا۔ اور جس میں قرابت داری کے لئے تائید اور یکدلی
محبت کی مضبوطی اور یکجائی کے پکے قاعدوں کی ابتدا کی گئی تھی ظاہر ہوا۔ جو دلی حقانی کا بخشنے والا اور ظاہری و
باطنی روشنی کا فائدہ دینے والا ہوا۔ اتفاق اور یگانگت کی بنیادیں پکی ہو گئیں۔ اور یک رنگی اور دوستی کے حقائق محکم
ہو گئے۔ روشن دلی کے آئینے پر اور نور پھیلانے والے قلب پر جو عالم ارواح کی روشنیوں سے اور تجلیات کی نشانات والے
الہاموں سے اثر قبول کرتا ہے پوشیدہ اور پنہاں نہ رہے۔ کہ تخت شاہی کی تخت نشینی کے زمانے سے پہلا قرن ختم ہو کر
دوسرے قرن کی ابتدا ہے (ایک قرن سے مراد ۳۰ سال ہوتے ہیں یعنی پہلے ۳۰ ختم ہو چکے اور دوسرے قرن کی ابتدا
ہے) خدا کی عنایت سے اور آسمانی تائید کے سہارے سے ہمارے حق پرست دل میں ایسا جلوہ گر ہوتا رہا ہے۔ کہ
سلطنت و حکومت اور شان و شوکت سے اور ملکوں کو فتح کرنے سے چیرہ دستی کے قاعدوں کا پورا کرنا اور
جہانبانی کے اسباب پر عمل درآمد کرنا مقصود ہے۔ دھن دولت اکٹھا کرنا۔ اور نفسانی خواہشوں اور جسمانی
لذتوں میں مصروف ہونا (مراد نہیں ہے)۔ اس لئے مجھ درگاہ خدا کے نیاز مند کا عمل درآمد کرنے کا اور نیکی پر
پر چلنے کا طریقہ۔ دوست اور دشمن اور اپنے اور پرائے کے ساتھ آؤ بھگت خاطر تواضع عنایت و مہربانی اور رفاہ
و خیر خواہی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ہمارا دل ہمیشہ سے عام مخلوقات اور ساری رعایا کے اور [illegible] و
الوار کی آسودگی اور ان کے حالات کی درستی میں لگا ہوا ہے۔ اور باطنی توجہ کی باگ اس بلند مقصد اور عالی
مطلب کی طرف پھیری ہوئی ہے۔ خدائے بزرگ و برتر گواہ ہے اور اسی کا گواہ ہونا کافی ہے۔ کہ ہندوستانی
ملکوں کا فتح کرنا اور زیر کرنا جس کو ربع زمین کے ناپنے والوں نے اور جنگل و میدان کھوجنے
والوں نے اکیلو را اقلیم اور دنیا کا چہارم حصہ تجویز کیا ہے۔ اور جس کے تین پہلو دریائے شور سے ملے ہوئے ہیں)

نمود هرگاه که شیمهٔ قویمه و سجیهٔ مرضیهٔ ما با سائر عباد الله چنین باشد بال سلطنت و دستگاه که از
عهدهٔ تائید یافتگان درگاه کبریای الهی اند و معتضد اند رابطهٔ آشنائی جانبین و ضوابط محبت فیمابین
متحقق و متمکن است و قرابت قریبهٔ سابقه بضمیمهٔ نسبت لاحقه شده باشد و بر هوشمندان حق شناس
ظاهر است که یکی ازین روابط در التیام محبت و ولا کافیست فکیف که اینهمه دواعی جمع شده باشد غیر از
دوستی و یکجهتی منظور نظر حق بین حقیقت آئین نخواهد بود و پیداست که میامن برکات این موافقت
و موالات وسیلهٔ انتظام احوال عالم و عالمیان و نظام اوضاع جهان و جهانیان خواهد شد
اینجا که در وادی موانع ارسال رسل و رسائل مرقوم شده بود هرچند در نظر عقل دوربین سخن
در آن باب ناکردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما اغماض از آن وادی در رنگ تطویل کلام
در آن مقام نا ملائم پنداشته باین قطعه که از اجلهٔ اکابر دین منقول است اکتفا نمود قطعه
قیل ان الاله ذو ولد * قیل ان الرسول قد کهنا * ما نجا الله و الرسول معا * من لسان الوری
فکیف انا * الحمد لله که از بدو انکشاف صبح ایجاد و تکوین و ظهور تشعشع نیر سلطنت سعادت قرین
همواره مطمح نظر منهج قویم ملت و دین و مسالک مستقیم حق و یقین بوده لاجرم بموجب الملک و الدین
توامان ارتقای مدارج سلطنت همایون و اعتلای اعلام دولت روزافزون بکمال بیداری
ما را دلیلی قاطع و حجتی ساطع است الله تعالی همگنان را در مرضیات خویش راسخ دم و ثابت
قدم دارد و چون جوامع همم سلاطین عدالت انتما که صدرنشینان ارائک عدل اند آنست
که کافهٔ خلائق و جمهور برایا که بدائع ودائع حضرت صمدیت اند در مهاد امن و امان بوده در لوازم
عبادات الهی و مراسم معاش خیرخواهی جهد بلیغ نمایند بنابرآن درین مدت در تنسیق و انتظام این
ممالک وسیع و فسیح بهفت چندین سلاطین عالی مقدار و حکام ذوی الاقتدار بوده مبذول و بعنایت
ایزدی که شامل حال این نیازمند درگاه الهی بوده از سر انجام مهام این ممالک فراغ کلی دست دا
المنة و محالی که از زمان طلوع نیر اسلام الی هذه الایام حوافر خیول سلاطین کشورکشا و لمعات
سیوف خواقین فرمانروا پیرامون آن نگردیده بود مساکن و مواطن اهل ایمان شد و کنائس

جس وقت کہ ہماری سچی عادت اور پسندیدہ خصلت سارے بندگان خدا کے ساتھ اس روش کی ہو تو جیسے سلطنت پر قابو یافتہ کے ساتھ (کہ خدائی درگاہ کے عمدہ تائید یافتہ لوگوں میں سے ہو)۔ اور ساتھ ہی دونوں طرف سے دوستانہ سلسلے اور باہمی محبت کے قاعدے صاف اور مستحکم ہیں بیچ پچھلی قریب کی رشتہ داری۔ (وہ رشتہ داری یہ تھی کہ قراچار اور چنگیز خاں دونوں چچیرے بھائی تھے۔ اکبر قراچار کی اولاد سے ہے۔ اور عبداللہ خاں اور نک چنگیز خاں کی نسل سے ہے) موجودہ تعلقات میں شامل ہو گئی ہو۔ تو حق شناس داناؤں پر ظاہر ہے کہ ان سلسلوں میں سے ایک سلسلہ محبت و دوستی کے میل ملاپ کے لیے کافی ہے خاص کر جب کہ اتنے اسباب اکٹھے ہو گئے ہوں) حقیقت کا طریقہ رکھنے والی سچائی کو دیکھنے والی نظر میں سوائے دوستی اور ملاپ کے اور کچھ منظور نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ اس دوستی و ملاپ کی برکتیں دنیا اور دنیا والوں کے انتظام حال کا وسیلہ اور جہان و جہان والوں کے انتظام معاشرت کا سبب ہونگی (عبداللہ خاں اوزبک نے جب یہ سنا کہ اکبر نے ایک نیا مذہب گھڑ لیا ہے جس کا نام دین الٰہی ہے تو اس نے خط و کتابت بند کرنے کے لیے لکھ دیا تھا ابوالفضل اس کی صفائی کرتا ہے اور ٹالتا ہے بقول اشارتاً آپ کے خط میں باہمی خط و کتابت کے میدان کو بند کرنے اور روکنے کے لیے جو تحریر کیا گیا تھا۔ اگرچہ دوربین عقل کی نظر اس بارے میں بولنے کی نسبت خاموش رہنے کو مناسب سمجھتی ہے لیکن اس موقعہ پر اس باب میں چشم پوشی کرنا لیے چھوڑے جواب کی صورت میں تو ناموزوں تھا۔ یہ مختصر سا قطعہ جواباً کافی ہے جو مذہبی بزرگوں اور بڑوں سے نقل کیا گیا ہے۔ قطعہ۔ کہا گیا ہے کہ بیشک خدا صاحب اولاد ہے (یعنی عیسیٰ کو فرزند بنایا گیا ہے) اور رسول خدا کے لئے کہا گیا ہے کہ واقعی وہ (جادوگر یا کاہن ہے (جو جنات اور شیطانوں کو قابو میں کر کے خبر میں منگواتا ہے عرب کے کفاروں کا قول تھا) (۲) جب کہ خدا اور رسول دونوں نے خلقت کی زبان سے نجات نہ پائی پھر ہم کیونکر بچ سکتے ہیں۔ شکر خدا ہے کہ پیدائش و ایجاد کی صبح صادق کے ظاہر ہونے کے وقت سے اور اقبالمند کوکب شاہی کے چمکنے کے ابتدائی زمانے سے (لیکر اب تک) مذہب و دین اسلام کا سیدھا راستہ اور حق و یقین کی راہ مستقیم پیش نظر رہی ہے۔ اس قول کے بموجب (جو الباردشیر بابکان کا مقولہ ہے) کہ ملک اور مذہب دو جڑواں بچے ہیں۔ (جو اکثر صحت و مرض میں شریک ہوتے ہیں) سلطنت مبارکہ کے درجوں کی بلندی اور روز افزوں بادشاہت کے جھنڈوں کا اونچا ہونا ہماری انتہائی دین داری کی مستقل دلیل و روشن حجت ہے (بقیہ)

ومعابد اهل کفر و غلات مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب یقین گردید المنة لله تقدس و
تعالی آنچنان که دل میخواست انتظام والتیام یافت و حسب المدعا سامان و سرانجام
پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود هند و غیرهم حلقهٔ اطاعت بگوش اعتقاد
کشیده داخل عساکر نصرت مآثر شدند و طوایف انام را باهم ارتباط و انضباط تمام دست داد
و ما نیز بمصداق احسن کما احسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رافت و تاسیس مبانی نصفت
و اشاعت انوار عاطفت مبذول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را از رشحات
سحاب مکرمت و احسان و قطرات مطرات فضل و امتنان تازه و سرسبز میداریم و پیش نهاد
همت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهمات فراغ کلی دست دهد بمدد عنایت الهی
و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشورانگیزی برآورده اند و دست
تعدی بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا دراز کرده و جمعی کثیر انبوه گشته سنگ
راه زائرو تاجر شده اند خود بتوفیق ایزدی متوجه شده آن راه را از خار وجود ایشان پاک سازد
لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام اخلاص شده
از عروه وثقای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان بمراتب علیه بود دست کشیده و بعضی
بی اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یکی از فرزندان ما که تا حال
کبار رتبه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن و آثار رشد از ارادهٔ طالع اقبال
شان مبرهن است بدان جانب تعیین فرمائیم و تا فراغ از مهمات آنجا جمع شود
بامری دیگر متوجه نشویم الحال که سلطان روم عهود و مواثیق جد و پدر خود را کان
لم یکن انگاشته نظر بر غفلت صوری والی عراق کرده بدفعات افواج فرستاده اند
قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و جماعت انحراف ورزیده اند بحسن انتساب نبوت بخاندان
نبوت خود متوجه شده معاونت فرمائیم تا که تعارف اسلاف منظور باشد علی الخصوص درین وقت
که مسموع میشود که فرمانروای ایران علی قلی سلطان همدان را دعلی را با تحف و هدایا بالتماس کمک

مسلمانوں کے عبادتخانے اور مسجدیں ہو گئے۔ خدائے بزرگ و برتر کا شکر و احسان ہے کہ جس طرح اور جو کچھ کہ جی چاہتا تھا ویسا ہی انتظام اور باہمی میل جول ہو گیا۔ اور مقصد کے بموجب تیاری بھی ہوئی اور خاتمہ بھی ہو گیا ہندو فوجوں کے مغرور آدمی اور سردار اور ان کے علاوہ اور باشندے غلامی کا حلقہ اعتقاد کے کان میں پہنکر شاہی فتحمند لشکروں میں داخل ہو گئے۔ اور رعایا کے مختلف گروہوں میں باہمی میل جول اور پوری درستی پیدا ہو گئی۔ اور ہم بھی اس قول کے بموجب (جس طرح خداوند عالم نے تیرے ساتھ نیکی کی اسی طرح تو بھی اوروں کے ساتھ بھلائی کر) پوری پوری توجہ کو (مہربانی کے قاعدوں کے بنانے اور انصاف کی بنیادوں کو مضبوط کرنے اور بخشش و عنایت کی روشنیوں کے پھیلانے میں) صرف اور خرچ کر کے مخلوق کی آرزوں اور امیدوں کی کیاریوں کو (بخشش و نیکی کے بادل کی بوندوں سے اور مہربانی و بھلائی کی بارش کے قطروں سے) تروتازہ اور ہرا بھرا رکھتے ہیں۔ اور سچی دل کے مدنظر یہ بات رہی ہے کہ جب ان کاروبار سے پورا پورا اطمینان حاصل ہو جائے عنایت خدا کی راہ نمائی اور ذاتی ہمایت سے کافرانگریز جو دریائے شور کے جزیروں میں آکر شورش مچا رہے ہیں۔ اور مکے مدینے کے حاجیوں پر ظلم کا ہاتھ بڑھا رہے ہیں بلکہ بڑا بھاری جھگڑا ہو گیا ہے۔ زیارت کرنے والوں اور تاجروں کے راستے کی رکاوٹ ہو گئے ہیں۔ مدد خدا سے بذات خاص اس طرف متوجہ ہو کر اس راستے کو (غیر دین) کے کوڑے کرکٹ سے صاف کر دیں۔ چونکہ سنا جاتا ہے کہ عراق کے بعض امیروں نے اپنے مالک سے بے مجتے ہو کر (کہ وہ حاکم ان کے نیچے مذہب کا مضبوط دستہ تھا بلکہ مراتب عالی پر ترقی کرنے کا اچھا ذریعہ تھا) نافرمانی کی ہے اور اکثر بے ادبیاں کی ہیں۔ اس لئے ہمارے حق پسند دل میں آتا تھا کہ اپنے نامور اقبالمند بیٹوں میں کسی بیٹے کو (کیونکہ ان کے حال کی پیشانی سے سعادتمندی کی روشنیاں چمکتی ہیں اور ان کے بھاگوان نصیبے کے ناصیے سے ہدایت کی نشانیاں ظاہر ہیں) اس طرف تعینات کریں۔ اور جب تک مکہ مدینے کی امداد سے یا حاکم عراق کی مدد سے دل مطمئن نہو جائے دوسرے کام کی طرف دھیان نہ دھریں۔ مگر اب جب کہ سلطان روم نے باپ دادا کے عہدوں اور پیمانوں کو خیست و نابود سمجھکر حاکم عراق کی ظاہری کمزوری پر نظر کر کے کئی بار اس طرف فوجیں روانہ کی ہیں اس امر سے قطع نظر کر کے کہ وہ لوگ یعنی عراق والے سنی مذہب سے پھر گئے ہیں اور شیعہ ہو گئے ہیں۔ صرف خاندان رسول کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے یا سید ہونے کے سبب سے بنات (بقیہ)

ومدد روانه کرده است بر همت عالی نهمت ما واجب و لازم ست که عنان عزیمت بصوب عراق
و خراسان منعطف شود بخاطر چنان میرسد که چون رابطهٔ محبت و نسبت با آن قرابت پناه
سلطنت دستگاه از قدیم الایام ست و بتجدید از فرستادن مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت نقابت پناه
میر قریش ضوابط وداد و قواعد اتحاد و استحکام گرفته است در آن زمان که حدود خراسان مخیم
سرادقات اقبال و مضرب خیام عز و جلال گردد آن سلطنت پناه نیز از ولایت خود متوجه
شده بآن حدود تشریف تشریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا و مطلع السعدین
مجد و بها گردد و بالمشافهه بی وساطت قاصد و پیغام اساس محبت و یگانگی مستحکم تر ساخته
بعضی سخنان دل آویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و مکنون خاطر ست و شرح خدا شناسی
و حق پرستی که بقدر استعداد بافاضت فیاض علی الاطلاق دریافته است مذکور مجلس انس سازد
و از نفائس حقائق الهی و غرائب و دقائق آگهی که بر خاطر عاطر آن ابهت دستگاه پرتو انداخته
باشد نیز استماع نماید که خلاصهٔ زندگانی و زبدهٔ کامرانی صحبت اشباح انسانی و موانست جهام
روحانی است فکیف که اینمعنی در میان دو برگزیدهٔ خدا و دو منظر کردهٔ بارگاه کبریا متحقق
شود هر آئینه اینمعنی باعث شمول فیض و عموم فضل خدا خواهد بود و در آن زمان که بعنایت
الهی این آرزو بوقوع آید چون همت منظوران الهی و سرفراز کرده های خدا بتحصیل رضای
حق تعالی ست نه استیصال انام و تسلط بر افراد انام بنابر آن مرکوز خاطر حق جو آن ست و
امید که مطلب و مقصد ایشان نیز آن باشد که در یکی که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشد آن
دیگری استرضای خاطر او را لازم دانسته در مقام کمال یکجهتی بوده از اصلاح او درنگذرد و
الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است در بارهٔ امداد و کمک
حاکم عراق و خراسان آنچه صلاح دید ما و شما خواهد بود حاز تمکین بیوزع لمر ظهور خواهد آمد و مقدرتی که در باب
قضیهٔ فرزند شاهرخ مرزا رقم زده کلک محبت نگار شده بود مستحسن خاطر انصاف گزین افتاد الحق که
مشار الیه بواسطهٔ فرد سالیها و خود پسندیها از رهگذر کم فطرتی و بدعاقبتی منشاء چندین امور نالائق

علی قلی اوغلی سلطان ہمدان کو یا سلطان احمد اوغلی کے فرزند علی قلی کو ایلچی بنا کر تحفوں اور نذرانوں کے ساتھ خواہش امداد پر روانہ کیا ہے۔ ہماری عالی خیال ہمت پر واجب و لازم ہے کہ ارادے کی باگ عراق و خراسان کی طرف موڑ دی جائے۔ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب تم باہمی رشتے دار ہو نے سلطنت پر قابو رکھنے والے سے دائمی طور سے محبت و قرابت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور حال میں جب کہ سرداری و شرافت کے پناہ دینے والے میر قریش کے ہمراہ محبت و پیار والے خط کے بھیجنے سے دوستی کے ضابطے اور میل ملاپ کے قاعدے مضبوط ہو گئے جن دنوں میں کہ خراسان کا علاقہ ہمارے اقبال کے پردوں کی خیمہ گاہ اور عزت و جلال کے ڈیروں کی قرارگاہ ہو، آپ بھی اپنی ولایت سے روانہ ہو کر اس علاقے میں تشریف لائیں۔ تاکہ وہ ملک عزت و بزرگی کے دو دریاؤں کا اور بڑائی و عظمت کے زہرہ اور مشتری دو نیک ستاروں کا جمع کر دینے والا ہو جائے۔ اور زبانی بات چیت سے قاصد اور پیغام کے بغیر محبت اور اتفاق کی بنیادیں اور پکی ہو جائیں۔ اور بعض دل پسند باتیں اور اصلی اصلی بھید جو جی میں پوشیدہ اور پنہاں ہیں۔ اور خدا شناسی اور خدا پرستی کی تشریح جو لیاقت کے موافق خداوند کریم کی بخشش سے معلوم ہوئی ہے آپس کے پیار و محبت کے جلسے میں بیان کروں۔ اور خدائی حقیقتوں کی نفیس نفیس باتیں اور راز الٰہی کے بڑے بڑے نکتے جو تم شان و شوکت والے کے خوشبو دار دلپذیر دشنی اور رنگ ڈالنے والے ہوئے ہوں۔ ان کو بھی سنوں۔ کیونکہ انسانی قالب سے ملنا جلنا اور روحانی آدمیوں سے پیار و محبت کرنا کامیابی کا خلاصہ اور زندگی کا مقصد ہے۔ خاص کر جب کہ یہ صورت خدا کے دو پسندیدہ شخصوں میں اور درگاہ خدا کے دو منظور نظر آدمیوں میں واقع ہو بے شک یہ بات عام مہربانی اور بخشش خدا کے شامل ہونے کا باعث ہوگا اور بہ سبب عنایت خدا سے یہ خواہش پوری ہو جائے۔ بلکہ تم اور ہم دونوں خدا کے منظور کردہ اور بلند کردہ بادشاہوں کی ہمت پروردگار کی رضامندی حاصل کرنے پر وابستہ ہے۔ نہ کہ پبلک کے گروہوں پر غلبہ پانے اور ناموری حاصل کرنے پر شامل ہے۔ اسی لئے سچائی پسند کرنے والے دل میں یہ بات پوشیدہ تھی اور امید ہے کہ آپ کا مقصد و مطلب بھی یہی ہوگا۔ کہ جس کسی میں حق شناسی اور حق طلبی زیادہ تر ہو وہ اس کی رضا جوئی لازمی سمجھ کر پورے پورے اتفاق کی صورت میں رہ کر اس کے مشورے سے باہر نہ ہو۔ اور اب جب تمہارا ہمارا ایکا اور ملاپ لوگوں پر ظاہر اور آشکار ہو گیا ہے۔ حاکم عراق و خراسان کی مدد کے بارے میں تقسیم

گردیده بود که هر کدام از آنها بانفراده مستدعی آن بوده که کار او باین درجه رسید اولاً
بواسطهٔ اغوای بعضی کوته بینان از لوازم اطاعت و مراسم عبودیت ما بسیار تساهل نمود
و ثانیاً بآن عظمت و دستگاه که قطع نظر از مواد مودت و قرابت که میان ما و آن نعمت دستگاه
واقع ست از روی حالت و رتبت طرفین نسبت نمیتواند شد بی ادبانه پیش آمد تا لقا بجد بزرگوار
خود که چندین حقوق دینی و دنیوی بر ذمهٔ او داشت آنچنان سلوک نمود و بتغییبی که نسبت
باد واقع شد از قسم القای ربانی و الهام یزدانی بود الحال چون شاهرخ مرزا از خواب
غفلت بیدار و از مستی غرور هشیار شده التجا و اعتصام بعروهٔ وثقای عاطفت ما نمود
غیر از آن که بتفقدات و تلطفات عز امتیاز یافته امری دیگر مخطور نمیگردد و مامول از مراسم
مودت و قرابت آن عظمت و دستگاه نیز آنست که از زلات اقدام او اغماض نمایند و
بجهت تشیید مبانی محبت و استحکام قواعد مودت افادت و حکمت پناه زبدهٔ مقربان عالیجاه
و عمدهٔ محرمان کار آگاه حکیم همام را که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار ست
و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده و دوری او بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم
رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بی واسطهٔ دیگری
بوقت عرض میرساند اگر در مجلس شریف ایشان هم این اسلوب مرعی باشد گویا فیما بین
مکالمه بی واسطه خواهد بود و بجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله
برهانه سیادت مآب نقابت نصاب میر صدر جهان که از اعاظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای ابرار ست
مقرر کرده بودیم و بواسطهٔ بعضی امور در تاخیر توقفی افتاده بود درینولا برفاقت حکمت پناه مشار الیه
فرستادیم و انموذجی از تحف و هدایا بتحویل عمدة الخواص محمد علی بموجب تفصیل علحده
ارسال نمودیم باید که بمقتضای عزای تهادوا تحابوا عمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال
رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد و از فرغانه طلب داشتن و فرستادن کبوتران پری پرواز و آمدن
حبیب عشقباز طایر ذی بال شوق را انتعاش و اهتزاز آمده اشمام شمائم محبتی و ودادی نمود اگرچه توجه

کرنا نالائقوں میں سے بڑا نالائقی بذات خود اس امر کی موجب تھی جس کے سبب اس کا معاملہ اس ذلت و خرابی تک پہنچا۔ کیونکہ پہلے پہل بعض کم عقلوں کے بہکانے پر ہماری اطاعت و فرمانبرداری کے قاعدوں سے سستی ظاہر کی۔ اور دوسرے تم زبردست طاقت رکھنے والے کے ساتھ (ان رشتہ داری اور دوستی کی باتوں سے قطع نظر کرکے کہ جو ہم میں اور تم میں موجود ہیں کہ رتبے اور حالت کی کمی کی وجہ سے شاہرخ مرزا تمہارے برابر نہیں ہو سکتا) بے ادبانہ طریقے سے پیش آیا۔ تیسرے اپنے بزرگوار دادا کے ساتھ جو دینی اور دنیاوی بہت سے حق اس پر رکھتا تھا۔ ایسا سلوک کیا (شاہرخ مرزا نے اپنے دادا شاہ سلیمان کو قید کردیا تھا یا اندھا کردیا تھا۔ اسی کی طرف اشارہ ہے) جس قسم کی تنبیہ اور سزا تم نے اس کو دی گویا خدا نے دل میں ڈالی تھی اور حق بجانب تھی۔ چونکہ اب شاہرخ مرزا نے خواب غفلت سے چونک کر اور غرور و مدہوشی سے جاگ کر ہمارے مہربانی کے مضبوط دستے کو پکڑ کر پناہ لی۔ سوائے اس کے کہ عنایات اور مہربانیوں سے معزز کروں کوئی اور صورت دل میں نہیں پھرتی۔ اور تم بلند مرتبے والے کی قرابت داری اور دوستانہ تعلقات سے بھی یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کے قدموں یا گناہوں کی لغزش سے چشم پوشی کریں۔ محبت و پیار کی بنیادوں کے مضبوط کرنے اور دوستانہ قواعد کے پکا کرنے کے لئے حکمت و دانش کے پناہ دینے والے خیرخواہ ملازموں میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار، رازداروں میں سب سے عمدہ تجربے کار اور رازدار حکیم ہمام نامی جو سچ بولنے والا دوست اور درست کام کرنے والا معتقد ہے۔ اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے (کہ اب تک قریبی درجے پر ملازم رہا ہے۔ کسی صورت میں بھی اس کی دوری پسند نہ کی گئی تھی۔ مگر اب تمہارے پاس ایلچی بنا کر بھیج دیا ہے۔ ہمارے دربار میں اس کو یہ حق حاصل ہے کہ مقدمات کو بذات خود پیش کرے۔ ہم میں اور اس میں کسی دوسرے کے وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر جناب کے دربار میں بھی اس قاعدے کا خیال رکھا جائے تو اس کا آپس میں باتیں کرنا گویا بیچ کے بغیر ہماری تمہاری بات چیت کے برابر ہو جائے گی۔ اور رضوان بہشت جیسا درجہ رکھنے والے مغفرت کی پناہ میں داخل ہونے والے [illegible] والد جناب کی ماتم پرسی کے [illegible] آخرت ہیں سوال جواب کے وقت ان کی [illegible] کریں۔ سرداری کو پناہ دینے والے بزرگ درجہ رکھنے والا امیر صدر جہان کو جو بہت بزرگ (بقیہ)

بایں مشتی برندہا کہ در نظر اولی از لہو ولعب بیش نمی نماید ولیکن در نظر ثانوی بہ جرخ وبارنے آشنا با دو از نسبت شوقی و مناسبت ذوقی بارباب وجد مید ہد و موجب توجہ بمبداء میشود دگرنہ حضرت واجب تعالی بر سرائر ضمائر آگاہ است کہ اشتغال صوری احیانا با مثال این امور بر کمال توجہ بمبداء جلیہا بیش نیست و بجرد بال و پر ظاہری اکتفای خاطر حق اندیش نباید کہ ہموارہ بارسال غرائف صحائف محبت و جلائل رسائل مودت تحریک سلاسل اخلاص و تاسیس مبانی اختصاص نماید شعر نامہ بہ حروف اختصاص تمام کردہ شد والسلام والاکرام

بہ عبد اللہ خاں اوزبک سپہدار ملک توران در جواب

استشمام گلدستہ بہارستان یکتادلی و یگانگی و استطلاع کارنامہ نگارستان دوربینی و فرزانگی کہ آراستہ گلبندان بوستانسرائے آشنائے و نگاشتہ نقش پیوندان نگارخانہ دل فروزی و دلکشائی آن والا دودمان خجستہ خاندان گوہر افزای افسر و اورنگ پردہ کشای چہرہ دانش و فرہنگ صدر نشین ایوان شہریاری جہانگیر خرام پیشگاہ سپہداری سپہسالار نبردگاہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری خدیو کامگار کشور داد گستری نو آئین نامدار جہان دانش پروری فروزندہ چراغ خانی فرازندہ چتر کیانے بود در خوشترین ہنگامیکہ کوس نوروزی آوازۂ جہان افروزی در گنبد نیلگون بلند ساختہ و نیر اعظم عطیہ بخش عالم یعنی آفتاب جہانتاب کہ سلطان جہانبانش ایام و قہرمان ہفت اقلیم اجرام ست سایۂ فرخی و فرخندگی بر تارک جزو کل انداختہ بود و بادبہاری روح نباتی در کالبد نورسان شہرستان آب و گل دمیدہ و ابر آذاری پای نو رسیدگان لشکر بہار را از گرد راہ شست و شو دادہ پیرایۂ خوشدلی و خرمی و سرمایۂ دلکشائی و شادمانی شد بنیاد دوستی از سر نو بلندی گرفت و آئین یکتادلے تازہ ارجمندی یافت سخنان دلاویز از دوستی و خویشی و یگانگی و نیک اندیشی کہ بخامۂ عنبرین شمامہ

اگرچہ تھوڑے سے پرندے جو ابتدائی نظر میں کھیل کود سے بڑھکر نہیں دکھائی دیتے۔ لیکن دوسری گہری نظر میں ان کا چکر کاٹنا اور اڑنا صاحبان عشق کے ذوق و شوق اور مستی و حال کی خبر دیتا ہے اور خدا کے گیان کی طرف توجہ کا باعث ہوتا ہے۔ ورنہ خدائے بزرگ دلی رازوں سے خبردار ہے۔ کہ کبھی کبھی ایسے کام جو دنیاوی دھندے ہیں۔ خدا کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک پردے سے بڑھ کر نہیں ہیں اور راست اندیش دل کے لئے ظاہری پر و بال کے سوا اور کچھ نہیں۔ امید ہے کہ ہمیشہ محبت کے بڑے بڑے رسالوں اور دوستانہ بزرگ خطوط کے روانگی سے مخلصانہ سلسلوں کو حرکت دیں گے اور مخصوص بنیادوں کو مضبوط کریں گے۔ شعر۔ خط لفظ خصوصیت پر ختم کر دیا گیا۔ تعظیماً سلام قبول ہو۔

عبداللہ اوزبک سپہ سالار توران کے خط کا جواب

یگانگت اور اتفاق کے بہار دار باغ کا خوشبودار گلدستہ دوربینی اور دانائی کے نقاش خانے یا تصویر خانے کا واقفیت نامہ یعنی خط جو تم بلند خاندان والے مبارک گھرانے والے تاج و تخت کی زینت بڑھانے والے عقل و دانش کے چہرے سے پردہ اٹھانے والے محل شاہی کے صدر پر بیٹھنے والے سپہ سالاری کی وقت آگے آگے چلنے والے۔ میدان جنگ کی بہادری و دلیری کے سپہ سالار مردانگی اور زبردستی کے میدان چابک سواری کے شہسوار شہر انصاف کے کامیاب بادشاہ ملک و دانش کے نئے قاعدوں والے سلطان سرداری کے چراغ کو جلانے والے۔ شاہی چھتر کے لگانے والے کی طرف سے (لکھا گیا تھا)۔ ایسے اچھے وقت میں جب کہ نوروز کے نقارے نے دنیا کے سنگار کو نیلے آسمان کے گنبد میں رونق و شہرت سے بلند کیا اور بڑے ستارے دھرتی پر دیا کرنے والے یعنی جگت کے چمکانے والے سورج نے جو اوقات دنیاوی کی گدی کا مہاراجہ اور ماؤں اور چاند ستاروں کی ساتوں ولایتوں کا سورما ہے۔ مبارکی اور بھاگوانی کا سایہ سب کے سر پڑا تھا اور بہار کی ہوا نے شہر آب و گل کے پودوں کے ڈھانچے میں نباتاتی روح پھونک دی تھی اور ماہ چیت کے بہار والے ابر نے لشکر بہار کے بوٹوں یا پھولوں کے پاؤں کو راستے کی گرد سے دھو ڈالا تھا (قاعدہ ہے کہ جب مسافر راستے کی مسافت طے کر کے آتا ہے تو اس کے پاؤں پر گرد و غبار ہوا کرتا ہے جس کو منزل پر پہنچ کر دھویا کرتے ہیں۔ لہذا لشکر بہار سے مراد وہ نباتات ہے جو موسم بہار میں پیدا ہوتی

نگارش یافته بود و به کلک گوهرین سلک گذارش پذیرفته بنوعی پیوسته بر دل دانش
پسند و دیدهٔ آسمان پیوند که گنجینهٔ راز خداوندی و آئینهٔ چهرهٔ هوشمندی است
پوشیده نخواهد بود که این نیازمند درگاه بی نیاز درین سی سال که از نیروی آسمانی
بخت کامرانی رسیده همیشه پیش دیدهٔ دانش و بینش آن داشته که این همه جهانگیری و فرمانروایی
و تیغ گذاری و کشورکشائی برای بجا آوردن گیر و دار شبانه و سر کردن کار و بار بایسته
ست نه گرد آوردن گنجهای زر و سیم و آراستن تخت و دیهیم و پایگاه ماندن خواهشهای
ناپایدار و سر فرو بردن در گریبان آرزوهای نااستوار چنانچه همیشه با دوست
و دشمن و خویش و بیگانه جز نیکی و نیکخواهی چیزی دیگر در دل نبوده و همواره
در آسودگی جهانیان از خرد و بزرگ و مهربانی با مردم روزگار از نزدیک و دور
کوشش نموده خدا آگاه است که پاک ساختن چهار دانگ هندوستان از خس و خاشاک
رفتن ازین بوستان که از سه پهلو بدریای شور پیوسته است از سر خود خواهی و خودکامی
نبوده و پیش نهاد آرزو جز نوازش خاکساران و گدازش ستمگاران نشده و ازین نیت بر سو
کرد و آورده کارهای دشوار بآسانی گشایش یافته و چهرهٔ آرزو از پردهٔ امید بجوی نمایش
پذیرفته هرگاه که شیوهٔ فرخندهٔ ما با دیگر بنده های خدا چنین باشد بآن والا دودمان
که از بزرگ باریافتگان درگاه خداوندی اند و باینمعنی پیوند دوستی قدیمی و خویشی
نزدیکی در میان باشد بر هوشمندان خرده بین هویداست که یکی از نهایت یگانگی و یکدلی
سرمایهٔ آبادانی جهان و پیوند جهانیان خواهد شد و آنکه در دیر فرستادن نامه های گرامی و
و عدم اظهار لوازم دوستی ایمانی از موانع غیر مترقبه بود بجهان در پردهٔ کتمان پوشیده و پنهان نما
ند چه دل نگرانی ایشان از دشمنان و گیرودار نبرد با سرکشان روزگار چون برین خواهد داشت
و گفتگوی چندی از سخن سازان بیباک و تبه کاران کج نهاد لفظ بیخ دستی چند از خود
بپیرایهٔ عیب پسندند برغم ما نهره دوده شوند از بدانتی رسند + یاد شوند از بیگانگی رسند

جو دل پسند باتیں دوستی رشتہ داری اتفاق اور اچھائی سمجھانے کی بابت لکھی گئی تھیں واضح ہوئیں۔ آپکے دانش پسند دل پر اور بلند مرتبہ نظر کے (جو دل خدائی بھیدوں کا خزانہ اور دانائی کے چہرہ کا آئینہ ہے) سامنے پوشیدہ نہ رہیگا کہ یہ درگاہ خدا کے نیاز بندے نے اپنی سلطنت کے ۳۰ سال میں (جب سے آسمانی مدد کیساتھ حکومت کے تخت پر بیٹھا ہے) ہمیشہ عقل و بینائی کے مدنظر یہ رکھا ہے کہ یہ تمام امورات خواہ ملک کا فتح کرنا ہو یا حکومت کرنا چاہے۔ شمشیر زنی ہو یا کشور کشائی ہو سب کچھ حیدرات پنے کی نگرانی کے بجالانے اور چوکیداری کے کام کو پورا کرنے کیلئے ہے۔ نہ کہ چاندی سونے کے خزانوں کو جمع کرنے کے لیئے اور تاج و تخت کو آراستہ کرنے کے لیئے اور نہ ناپائدار خواہشوں میں پھنس جانے کے لیئے۔ اور بے فائدہ آرزوؤں کے گریبان میں سے پیچ بجا کرنے کے لیئے۔ اسی لیئے ہمیشہ دل میں دوست دشمن اپنے پرائے کے لئے سوائے نیکی اور خیر خواہی کے کسی قسم کا خیال نہیں آیا۔ اور ہمیشہ دنیا والوں کی بھلائی میں چاہے اپنے سے چھوٹا ہو یا بڑا اور زمانہ بھر کے آدمیوں کے ساتھ چاہے دیسی ہو یا پردیسی نیکی کرنے میں کوشش کی گئی۔ خداوند عالم کو خبر ہے کہ اس ہندوستان کو غیروں سے پاک کرنا جو کہ اور ملکوں کی نسبت دوگنا ہے۔ اور اس باغ سے کیڑے کرکٹ کو جھاڑنا جسکے تین کنارے دریائے شور سے ملے ہوئے ہیں خود غرضی اور خود مطلبی کے طور سے واقع نہیں ہوا ہے بلکہ عاجزوں پر مہربانی کرنے اور ظالموں کو مار ڈالنے کے سوا اور کسی قسم کی آرزو بھی نہیں کی گئی اور یہ نیت کر کے جسطرف رخ کیا۔ دشوار کام سہولت سے ہو گئے۔ اور آرزو کا چہرہ امید کے پردے سے اچھی طرح دکھائی دینے لگا۔ جسوقت کہ اور بندگان خدا کے ساتھ ہمارا اچھا شیوہ اس روش پر ہو تو تم بلند خاندان کے ساتھ درگاہ خدا کے بلند دخل یافتہ لوگوں میں سے ہو اور باوجود اسکے قدیمی دوستانہ تعلق اور قریبی رشتہ داری بھی ہو تو پھر سیانے داناؤں پر کھلی بات ہے کہ اتنے تعلق میں سے ایک ہی تعلق اتفاق اور ایکے کے لئے کافی ہے جبکہ اسقدر معاملات اکٹھے ہو گئے ہوں تو ظاہر ہے کہ سوائے یگانگت اور کچھ آپسمیں نہ ہوگا۔ اور یہ یگانگت اور دوستی دنیا کی آبادی کا سبب اور دنیا والوں کے اتفاق کا وسیلہ ہوگی۔ اور آپ نے اپنے بزرگانہ خطوط کے ذریعہ میں بھیجنے اور اسباب دوستی کے ظاہر کرنے کے بارے میں جو کچھ اشارہ کیا تھا وہ تو عجیب قسم کی رکاوٹوں میں سے تھا (عبد اللہ خاں سے

که از تیرگی درون و کوتاهی دریافت در پیچا ساخته بودند گروهی از ساده دلان
هیچمدان را رو گردان گروه سخنان ناشایسته بنظر آن کس بسته اند خود چه گنجایش
این معنی داشته باشد چه دروغ بیفروغ این گروه بی سرانجام بر مردمی که اندک
پرتو دریافت دارند پیداست که آن والا دودمان که برگزیدهٔ درگاه خداوندی اند و
دوراندیشی و باریک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش هوش
برین سخنان ناسزا انداخته از نامه و پیام دوستی باز ایستند و اگر چندی [illegible] ماندهای درگاه
دور ماندهای گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند و براه ناسپاسی درآمده دروغ را
راست وانموده خواهند که این سخن پایهٔ خواهش دم زدن کنند و بر آن شوند که گردی بر
دامن دوستی نشیند و سرچشمهٔ یگانگی بخاشاک بیگانگی انباشته شود سزاوار دوستی آن بود که
ایلچیان دانا فرستاده مغز سخن دریافتند و از ته کار آگاه میشدند خدا نخواسته باشد اگر بوی
این سخنان دور از کار می یافتند رونق دوستی آن بود که دانشوران سخنیده را فرستاده از
چگونگی آن می پرسیدند باری گذشت آنچه گذشت اکنون چون [illegible] و وقت [illegible]
خرم و سرسبز شده دل بینش بر آن شد که اندکی از [illegible] گذشتها [illegible] پیشین [illegible] از [illegible]
پوشیده نماند که از نیرین کتاب و سنت بر ساحت ضمیر آگاهان تافته و به شهادت نظر دقیق و اشارت
ارباب کشف و تحقیق [illegible] پذیرفته و بالجمله باتفاق [illegible] آن است
که عمده در موجبات شرف رتبت و رفعت منزلت نوع [illegible] انسان [illegible]
توقیع [illegible] فضلناهم علی کثیر ممن خلقنا مزین است گوهر گرانمایه عقل است که شناخت
خداوندی بدو وابسته است و دریافت کارگاه آفرینش بدو بازبسته و باتفاق اصحاب
نقل و ارباب عقل نورانیت این گوهر [illegible] پادشاهان بزرگ [illegible] شهنشاهان [illegible] الاقدار
از همه روشن تر دارند و دانشوری تاجداران بخت [illegible] از همه بیشتر
است چه هرگاه که در کارخانهٔ آفرینش هر کس را فراخور احتیاج و استعداد دانش

یعنی دل کے اندھے پن سے اور سمجھ کی کمی سے ہمارے یہاں گھڑی تھیں اور ان باتوں کو لکھ کر نادانوں اور سیدھے سادے صوفیوں کی ایک ٹولی ہماری طرف سے بہکا کر منحرف کر کے ناموزوں باتیں ہمارے شکار بند میں باندھی ہیں یا ہم پر جھوٹ لگایا ہے ایسی پوچ باتیں ہمارے متعلق کیا حقیقت رکھتی ہوں گی۔ کیونکہ ان لوگوں نے جو کچھ بھی دیانت کا مادہ رکھتے ہیں اس گروہ کا سفید جھوٹ ظاہر ہے تو پھر آپ جیسے بلند خاندانی کے سامنے (کہ درگاہ خدا کے منتخب لوگوں میں سے ہیں اور آپکی دوراندیشی اور تجربہ کاری سب پر روشن ہے) تو کیا حقیقت رکھتی ہوں گی کہ اس نالائق گروہ کی باتوں کو جیسا سن کر دوستانہ خط و کتابت کو بند کر دیں اور اگر کچھ لوگ دربار کے نکالے ہوئے اور گمراہ مجبور و لاچار ہندوستان سے رنجیدہ دل ہو کر چلے گئے ہوں اور فریب دہی پر آمادہ ہو کر جھوٹ کو سچ بتا کر خواہش کریں کہ اس طرح تمہارے دربار میں بات چیت کا موقع پائیں اور بولنا چاہیں اور یہ ارادہ کریں کہ دوستی کے چہرے پر گرد جم جائے اور یگانگت کا چشمہ غیریت کے کوڑے سے بھر جائے تو دوستانہ خیال سے یہ مناسب تھا کہ سیانے ایلچی روانہ کر کے بات کی کھال نکالتے اور کام کی تہ سے واقف ہوتے۔ خدا ایسا نہ کرے اگر سچ کام کی بو بھی پا جاتے تو دوستانہ روش اس بات کی مقتضی تھی کہ سیانے شرتوں کو بھیجکر اس کی کیفیت دریافت کرتے۔ خیر جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب جبکہ دوستی کا باغ نئے سرے سے ہرا بھرا اور تر و تازہ ہو گیا ہے تو صاف دل اس امر پر آمادہ ہوا کہ پچھلے واقعات میں کچھ قلم راز سے تحریر کرے پوشیدہ نہ رہے کہ روشن دلوں کے سینے پر قرآن و حدیث کے دوستاروں سے یہ امر روشن شدہ ہے اور صوفیوں اور خدارسیدہ لوگوں کے اشارے اور گہری نظر کی شہادت سے یہ پایۂ ثبوت پائے ہوئے ہے نیز یہ کہ تمام حقدار مذہب والوں اور ناحق مذہب والوں کے اتفاق سے جو بات کہ مانی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اشرف المخلوقات انسان کی قوم میں جو پیغمبر سب سے زیادہ شریف رتبہ اور بلند درجہ ہے کہ جسکی اقبالمندی کا حکمنامہ اس ایت کی بزرگی سرخی سے آراستہ ہے (جن لوگوں کو ہمنے پیدا کیا انمیں سے بہت سوں کو اکثر دنیہ پر عقل سے بزرگی دی ہے) وہ عقل ہے جو شب چراغ موتی کی مانند ہے کہ جس عقل پر خدا کی شناخت وابستہ ہے اور دنیا کے کارخانے کی جانچ پڑتال بھی اسی پر منحصر ہے۔ اور عالم اور حکیم سب متفق ہیں

سیاده باشند هرآئینه این طائفهٔ علیه بمزید فهم وذکا موصوف خواهند بود اکنون که دانش پناه
وبینش دستگاه مولانا میرزا جان سرآمد دانشمندان نامدار و یگانهٔ استادان روزگار
واز اکابر علمای دین و اعاظم اصحاب یقین است هرچند پادشاهان دانشور را
همنشینی با این نوع مردم میسر است جائیکه خرد دوربین دانش خدا آفرین آن عظمت دستگاه
خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور باد نخواهد رسید وچون بر فطرت صاحبان این دریکتا لازم است
که این یاقوت بی بها وفیروزهٔ خاتم کبریا را معطل نگذارند وهمواره در مسالک معاش ومعاد
استعانت واستمداد از وطلبند خصوصاً در وقت صحبت با خوانده های سیاه دل وسیه کاران
تیره درون که از برای خواهش جاه وزبردستی وخودی وخودپرستی چشم بر کاغذ دوخته اند
وفرمان آسمانی ونامهٔ جاودانی را که فرستادهٔ خدا ورسانیدهٔ پیغمبر است از اشتهار گردانیده
برنگ دیگر وامی نمایند ومحکمات ونصوص را تاویلات وتسویلات مموه می خواهند که
در فرمانروائی وکارگزاری شریک پادشاهی باشند ازین رهگذر دل دانش گزین
همواره در تحصیل مرضیات الهی میباشد وچون اختلافات بسیار در هر باب بسمع همایون میرسد
در مطالب علمی وعملی طلب دلائل وبراهین می نماید وهمواره استکشاف غوامض مسائل
دین وتنقیح مقاصد مجتهدین ومستند اعتقاد سلف وماخذ ادلهٔ خلف وتفحص
موارد خلاف وتصفح مواقع اختلاف ومنشار خلافی که درین یکهزار سال میان علمای امت
متنازع فیه بوده چنانچه کتب ستة وامهات بنظر تفصیل آن مشتمل است میفرمایند ودر مبادی احوال
گفتگوی بیمعنی باعث بیرونقی وکساد بازار نادانان که به تلبیس وتزویر در لباس ارباب
دانش درآمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند می شود وموجب پیش آمدن جمعی از ارباب دانش
واعتبار گرفتن آنها که از واسطهٔ بدنفسی طائفهٔ اولی در زوایای خمول بودند میگردد واین
نادانان دانا نما بموجب تفتیح سریرت وسوء سیرت خود تیره شده واز طریق گرفته
مقدمات نالایق اشتهار داده موجب فریب اغوای چندی از امرای بنگاله در اقتضا

تو بیشک بادشاہوں کا گروہ عقل اور تیزی ذہن کی زیادتی سے زیادہ موصوف ہوگا۔ اب جبکہ عقل کو پناہ
دینے والے ہوشیاری پر قابو رکھنے والے مولوی مرزا خان جو نامور سیانوں کے سردار دنیا بھر کے
استادوں میں یکتا ہیں اور مذہب کے بڑے عالموں میں سے اور زبردست خدا شناسوں میں سے ہیں (جو ہمارے
دربار سے نکل کر دوبارہ تمہارے دربار میں چلے گئے ہیں۔ اگرچہ عقلمند بادشاہوں کو اس قسم کے لوگوں
کی صحبت میں تو رہنا چاہیئے مگر یہ امر بھی ظاہر ہے کہ جس مقام پر تم بلند مرتبہ کی خداداد عقل اور دوربین
سمجھ نہ پہنچے گی وہاں تک بہتری کو پناہ دینے والے مولانا مرزا خان کی عقل نہ پہنچے گی اور جیسا کہ عقل کے یکتا
متفق رکھنے والے بادشاہوں کی ذات پر لازم ہے کہ اس چرچھیا یاقوت اور بڑی انگوٹھی کے فیروزے
جس سے مراد عقل ہے خالی اور بیکار نہ رہنے دیں اور ہمیشہ دنیا و آخرت کے معاملات میں عقل سے مدد واعانت
لیتے رہیں۔ خاصکر سیاہ دل علما اور پیشے کے اندھے گنہگاروں کی صحبت کے وقت جو مرتبے اور اختیارات
اور خودغرضی اور خود بینی کے لئے کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور آسمانی احکامات اور دائمی قرآن
شریف کو (جو خدا کا نازل کیا ہوا اور رسول ص کا بھیجا یا ہوا ہے) راہ مستقیم سے ہٹا کر دوسرے رنگ
میں ظاہر کرتے اور تشریح طلب اور غیر تشریح طلب قرآنی جملوں کی ہیر پھیر دیکر اور سنگار کر کے حکومت
اور کارگذاری میں بادشاہت کے شریک ہونا چاہتے ہیں۔ سیانا دل ان واقعات سے (پریشان
ہو کر) خدا کی مرضیوں کو حاصل کرنے کا درپے رہتا ہے۔ چونکہ ہر سلطنت میں بہت سے اختلاف
گوش گذار ہوتے ہیں۔ علمی اور عملی مطلبوں میں ثبوت اور دلیلیں مانگی جاتی ہیں اور ہمیشہ مذہبی سوالات
کی باریکیوں کا جاننا اور قاضیوں کے مقصدوں کا سمجھانا اور پیچیلے اعتقادوں کا پرتانا اور پچھلی باتوں کا
نکال لینا اور خلاف مقامات کا کھوج لگانا اور اختلافی صورتوں کا سمجھانا اور اس خلاف مذہب بات
کا منشا معلوم کرنا جو علمائے اسلام کے درمیان ہزار برس تک سبب نزع و فساد رہی ہے۔ چنانچہ بڑی
بڑی مروجہ کتابیں ان مسائل کی تشریحوں پر مائل ہیں۔ ایسے سوالات کی تحقیق کیا کرتے ہیں۔ اور
ابتدائی حالت میں اس قسم کی گفتگو نادانوں کے بازار کی بے رونقی اور راہ مارنے کا باعث ہوتی
ہے جنہوں نے پہلے فریب اور دھوکے سے سیانے لوگوں کے کپڑے پہنکر کانی اعتبار پیدا کر لیا (مقلد تقلید)

ممالک شرقیه هندوستان تعین بودند و بموجب بدبختی و کم فطرتی اراده بغی چه هر دماغ
ایشان را فاسد داشت و مدتی مدید از درخانه دور بوده دست آویزی برای نه
آمدن درخانه و باغی شدن میخواسته اندیشیدند چنانچه این جمله سعادت نان گاهی نسبت
ادعای الوهیت و گاهی نسبت دعوی نبوت باین جانب نموده خود را در گرداب بلا
و موج خیز طوفان عناد زده رسوای خاص و عام شدند و خاک ندامت و گرد خجالت بر فرق
روزگار خود انداخته بئس البوار شتافتند فی الواقع ساحت قدس مساحت جناب کبریای
الهی را خس و خاشاک امکان چه نسبت و در سراپرده عصمت نبوت پای پندار عقال هوا و
هوس را چه مناسبت باعث تعجب میشود که در مجالس ارباب دولت که از تائید یافتگان
الهی اند ایشان این مقدمات بسبیل احتمال هم چرا گنجد و سفیهان بیصرفه گو را برای
چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالی شاهد است که چون همگی همت مصروف بر تحصیل
رضای الهی است از سخنان مذکوره ارباب نفاق غباری در مشرب عذب خاطر راه نمی
یافت چه هرگاه حضرت واجب تعالی از دست [illegible] کوته دستان کم [illegible] خلاص [illegible] باشد
و حضرات انبیا را از سرزنش بیخردان بدآئین نجات نیافته باشد سائر بندهای خدا را از
آن چه اندیشه و از بدنامی چه ملاحظه الحمد لله والمنة که همیشه دیده دانش و بینش فرموده خدا
و پیغمبر او بوده در روزافزونی بخت همایون گواه حال این است الله تعالی همگنان را در
مرضیات خود راسخ دم و ثابت قدم داراد و چون همگی همت سلاطین عدالت انتما
آنست که در رضای خالق و آسودگی خلایق بوده [illegible] ملوک نمایند که خلق خدا
از آسیب ارباب شرارت در امن بوده در لوازم عبادت الهی و مراسم [illegible] خیرخواهی خود
فارغ البال باشند بنا بر آن محض از برای رفاهیت کافه رعایا و عامه برایا
که بدایع ودایع الهی اند در بیست سال در پاک کردن زمین هندوستان
چندان کوشش بجا آورده که جاهای دشوار [illegible] فرمانروا و سرکشان را سزا

(جو ہندوستان کے مشرقی ملکوں کے آس پاس تعینات تھے۔ اور اوچھے اور بدذات ہونیکی وجہ سے بغاوت کا
ارادہ ان کے جوہر دماغ کو خراب کر رہا تھا اور عرصہ تک دربار سے دور رہنیکے سبب سے باغی ہونے اور دربار
میں نہ گھسنے کیلیے سند چاہتے تھے) ہوئے ہیں چنانچہ یہ بدنصیب کبھی تو ہماری جناب میں خدائی دعوی کی اور
کبھی پیغمبری دعوی کا پھندا لگا کر اپنے آپ کو مصیبت کے بھنور میں اور سختی کے طوفانکی لہروں میں ڈالکر پبلک میں
بدنام ہوئے اور اپنے سر پر ذلت اور حقارت کی گرد ڈالکر دکھیا نگری میں چلے گئے۔ یعنی ہلاک ہوگئے۔ واقعی
پاکیزگی سے بنے ہوئے دربار خدائے بزرگ کے میدان کو (ہم جیسے) دنیا کے کوڑے سے کیا نسبت ہے اور
پیغمبری کے معصوم خیمے میں خواہشات نفسانی کی رسی سے بندھے ہوئے لوگوں کو کیا تعلق ہے تعجب تو یہ ہے کہ آپ جیسے
صاحبان اقبال کی حضور میں جو خدا کے تائید یافتہ لوگوں میں سے ہیں اس قسم کی باتیں شک و شبہ کے غور
پر بھی کیوں ہونے پائیں۔ اور کیوں ایسے کمینوں کو ان معاملات کے کہنے کی کیوں اجازت دیجائے۔ خدائے بزرگ
گواہ ہے کہ چونکہ رضائے خدا کے حاصل کرنے پر ہمہ تن ہمت صرف ہو رہی ہے۔ منافقوں کی مذکورہ بالا چہ میگوئیوں
سے دل کے چشمہ شیریں میں کسی قسم کی دشمنی سے فساد راستہ نہیں پایا کیونکہ جب خداوند عالم نا سمجھ کم حوصلہ لوگوں کے
طعنے سے نہ بچا ہوا اور پیغمبر برگزیدہ انبیا بیعقلوں کی ملامت سے نہ چھوٹا ہو دیگر بندگان خدا کو ان لوگوں
سے کیا خوف ہے اور اپنی بدنامی کا کیا خیال ہے۔ خدا کا شکر اور احسان ہے کہ خدا و رسول کے احکام ہماری
عقل و بینائی کے پیش نظر رہے ہیں اور اب سلطنت کی روزانہ ترقی اس امر کی پوری گواہی ہے۔ ہماری
دعا ہے کہ خداوند عالم ساری مخلوق کو اپنی مرضیوں پر بجا دعوے کرنے والا اور مستقل چلنے والا رکھے۔
اور چونکہ منصف بادشاہوں کا پورا پورا دلی ارادہ یہ ہے کہ خدا کی رضامندی اور خلقت کے آرام
خیال پر رکھا اسی طرز پر رفتار اختیار کریں کہ پبلک شریروں کی تکلیف سے بچکر عبادت الہی
کی بندگی میں اور ہماری خیر خواہی پر دعا دعی کاروبار میں بیفکر رہیں۔ اسی واسطے صرف عام رعیت
اور تمام مخلوق کی بھلائی کے خیال سے پروردگار کی عجیب و غریب امانتیں میں تیس ۳۰ سال تک ملک
ہندوستان کو پاک کرنے میں بڑی کوشش کی گئی کہ کئی مقامات بہت سے فرمانروا اور حکام
اور نالائق سرکشوں سے

بدست آمده گی سرانجام آں بدانگونه که بایستی شد چنانچه بتخانه های هندوان بدکیش
خانقاه درویشان خدااندیش گردید بجای آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلندی
گرفت وهمه کارهای اینجا چنانچه دل میخواست همچنان شد از رونی خواهش سامان سر
انجام پذیرفت وهمه سرداران وگردنکشان کمر بندگی بر میان جان بسته وگوشوارهٔ فرمانبرداری
در گوش فروتنی کشیده به شکر فیروزی اثر درآمدند واین همه مردم گوناگون را باهم پیوند دست
داده ما نیز سر نیاز بر زمین خاکساری وتارک امید بدرگاه خداوندگارے نهاده بوستان
آرزوی این مردم را بسرچشمهٔ داد ودهش سرسبز وشاداب ساختیم وپیش نهاد خاطر آں بود
که چوں این کاروبار سامان وسرانجام یابد بشوریده بختان فرنگ که در دریاے شور
درآمده سر بشورانگیزی برآورده اند وسنگ راه دریانوردان هفت کشور شده سیما
بر زائران حرمین شریفین زادهما الله شرفا آزار بسیار میرسانند خود یورش نموده آن راه را
ازین خار وخاشاک پاک سازیم لیکن چوں شنیده می شود که اوباش قزلباش از
جادهٔ عقیدت واخلاص بیروں آمده بوالی خود بی ادبیها کرده اند بخاطر حق جوئی میرسد
که یکے از فرزندان کامگار را بداں جانب تعیین فرمائیم قطع نظر ازآنکه از شاهراه سنت و
جماعت انحراف دارند رعایت خاندان نبوت بر ذمت همت ما لازم ست علی الخصوص
که حقوق اسلاف سابقه درمیان باشد وتا خاطر ازین رهگذر جمع نشود نهضت بجای دیگر
نکنیم ودرین حال که سلطان روم عهود جدید رسید گوار خود را کان لم یکن انگاشته نظر بر
ضعف صوری والی عراق انداخته بدفعات افواج فرستاده اند ومسموع میشود
که والی عراق سلطان علی قلی همدان اوغلی را بجهت طلب کمک باینجانب فرستاده
از [illegible] اطر چناں میرسد که عنان عزیمت بصوب عراق وخراسان منعطف
سازیم واعلاے اعلام امداد واعانت بروجه اتم واحسن بنمائیم ودر دل چناں میگذرد
که چوں آئین یگانگی و [illegible] الاد ودهان سالهاست که بسبب تجدید مراسم محبت لوازم

مل گئے اور جس طرح ہونا چاہیئے تھا اسی طرح بخوبی مکمل ہوگیا چنانچہ بذات ہندوؤں کے مندر خدا پرست درویشوں
کے عبادت خانے ہوگئے اور بت پرستوں کی سنکھ کی آواز کے بجائے بانگ نماز بلند ہوئی اور دنیاوی کاموں کے کرنے
کی جیسی دلی خواہش تھی ویسے ہی ہوگئی اور آرزو کے بموجب درست اور ختم ہوگئے اور سارے سرداروں اور مغرورلوگوں
نے غلامی کی پیٹی جان کی کمر پر کس کر اور فرمانبرداری کا حلقہ عاجزی کے کان میں پہنکر ہماری فتحمند فوج میں داخل
ہوگئے اور اسلئے مختلف مذاہب گروہوں میں باہمی اتفاق پیدا ہوگیا۔ اور ہم نے بھی عاجزی کا سر خاکساری
کی زمین پر اور امید کا ماتھا درگاہ خدا میں جھکا کر ان لوگوں کے امیدوں کے باغ کو بخشش و کرم کے چشمہ
سے تر و تازہ اور سرسبز کردیا اور دلی منشا یہ تھا کہ جب کاروبار کام کاج ختم ہوجائے بدنصیب انگریز جو دریائے
شور کے جزیروں میں آکر شورش مچا رہے ہیں اور ساتوں ولایت کے مسافروں کیلئے رکاوٹ بن گئے ہیں (خاصکر
مکہ مدینے کے حاجیوں کو۔ خدا ان دونوں کی آبرو بڑہائے) بہت ستاتے ہیں۔ بذات خود حملہ کرکے اس راستے کو
کریٹ کرکٹ سے صاف کردیں۔ چونکہ سنا جاتا ہے کہ قزلباشوں کے بدمعاش گروہ نے عقیدت اور محبت کے
راستے سے باہر ہوکر اپنے حاکم سے بے ادبیاں برتی ہیں۔ دوستی اور راستی تلاش کرنے والے جی میں آتا ہے
کہ اقبالمند بیٹوں میں سے کسی کو اس طرف لگادیں۔ اس امر سے قطع نظر کرکے کہ ایران والے سنی مذہب
سے پھرے ہوئے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہمت کے لئے خاندان رسول کی رعایت کرنا ضروری ہے۔ خاص کر
جبکہ سابقہ بزرگوں کے حقوق کا خیال درمیان میں ہو (یعنی جب ہمارے والد بزرگوار ہمایوں بادشاہ ہندوستان
سے شکست کھاکر ایران گئے تھے۔ تو شاہ طہماسپ والی ایران نے جو امدادی فوج ان کے ہمراہ کی تھی اس
نے دوبارہ ہندوستان فتح کرکے سلطنت مغلیہ کی بنیاد ڈالی تھی جب تک اس طرف سے دل مطمئن نہ ہوجائے
اس وقت تک دوسری جانب روانہ نہ ہونگے اور اس وقت سلطان روم نے اپنے بزرگوار باپ دادا کے عہد
پیمان کو نیست و نابود سمجھ کر حاکم عراق کی ظاہر کمزوری پر نظر کرکے کئی بار مقابلے کے لئے فوجیں روانہ کی ہیں
اور سنا جاتا ہے کہ حاکم عراق نے سلطان قلی ہمدانی اوغلی کو مدد چاہنے کے لئے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ دل میں آتا
ہے کہ ارادہ کی لگام عراق و خراسان کی طرف موڑدیں اور امداد و مدد کے جھنڈے پوری طرح اور بخوبی بلند
کریں اور ساتھ ہی جی میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ تم عالی خاندان کے ساتھ برسوں سے دوستی و یگانگی کی رسم ہے

قرابت از فرستادهٔ مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت پناه سعادت دستگاه میر قریش
استحکام یافته است میخواهیم که چون نزدیک بخراسان رسیده شود آن والادودمان نیز
از آنجا از راه دوستی آمده در آن سرزمین سپهر آئین بدیدار گرامی شادکام سازند و بگفت
و شنود دلآویز پرده‌کشائی چهرهٔ یگانگی گردند امید که سخنان خدادانی و رازهای پنهانی که در دل
ما جا گرفته یک یک گفته شود و آنچه از دوربینی و خداپرستی در دل آن والادودمان پرتو انداخته باشد
شنیده آید خوشا فرخنده حالی که اینچنین دو برگزیدهٔ خدا برای خدا فراهم آمده زبان را بگشایند
و سخنان دانشوار باهم بگویند و چون پیش دیده سرفراز کرده‌های خداخواهش برآوردن تمام بلند
و سرافرازی نمودن [illegible] دیگر نیست دل چنان میخواهد و امید که ایشان همچنین میخواسته
باشند که در هر چیز که خداشناسی و خداندیشی بیشتر باشد آن دیگری پیروی و دلجوئی او خواهد بود
یکدلی و یکرنگی او فروگذاشت نه نماید و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر شده
در بارهٔ امداد و کمک [illegible] و خراسان بموافق استدعای دیدن حشمت دستگاه بعمل خواهد آمد دیگر
آنچه از فرزند شاهرخ میرزا نوشته‌اند بسیار خوش گفته‌اند سخن آنست که از آنجا که خردسالیها و خودسریها
او بود با اینهمه [illegible] پاداشت سزاوار چنین ناشایستگی میشده بود که هر کدام
از آنها پایین پایه میرساند چه از آن بی‌پروائیها که از بندگی ما کرده و چه از آن گستاخیها که با آن
والادودمان نموده هرچند از دوستی و خوشی که ما داریم چشم پوشیده شود اما در راه پایهٔ آن
بوده که [illegible] آید چه از بداندیشیها که پدر کلان بزرگوار خود نموده هر
چه باو رسید از خدا رسیده [illegible] اینهمه آزارکشیها بود اکنون چون شاهرخ میرزا از
از خواب پریشان بیدار شده [illegible] سرگرانی مستی پشیمان گشته باینجانب رسیده است جز مهربانی
نمودن و از کارها [illegible] فراموش کرده دل جمعی دیگر در دل نمیگذارد و امید از دوستی و خوشی
آن والادودمان چنانست که از گستاخی او چشم بپوشند و [illegible] تشیید مبانی محبت و استحکام
قواعد مودت افاضت [illegible] مهربان کارآگاه حکیم همام

اور از سر نو سیادت پناہ سعادت دستگاہ سید قریش کے ہمراہ محبت نامے کے روانہ کرنے سے پیار کی راہیں اور
قرابت داری کے اسباب مضبوط ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب شہر خراسان کے قریب پہنچیں تم عالی
خاندان بھی دوستانہ خیال سے وہاں سے روانہ ہو کر اس آسمان جیسی آراستہ زمین میں اپنے دیدار مبارک
سے خوشنود کریں اور دل پسند بات چیت کر کے دوستی کے چہرے سے پردے کو ہٹا دیں۔ خدا سے امید
ہے کہ معرفت خدا کی گفتگو اور پوشیدہ بھید جو ہمارے جی میں موجود ہیں ایک ایک کر کے بیان کر دئے جائیں
بہت ہی خوش نصیبی کا باعث ہے کہ ایسے دو خدا کے پسندیدہ بندے للّٰہی جمع ہو کر راز دل کو بیان کریں
اور آپس میں دل خوش کن باتیں کریں۔ اور چونکہ دونوں معززین خدا کے مدنظر بجز دین پروری حاصل کرنے
اور ناموری پیدا کرنے کے سوا اور کوئی بات نہیں ہے۔ میری دلی امنگ یہ ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ آپ
بھی یہی مناسب سمجھتے ہوں گے کہ ہم تم دونوں میں سے جس کسی میں خدا شناسی اور خدا پرستی زیادہ ہو
دوسرا اسکی پیروی اور دعویٰ کو لپیٹ کرے۔ اور اس کی طرفداری اور دوستی میں پہلو تہی نہ کرے۔ اور
اب جبکہ دوستی اور اتفاق کے تعلقات دنیا بھر پر ظاہر ہو گئے ہیں تو حاکم عراق و خراسان کی مدد کے بارے
میں تم شان و شوکت والے کی مشورہ و صلاح کے موافق عملدرآمد کیا جائیگا۔ اور جو کچھ شاہرخ مرزا
کے بارے میں لکھا ہے حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس میں طفلانہ حرکات اور خود پسندانہ اطوار تھے باوجود
بد ذاتی ہمیشہ نیکوں کی کم عقلی سے اتنی نالائقی ہوئی کہ موجب ہوا تھا کہ جن میں سے ہر ایک اس امر کا مستحق
کرتی تھیں کہ اس کی یہ نوبت پہنچے۔ چاہیے وہ بے پروائیاں رہیں جو ہماری ملازمت میں کی ہیں اور خواہ
وہ گستاخیاں ہوں جو تم عالی خاندان کے ساتھ برتی ہیں چاہیے آپ اس دوستی اور رشتہ داری کا
خیال کر کے جو ہم میں اور تم میں ہے شاہرخ مرزا کی خطاؤں سے چشم پوشی کریں۔ اسکو کیا حق حاصل
ہے کہ وہ بے ادبانہ طور سے پیش آئے۔ اور چاہیے وہ نازیبا حرکات ہوں جو اپنے بزرگ دادا کے ساتھ
کی ہیں ان عنایات کے عوض میں ایسا بدلہ اسکو ملا وہ خدا کی طرف سے ملا۔ اور بیشک وہ اتنی پریشانیوں
اور شرمندگیوں کے لائق تھا جو اسپر پڑیں۔ اب جبکہ شاہرخ مرزا خواب پریشان سے بیدار اور سستی کی وجہ
سے جو سرشاری ہوتا ہے اس سے ہوشیار ہو کر ہمارے پاس آیا ہے مہربانی کرنے اور عنایت کرنے کو

که مخلص راست گفتار و مرید درست کردارست و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده و دوری او را بهیچ وجه تجویز نکرده بودیم برسم رسالت فرستادیم چه در ملازمت ما او را آن نسبت متحقق ست که مدعیات را بیواسطهٔ دیگرے بموقف عرض میرساند اگر در مجلس شریف ایشان همچنین اسلوب مرعی باشد گویا مکالمه فیمابین بیواسطه خواهد بود و بجهت پرسش واقعهٔ غفران پناه رضوان دستگاه اسکندر خان انار الله برهانه سیادت مآب نقابت نصاب صدر جهان که از اعظم سادات کبار و اجلهٔ اتقیای این دیارست مقرر کرده بودیم و بواسطهٔ بعضے امور در حیز تراخی افتاده بود در نیولا بر فاقت حکمت پناه مشار الیه فرستادیم و انموذجی از سوغات بتحویل عمدة الخواص خواجه محمد علی بموجب تفصیل علیحده ارسال نمودیم ترتیب آنکه بمقتضای عزای اتحاد و اتحاد بو اعمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد دیگر از فرستادن کبوتران بهوی پرواز و آمدن حبیب عشقبازی شهپر مرغان شوق در جنبش آمد و گلزار خواهش گلگل نشگفت اگرچه بحسب نمود جز بازی بیش نمی نماید اما در معنی یاد از مواجید ارباب ذوق میدهد معهذا اشتغال صوری باین مشتی پرنده چون بدیدهٔ خرده بین بازمی نگرد جز پرده بر چهرهٔ راز نسبت دیگر همین بال و پر چشم امید باز نه امید که همواره بهمه بن آئین نامه و پیغام خوشدل و شادکام میساخته باشند بیت چون قلم آمد لفظ شادکام ❊ ختم شد خط محبت والسلام

خطاب حضرت شاهنشاهی به شاه عباس تخت نشین کشور ایران

ستایش و نیایش عتبهٔ کبریای احدیت جل جلاله و تقدس اسماءه بمثابه ایست که اگر جمیع نقاط عقول و جداول فهوم با جنود مدرکات و عساکر علوم فراهم آیند از عهدهٔ حرفے ازان کتاب یا پرتوی ازان آفتاب نتوانند برآمد اگرچه در دیدهٔ تحقیق جمیع ذرات مکونات سرچشمهٔ حمد ایزدی اند که از زبان بیزبانی برآمده تشنه لبان و تفسیده زبانان بیدانی میدائی

جو سچ بولنے والا دوست اور دیانت کام کرنیوالا معتقد ہے۔ اور نوکری کے ابتدائی زمانے سے لیکر اب تک قریبی درجے پر ملازم رہا ہے۔ کسی صورت میں بھی اس کی جدائی پسند نہ کی گئی تھی۔ مگر اب تمہارے پاس ایلچی بنا کر بھیجدیا ہے۔ ہمارے دربار میں اسکو یہ حق حاصل ہے کہ مقدمات اور مطالب کو خود پیش کرے ہم میں اور اس میں کسی دوسرے کے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہوتی اگر جناب کے دربار میں بھی اسی قاعدے کا خیال رکھا جائے تو اسکا آپ سے باتیں کرنا گویا بچولئے کے بغیر ہماری تمہاری بات چیت کے برابر ہوجائے گا۔ اور رضوان بہشت جیسا درجہ رکھنے والے مغفرت کی پناہ میں داخل ہونے والے اسکندر خاں والد جناب کی ماتم پرسی کے لئے (خداوند عالم آخرت میں سوال وجواب کے وقت ان کی دلیل کو روشن کرے) سرداری کو پناہ دینے والے بزرگ درجہ رکھنے والے میر صدر جہاں کو جو بہت بڑے سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگار۔ ورسے ہیں مقرر کر دیا تھا جو بڑے کاموں کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا اسوقت حکمت پناہ حکیم ہمام کے ساتھ روانہ کر دیا۔ تحفوں اور سوغاتوں میں سے کچھ تھوڑا سا بطور نمونہ عمدہ خواص محمد علی کی سپردگی اور ذمہ داری میں علیحدہ بھیجا ہے (جسکی تفصیل اس کے پاس موجود ہے) مناسب ہے کہ اس حدیث پر (مسلمانوں تم آپسمیں تحفے اور سوغاتیں دو تاکہ دوستی زیادہ ہو) عمل کر کے ہمیشہ دونوں طرف سے خط وکتابت اور سوغاتوں کی روانگی کے طریقے جاری رہے۔ جیسے اڑنیوالے کبوتروں کے پہنچنے سے اور حبیب کبوتر باز کے آنے سے شوق کے پرندوں کے پر پھڑپھڑانے لگے اور خواہش کا باغ باغ باغ ہوگیا اگرچہ یہ امر دکھاوٹ میں تو کھیل سے بڑھکر نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن دراصل صاحبان ذوق شوق کی دوستیوں کو یاد دلاتا ہے۔ خیر خواہ یاد دلائے یا نہ دلائے جب باریک بین نظر سے غور کرتا ہوں تو ان تھوڑے سے پرندوں میں ظاہری طور سے مشغول ہوجانا انکے چہرہ پر پردہ ڈالنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اور ان ظاہری بال وپر پر امید کی آنکھ نہیں کھلتی۔ بلکہ حقیقت کیطرف غور کرتی ہے) امید ہے کہ آپ ہمیشہ اسی طرح خط وکتابت اور پیغام وسلام سے خوشدل اور خوشنود کرتے رہینگے بلیت۔ جب قلم نقطہ شاد کام ہونے لگا تو اسی نقطہ پر خط محبت ختم ہوگیا۔ اور زیادہ سلام قبول (بقیہ)

حمد حقیقی را تر زبان و سیراب داراندیش همان بهتر که کمند اندیشه از کنگرهٔ جلال صمدیت که
جانهائی پاکان آویختهٔ او دست کوتاه داشته در جلائل نعوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا
و رسل علی نبینا و علیهم التحیة والسلام درآمده اولاً شرائف حالات و ثانیاً نبائل عطیات که
جمهور انام را از گریوهٔ ضلالت و غوایت بشاهراه عنایت و هدایت آورده اند بر بنا بر تبیان
ادا نموده شرح معالی احوال و مکارم اخلاق طائفهٔ مقدسهٔ اهلبیت که رازداران اسرار کبریا
و پرده کشایان سرائر انبیا اند بران افزوده از ذروهٔ عزت استدعای رحمتی تازه یادگرد لیکن
چون بدیدهٔ انصاف ملاحظه سکینه مدارج این مظاهر کونی و الهی و معالی این مجامع انفسی
و آفاقی را که مستهلک در حقیقت حق و فانی در لقای مطلق اند ظل محامد کبریای خداوندی و پرتو
صفات علیای ایزدی میباید شایسته آنست که ازان داعیه نیز دست باز داشته نکتهٔ چند از
مقاصد متعارفهٔ ارباب دانش و بینش که بموجب حکمت عملی انتظام سلسلهٔ امکانی بآن منوط است
در دیباچهٔ اظهار نهد که هرآئینه درین صورت روان گرم روان مسالک دین و سیراب دلان
مناهج یقین که ارادهٔ جداول ظهور و بطون پیش نهاد همت قدسی اساس داشته
اند باین دست آویز نیاز مستفیض سعادت خاص میگردد والمنة الله تعالی و تقدس
که مشاهدهٔ صفوت نامهٔ گرامی که بمصحوب یادگار سلطان حسین شاملو مرسل شده بود
در اواسط ایام بهار و مناظر اعتدال لیل و نهار اهتزاز بخش باطن مهرآگین شد و باد طرب آمیز
شقایق در ریاحین دماغ روزگار پیچیده بود که این گلدستهٔ محبت دولا نکهت رسان
مشام یگانگی گشت و آنچه در توقف تسطیر تماثیل خلت و وداد رقم پذیر کلک ظهور شده بود
بغایت در موقع خود جلوهٔ استحسان داد فی الواقع روابط معنوی چنان اقتضا
میکرد که این همه دیر نکشد لیکن از صادر و وارد مسموع شده باشد که چگونه مشاغل عظیم
و محاربات قدیم با سلاطین ممالک هندوستان و اساطین این مرز و بوم که سالها ان
جداول آسمانی چهار دانگ هفت اقلیم گفته اند اتفاق افتاده بود درین مدت مدید

کے خشک زبانوں اور پیاسوں کو پانی سے سیراب اور گویا لی سے [illegible] رکھتے ہیں اس لئے یہ مناسب ہے کہ خدائی بزرگی کے کنارے سے جیسے سر میں پرہیز گاری کی رگیں [illegible] خیالات کی کمند کو چھوٹا رکھکر پاک دبدبہ رکھنے والے گروہ یعنی پیغمبروں اور رسولوں کی نعت [illegible] کی بزرگیوں میں داخل ہوکر ہمارے رسولؐ پر اور باقی سارے پیغمبروں (کی روحوں پر دعا و سلام ہو) جنکے تو بزرگانہ کمالات (جو اپنی ذات خاص میں رکھتے تھے) دوسرے بڑی بڑی اعلیٰ بخششیں جن سے ساری مخلوق کو گمراہی اور فریب کے ٹیلے سے (بچاکر) عنایت و ہدایت کے راستے پر لائے ہیں [illegible] طریقے سے بیان کر کے خاندان رسولؐ کے گروہ پاک کے بزرگانہ اخلاق اور ان کے حالات کی بلندی کی تشریح جو خدائی بھیدوں سے خبردار ہیں اور پیغمبروں کے باطنی حالات کو ظاہر کرنے والے ہیں) حمد و نعت میں شرح عام عزت و آبرو کے گوشے سے رحمت خدائی خواہش کرنی چاہئے۔ لیکن جب نظر انصاف سے دیکھتا ہوں (تو معلوم ہوتا ہے کہ ان خدائی اور دنیاوی گروہ کے مقام ظہور کے درجے اور راستی جانی اور روحانی جمع ہونیوالی جماعت کی بزرگیوں کے لئے (جو حقیقت خدا میں اپنے آپ کو مارے ہوئے اور خالص زندگی برتتے ہوئے ہیں جنکو [illegible] خدا کے بزرگ تر سامنے [illegible] کی ذیبائی کی ضرورت ہے) یہ مناسب ہے کہ [illegible] خیال سے [illegible] عام مقصدوں کی (جو ملکی سیاست کی رو سے) دنیاوی مخلوق [illegible] شامل ہے ابتدائی مضمون میں بیان کروں ضروری ہے کہ ان مقاصد کے بیان کرنے سے [illegible] راستوں کے تیز چلنے والوں کی روحانی قوت اور یقین کے چشموں کے [illegible] روحانی قوت جنہوں نے دنیا و آخرت کی نہروں کی سیرابی اپنی پاکباز نیت کے مدنظر رکھی ہے اس [illegible] وسیلے کے ذریعہ سعادت خاص سے فیضیاب ہوتی ہے۔ خدائے پاک کا شکر و احسان ہے کہ آپ کے پاک اعزاز نامہ کا مشاہدہ کرنا جو یادگار سلطان شاملو کے ہاتھ بھیجا تھا [illegible] اعتدال کی نظر رکھتے تھے محبت آلود دلکو خوشی بخشنے والا [illegible] خوشی آمیز بھری ہوئی تھی کہ محبت و پیار کا گلدستہ یا خط [illegible] کے دماغ میں خوشبو پہنچانے والا ہوا (بقیہ)

این سواد اعظم با همه وسعت و فسحت که در میان چندین رایان خودرائے و فرمانروایان
سپه‌آرائے انقسام یافته بود و همواره بر سر تمرد و تجبر بوده باعث تفرقهٔ خواطر
خلق الله میشدند به نیروی توفیقات آسمانی به تسخیر اولیای دولت قاهره درآمده
از گریوه هندوکوه تا اقصای دریای شور از سه طرف جمیع سرکشان و گردن‌فرازان
و فرمانروایان زبردست و راجه‌ها و رایان بدبست و افغانان کوه‌نشین کوتاه‌بین و
بلوچان بادیه‌پیمائے بادیه‌گزین و سائر قلعه‌نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً
در ظل اطاعت و انقیاد درآمدند و در التیام صدور و ایتلاف قلوب
طبقات انام مساعی مبذول شد و میامن توفیقات غیبی آنچه در
پیشگاه ضمیر حق‌گزین مے تافت به وجه اتم ظهور داد و اکنون که صوبهٔ پنجاب
مستقر رایات منصوره شده مکنون خاطر حقیقت‌ناظر بود که یکے از طرز
دانان بساط عزت روانه شود درین اثنا همی چند سانح شد اعظم آنها استخلاص
عموم رعایا و کافهٔ سکنهٔ ولایت دلپذیر کشمیر از ایادی فتنهٔ متسلطهٔ اوباش بود
باوجود غایت استحکام و انسداد طریق و ارتفاع جبال و تراکم اشجار و وفور گریوه و مغاک
که عبور مواکب اوهام بے ارتکاب مصاعب از انجا صعب تواند بود با اشتیاق عروهٔ
توفیقات الٰهی و استمداد ارواح طیبهٔ حضرات ائمهٔ معصومین سلام الله علیهم اجمعین
باتیغ شگرف حکم بمرور عساکر عالیه فرموده شد چند هزار خاراتراش جابکدست منزل
بمنزل پیش پیش میرفتند و در قلع احجار و قطع اشجار ید طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق
و مسالک میکوشیدند چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت دلکشا مفتوح شد و عموم رعایا از
الویهٔ معدلت استظلال نمودند و چون آن عشرت‌آباد که ممدوح جمهور نظارگیان حسن است
از عنایات مجددهٔ الٰهی بوده خود نیز دران گل‌زمین رسیده سجدات شکر پروردگار
بجا آوردیم و تا به کوهستان تبت سیر کرده از راه ولایت پکلی و دستور که راهیست

یہ زبردست بڑے علاقوں والا ملک اپنی چوڑان جیکلان کے ساتھ جو بہت سے مغرور راجاؤں اور فوج کے آراستہ کرنیوالوں حاکموں میں بٹا ہوا ہے جو ہمیشہ سرکش اور زبردست ہو کر مخلوق کے دلوں کو پریشان کیا کرتے تھے غیبی مددوں کی طاقت سے ہماری سلطنت کے زبردست حاکموں نے فتح کر لی اور کوہ ہندوکش کی بلندی سے لیکر دریائے شور کے تینوں پہلوؤں کے آس پاس تک سارے سرکش اور سورما اور زبردست حاکم اور بدمست راجہ مہاراجہ اور ناسمجھ پہاڑی پٹھان اور جنگلی نکمے بلوچی اور کل قلعوں والے اور زمیندار ایکدوسرے کی دیکھا دیکھی خود مستقل ہو کر اطاعت شاہی اور فرمانبرداری میں داخل ہو گئے اور رعایا کے دلوں کی دلجوئی اور سینوں کی صفائی اور میل ملاپ میں اعلیٰ اعلیٰ کوششیں صرف کی گئیں۔ اور غیبی برکتوں کی امدادوں سے جو کچھ حق پسندوں کے سامنے روشن ہوتا تھا پوری پوری صورت میں ظاہر ہوا اور ان دنوں جبکہ صوبہ پنجاب فتحمند جھنڈوں کا قیامگاہ ہو گیا ہے۔ ہمارے حقیقی نظر رکھنے والے دلمیں پوشیدہ تھا کہ دربار معزز کے واقفکاروں میں سے ایک آدمی بھیجا جائے کہ اتنے ہی میں کئی لڑائیاں ہو گئیں کہ جن میں سے سب سے بڑا کام بدمعاش زبردست ٹولی کے شہر دلپذیر کشمیر کے باشندوں کا اور عام رعایا کا جھگڑا نا تھا از حد مضبوطی اور راستوں کی بندش اور پہاڑوں کی اونچائی اور پیڑوں کے جھنڈوں اور ٹیلوں اور گڑھوں کے بکثرت ہوتے ہوئے کہ جہاں سے بغیر سختی جھیلے خیالی فوجوں کا گزرنا دشوار تھا۔ خدائی امداد کے دستے کو مضبوط تھا مگر اور پاک اماموں کی پاک روحوں سے مدد لیکر کہ ان پر خدا کا اسلام اور رحمت خدا ہو) اچھے طریقے سے فوج شاہی کے گزرنے کا حکم دیا گیا کئی ہزار ماہر سنگتراش (سلاوٹ) ہر پڑاؤ پر آگے آگے چلتے تھے۔ اور سنگتراشی کرنے اور پیڑوں کو کاٹنے میں پوری مہارت ظاہر کر کے راستوں اور سڑکوں کے پھیلانے اور کشادہ کرنے میں کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ تھوڑے عرصے میں وہ کشمیر کا دلکش علاقہ فتح ہو گیا۔ اور عام رعیت نے شاہی منصفانہ جھنڈوں کے نیچے پناہ گیر ہوئی۔ اور چونکہ وہ عشرت آباد کشمیر (جس کے حسن پر تماشائیوں نے تعریف کی ہے) خدا کی نئی اور تازہ مہربانیوں سے ملا ہے۔ ہم نے بھی اس بہار نگری میں پہنچکر شکر پروردگار کے سجدے ادا کئے۔ اور تبت کے پہاڑی علاقہ تک کی سیر کر کے شہر پکلی اور دستور کے راستے سے۔

در نهایت صعوبت عبور نموده عرصهٔ کابل و غزنین مخیم عساکر اقبال شد و تنبیه افغانان
سباع سیرت و قطاع سریرت که در ولایت سواد بجور و تیراه و بنگش سنگ راه
متردّدان توران می بودند و تادیب بلوچان بدنهاد و دیگر صحرانشینان بهائم طبیعت
ثعالب خدیعت که خار راه مسافران ایران میشدند نیز بطریق استطراد روی داد و
اصل در توقف بعد از سنوح واقعهٔ ناگزیر حضرت شاه علیین مکان انار الله
برهانه عدم انضباط احوال ایران و هرج مرج آن دیار بود که بمقتضای سجابه
وقوع یافت درینولا که ایلچی خجسته پیغام رسید معلوم شد که آن اختلال روی در
بکمی نهاد بهر آئینه از استماع این خبر خاطر نگران رو باطمینان آورد و در باطن حقیقت تاسّف
میریخت که درین وقت بمحض پرسیدن شایان آئین مروت و فتوت نباشد درین هنگام
چنان پرسش بظهور رسد که هرگونه کمک و امداد که مطلوب باشد بوقوع آید لیکن
چون مهم قندهار در میان بود و میرزایان آنجا در لوازم معاونت و مخاصمت آن دودمان
عالی تکاسل و تقاعد مینمودند در مواقع حوادث و مکاره که محل استطلاع عیار جوهر
وفاق است قطعاً آثار یکجهتی و یگانگی بظهور نیاورده اند نیز بپاس رفع ماکمین صاحبان
ناز و نعم است توسل شایسته بتقدیم نمیرسانیدند محظور حواشی باطن بود که اولاً قندهار را
بکسان خود بسپاریم و میرزایان اگر نشئهٔ دولت روزافزون نداشته باشند و از ماجرای
سوالف ایام نادم گشته اعانت و خدمت آن جانشین نقادهٔ طیبین و طاهرین را ملتزم شوند
درینصورت افواج قاهره با ایشان بوده هرگونه امدادی که مرکوز خاطر آن قرة العین باشد
بجا آورند لیکن چون میرزایان از منتسبان این خاندان قدسی بودند بی آنکه استفسار
شود فرستادن جیوش منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشتبه بعدم ارتباط میشد ازین اراده
منصرف گشتند درین اثنا رستم میرزا ورود سعادت نموده صوبهٔ ملتان که بچندین مرتبه
زیاده از قندهار بود باختصاص یافت و مظفر حسین میرزا شمول عواطف در وابط با

(جو نہایت دشوار گزار راستہ ہے) اُترے۔ اور غزنی و کابل کا میدان اقبال مند فوج کا خیمہ گاہ بنا۔ اور درندوں جیسی حالت رکھنے والے اور ڈاکوؤں جیسی خصلت والے افغانوں کی [illegible] جو علاقہ [illegible] تیراہ و بنگش میں تورانی مسافروں کی رکاوٹ بنا کرتے تھے) اور بذات خود بلوچیوں اور [illegible] جیسے [illegible] اور چوپایوں کی سی طبیعت رکھنے والے جنگلیوں کی سزا بھی (جو ایرانی مسافروں کے راستے میں [illegible] کرتے تھے) ضمناً ہو گئی۔ (آمدیم برسر مطلب) اور خط و کتابت میں تاخیر کرنے کی [illegible] والد بزرگوار جنت نشان شاہ طہماسپ صفوی کے بے وقت مرنے کی خبر سے (خد [illegible]) کو رنجش کرنے، حالات ایران کا ٹھکانے پر نہ ہونا اور اس کی ملکی [illegible] واقع ہوئی۔ اس وقت جبکہ مبارک پیغام لانے والا ایلچی آیا تو معلوم ہوا [illegible] واقع ہو گئی) واقعی اس خبر کے سننے سے فکر مند دل کو تسلی ہو گئی۔ اور حقیقت کی بنیاد رکھنے والے [illegible] کہ ایسے کھاٹے کھچاؤ کے زمانے میں حال دریافت کرنا دوستی اور محبت کے قاعدے [illegible] نہیں ہے ایسے وقت میں اس طرح پوچھ گچھ کیجیے کہ جس قسم کی مدد اور سہارے کی ضرورت ہو [illegible] چونکہ قندھار کی لڑائی بیچ میں واقع ہو گئی تھی اور قندھاری مغل تم جیسے عالی خاندان [illegible] امداد و اعانت میں سستی و کاہلی کیا کرتے تھے۔ اور مصیبتوں اور دکھوں کے وقت (جو [illegible] پر سے کا وقت ہے) محبت و پیار کی نشانیاں بالکل ظاہر نہیں کی ہیں۔ اور ہماری بلند [illegible] عیش و آرام والوں کا دیس ہے) بخوبی رسائی پہنچ حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ [illegible] کہ پہلے تو اپنے آدمیوں میں سے کسی کو قندھار سپرد کر دیں۔ اور مغل اگر [illegible] اقبال کا [illegible] ہوں اور پہلی بیتی سے چھپ کر تم پاک بارہ اماموں کی قائم مقامی کی مدد و خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اس صورت میں زبردست فوج آپ کے ساتھ ہو گی۔ تم نورِ نظر کے جی [illegible] مدد کا خیال [illegible] بجا لائیں۔ چونکہ مغل اس خاندان مبارک کے متعلقین میں سے تھے۔ [illegible] کبھی عام تو تازہ نظر لوگوں کی آنکھ میں بل طلب نہ ہونے کا شبہ ڈالتا [illegible] کہ اسی عرصے میں رستم مرزا قندھاری جیسے آسودہ ہوئے اور [illegible] ہو (بقیہ

شنیده والده و پسر کلان خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن دارد و بعد از آمدن او
عساکر فیروزمند در قندهار بوده هرگونه امداد و مساعدت و نصرت بآسانی خواهد نمود و چون در
آئین سلطنت و کیش مروت اتفاق مروت بر اختلاف و صلح اصلح از حرب است علی الخصوص نیت
حق طویت ما که از مبادی انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاهب و
افتراق مشارب منظور نداشته و طبقات انام را عباد الله دانسته در انتظام احوال
عموم خلایق کوشش نموده ایم و برکات این نیت علیا که مقتضای طینت عظمی مرةً بعد اخری
مشاهده و ملحوظ گشته در نیولا که ممالک پنجاب مخیم عساکر عز و جلال گشت مکرر عازم جازم
شده بود که انتهاض الویه عالیه بجانب ماوراء النهر که ملک موروثی است اتفاق افتد تا هم آن
بلاد در تصرف اولیای دولت درآید و هم معاونت خاندان نبوت بطرز دلخواه سمت ظهور
یابد درین اثنا متواتر و متوالی ابهت پناه و شوکت و ایالت دستگاه عبدالله خان والی
توران مکاتبات محبت طراز که متذکر قرابت سابق و ممهد محبت لاحق باشد بوساطت
ایلچیان کاردان فرستاده محرک سلسله صلح و صلاح و موسس مبانی وداد و وفاق
گشت چون در جنگ زدن باکسی که در صلح زند در ناموس اکبر شریعت غرّا
و قسطاس اعظم عقل بینا ناپسندیده و ناسنجیده است خاطر ازین اندیشه
باز آورده شد و عزیمت تا آنکه هنوز از واردان آنصوب اخبار تدارک اختلال ایران و
ایرانیان که موجب اطمینان تمام گردد شنوده نمی شود و قرارداد خاطر دولت اساس
آن صفوت نژاد انکشاف صریح نمی یابد مأمول آنکه خاطر مهر گزین ما را متوجه هرگونه مطلب
و مقصد خود دانسته و طریق و آئین مراسلات را مسلوک داشته حقائق احوال یومیه
را ابلاغ نمایند و امروز که ایران زمین از دانایان کاردیده و عاقبت بین بسیار کم
شده است آن نقاوهٔ اصلاب کرام را در انتظام ملک و التیام احوال جمهور انام جهد
بلیغ نموده در هر کاری مراتب حزم و مآل اندیشی بکار باید برد و بتسویلات

اپنی ماں اور بڑے بیٹے کو یہاں بھیجکر (ہمارے دربار میں) آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اسکے آنے پر قندھار میں ہوں گی جو آسانی سے ہر قسم کی مدد و اعانت دیسکیں گی اور چونکہ سلطنت کے قاعدے میں دوستانہ طریقے میں میل ملاپ بھیوٹ سے بڑھکر اور صفائی بہ نسبت لڑائی کے زیادہ موزوں ہے خاصکر ہماری راستی پسند جو نور عقل کے پھیلنے کے وقت سے لیکر اب تک ہمیشہ مذہبی اختلافات اور ملکی پھیوٹ کو نظر انداز کرکے اور دنیاوی گروہوں کو اللہ کے بندے سمجھکر عام مخلوقات کے حالات کی درستی میں کوشش کرتے رہے ہیں اور اعلیٰ نیت کی برکتیں ہماری بلند سلطنت کے مطابق یکے بعد دیگرے ملاحظہ کیگئیں اور دیکھی گئی ہیں اسوقت میں جبکہ پنجاب ملک عزت و بندگی والی فوجوں کے خیمہ گاہ بن گئے۔ کئی بار مستقل ارادہ کیا گیا تھا کہ دراء النہر کیطرف (جو ہمارا موروثی ملک ہے شاہی سواری کے جھنڈوں کو کوچ کا موقع ملے تاکہ وہ شہنشاہی حاکموں کے قبضہ میں آجائیں اور خاندان رسول کی اولاد بھی دل پسند صورت میں ظاہر ہو اسی زمانہ میں دبدبہ کے پناہ دینے والے شان و شوکت اور سرداری پر قابو رکھنے والے عبداللہ خاں حاکم توران نے محبت والے خطوط (جو سابقہ رشتہ داری کو یاد دلانیوالے اور موجودہ محبت کے بڑھانے والے ہوں) تجربہ کار ایلچیوں کے ہاتھ بھیجکر صفائی اور درستی کی زنجیر کو ہلانے والا اور محبت و پیار کی بنیادوں کو جمانے والا ہوا۔ چونکہ اس شخص سے لڑائی کا دروازہ کھٹکھٹانا جو صلح کے دروازے کو حرکت دے روشن مذہب اسلام کے بڑے احکامات میں اور عقل منور کی بڑی ترازو میں ناپسند اور ناموزوں ہے۔ اس طرف سے دھیان ہٹا لیا گیا۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ابھی تک اسطرف کے آنے جانے والوں سے ایران اور ایران والوں کے فساد کے دور ہونے کی خبریں جو پوری تسلی کا سبب ہوں نہیں سنی جاتی ہیں۔ اور تم شریف خاندان باقبال کا دلی ارادہ کھلم کھلا ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ امید کیجاتی ہے کہ ہمارے محبت کرنے والے دل کو اپنے ہر قسم کے مطلب و مقصد کی طرف متوجہ سمجھکر اور خط و کتابت کے سلسلے کو جاری رکھکر روزانہ حالات کی حقیقت پہنچاتے رہیں۔ اور اس زمانہ میں جبکہ ملک ایران تجربہ کار اور عاقبت اندیش سیانوں سے بہت خالی ہوگیا ہے تم شریف خاندانوں کے خلاصہ کو ملکی انتظام اور ملک کے حالات کی درستی میں بڑی کوشش کرنی چاہیے۔ اور ہر ایک کام میں دور اندیشی اور انجام بینی کے پہلوؤں کو کام میں لانا چاہیے۔

ارباب [illegible] [illegible] آن بیان مفسد خاطر خود را مشوش نساخت و بجرد باری اغماض
نظر از زلات [illegible] ملازمان موروثی و بندگان جدید [illegible] شیمه کریم خود نموده
ارباب [illegible] [illegible] آورد اصحاب نفاق را هنوز [illegible] باقی [illegible]
[illegible] [illegible] آدمی و هدم بنیان [illegible] احتیاط تمام بتقدیم رسانید
[illegible] [illegible] سازی دشمنان خودکام [illegible] قریب دور شده خونابه
[illegible] [illegible] [illegible] دوست نما لباس عقیدت پوشیده در تخریب
اساس دولت [illegible] [illegible] ضمائر این مردم توجه موفور مبذول باید
داشت و [illegible] [illegible] نشان فائبه را بمرحمات الهی معاضد و معاون
[illegible] [illegible] [illegible] بجمیع ودائع و خزائن ایزدی اند بنظر اشفاق
[illegible] [illegible] [illegible] کوشش فرمود و رحمت عامه الهی اشتمال حال
جمیع [illegible] [illegible] [illegible] هرچه تمامتر خود را بگلشن همیشه بهار صلح کل درآورده
همواره [illegible] [illegible] دولت افزای خود باید داشت که ایزد توانا بر طبایع مختلف
[illegible] [illegible] [illegible] گشوده [illegible] [illegible] همت والای سلاطین که
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آفرین نگردد
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جمهور عالم آورده است [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] که [illegible] [illegible] دیده و دانسته
[illegible] [illegible] [illegible] باقی و مستدام هست [illegible] [illegible] حال
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خود [illegible] شده [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] و [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] شورش و سرزنش و در فراخی حوصله در [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] و [illegible] عمر و دولت پرده‌گشا [illegible] از نتایج این شیمه

اور بیری دشمنی لوگوں کے فریب دغا اور فسادی باتوں کے جھوٹ پر آپ جی کو پریشان نہ کرنا چاہیے اور
نئے نوکروں اور پرانے ملازموں کی غلطیوں سے چشم پوشی اور سہار کرنے کو اپنی عادت بنا کر محبت و پیار کرنیوالوں
کو جمع کرنا چاہیے اور مہربانی کی روشنی سے منافقوں اور بیریوں کی سیاہی کو صاف کر دینا چاہیے اور فتنہ
کے قتل کرنے اور خدائی بنیاد کے گرانے میں پوری پوری احتیاط کرنی چاہیے۔ کیونکہ بہت سے جانی دوست
خود غرض دشمنوں کی مکاری پر شاہی نزدیکی کے فرش سے دور ہو کر موت کا کچھ لہو پیتے رہتے ہیں اور بہت سے
دوستی جتانیوالے دشمن اعتقاد کا لباس پہنکر شاہی نیو کے گرانیمیں کوشش کرتے رہتے ہیں (اس فقرہ
میں ماضی قریب بمعنی استمرار ہے) اس قسم کے لوگوں کے دلوں اور بھیدوں کی نگرانی میں زیادہ دھیان دینا
چاہیے اور اس مٹنے والی دنیا کے مانگے تانگے دھن دولت کو خدائی مرضیوں میں مددگار و معاون بنانا چاہیے
اور انسانی جماعتوں کو جو خدائی گنجے اور عجیب و غریب امانتیں ہیں پیار کی نظر سے دیکھکر دلوں کی دلجوئی میں
کوشش کرنی چاہیے۔ اور خدا کی عام مہربانی کو سارے مذہبوں اور دھرموں پر شامل حال جان کر پوری
پوری کوشش سے اپنے کو صلح کل کے پر بہار گلشن میں لا کر ہمیشہ ذاتی (آفتاب ترقی اقبال کے) مقاصد [illegible]
نظر رکھنا چاہیے کیونکہ خدا تعالی طرح طرح کے مذہب والوں اور جدی جدی حالت والوں پر بخشش
کا دروازہ کھول کر مہربانی کرتا ہے۔ اس لئے بادشاہوں کی بلند ہمت کیلئے (جو سایہ خدا ہیں) ضروری
ہے کہ اس روش کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ کیونکہ دنیا کا آفریدگار شاہوں کے بلند طبقے کو دنیاوی انتظام اور
رعایا کے چوکیداری کے لئے (دنیا) میں لایا ہے تاکہ جماعت مخلوق کی عزت و آبرو کی حفاظت کریں اور انسان
دنیاوی کام کاج [illegible] (جو گزرنیوالی ہے) جان بوجھکر غلطی نہیں کرتا تو مذہب و ملت کے بارے میں (جو
باقی رہنے والا ہے) کس طرح سے سستی کرے۔ اس صورت میں ہر مذہبی گروہ کی حالت دو پہلوؤں سے
خالی نہیں ہے۔ یا تو سچائی اسکی طرف ہے۔ ایسی حالت میں منصف ہدایت پانیوالے لوگ پیروی کرینگے سو فیصد
[illegible] اور اگر خاص مذہب کے اختیار کرنے میں غلطی یا بھول چوک ہو گئی ہے اور جہالت کا راستہ لے رہا ہے تو رحم
اور مہربانی کرنیکا موقع ہے نہ کہ پیچ دیکار اور ملامت [illegible] بہت بڑا نہیں کوشش کرنی چاہیے۔
کہ جسکی برکتوں سے دنیا و آخرت کی کشادگی اور عمر و دولت کی ترقی ظاہر ہیولی ہے اور [illegible] اقبالمند [illegible] نہیں ہے۔

دولت افزا آنست که در هنگام کم فرصتی و استیلای قوت غضبی دوستان باشتباه دشمنان
پایمال نشوند و دشمنان دوست نما را روائی مکر و فریب نماند و در پاس قول بر مسند سعی
باید نشست که ستون بنیان فرمان روائیست و تحمل و بردباری را مصاحب دائمی خود
گردانید که اساس دولت پایدار در ضمن این منظوییست بر ضمیر دلپذیر مخفی نماند که از اراده
چنان بود که یکی از مختصان حریم عزت را مصحوب یادگار سلطان فرستاده شود تا اوضاع
ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس رساند درین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از شوره بختان
بغی و طغیان ورزیدند تا تنبیه مفسدی از ملتزمان رکاب سعادت اعتصام در شکارگاه
بودیم که این خبر رسید با شاره ملهم اقبال خود بطریق یلغار بآن ناحیت روان شدیم هنوز
رایات معظم ... به کشمیر نرسیده بود که بهادران نصرت منش که بحسب ضرورت همراه این
فرقه طاغیه کرد ... ... سر آن سرمایه فساد را بدرگاه والا آوردند چون این
ممالک بمیامن برکات قدوم عالی مهبط امن و امان گشت معاودت فرموده بدار الملک
لاهور نزول اجلال شد درین هنگام حاکم سیوستان و ٹھٹھه و نواحی سنده که سر راه
ایران ست با لشکر نصرت قرین از سخت بختی و سرگشتگی در پیکار بود و راه عراق مسدود فرستادن
ایلچی در توقف افتاد و اکنون که خاطر اقدس از همه امور فراغ یافت و سیوستان و ٹھٹھه در سلک
ممالک محروسه در آمد و مرزا جانی بیگ حاکم آنجا بآستان بوسی استسعاد یافت چون نقوش
ندامت گذشته و حروف عقیدت آینده از لوح پیشانی او ظاهر بود آن ملک بجنگ گرفته
را باز با و مرحمت فرمودیم و راه عراق و خراسان نزدیک تر و ایمن تر از سابق پدید آمد
مشار الیه را رخصت فرمودیم و سلالة الکرام مخلص معتمد ضیاء الملک را فرستادیم و
چندی از معتقدات تحبت اساس و کلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت
که در وحدت سرای خلوت ابلاغ نماید و نیز حقیقت احوال ایران را از قرار واقع فهمیده
معروض دارد و چون بعضی از مقدمات ... ... تحویل خواجه ابو ناصر فرستاده شد که تفصیل علیحده بگذراند

کہ کم فرصتی کے وقت اور قوت عضبی کے چھا جانے سے دوست دشمنوں کے شر سے ربادنہ ہو جائیں، اور دوست نما دشمنوں کو مکر و فریب کے پھیلانے کی سکت نہ رہے اور اپنی بات کی پاسداری میں کوشش ڈالی گدی پر بیٹھنا چاہئے (کیونکہ بات کی پچ کرنا) حکومت کی نیو کا کھمبا ہے اور سہار و برداشت کو دائمی ہمنشین بنانا چاہئے کہ دولت کی پائدار بنیاد اس کے اندر پٹی ہوئی ہے۔ دلپذیر دلپر پوشیدہ نہ رہے کہ ارادہ یہ تھا کہ ہمارے معزز دربار کے کسی خاص شخص کو یادگار سلطان کے ہمراہ بھیجا جائے جو ایران کی پوری حالت دیکھکر ہمارے گوشگزار کرے۔ ہم اسی خیال میں تھے کہ صوبۂ کشمیر میں ایک کم نصیب جماعت نے فساد و سرکشی اختیار کی اور ہم تن تنہا صرف رکاب کے چند آدمیوں کے ہمراہ شکار میں تھے کہ یہ خبر پہنچی۔ اقبال کے فرشتے کے اشارے سے خود ڈبل مارچ کرکے اس علاقہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی شاہی سواری کشمیر نہ پہنچی تھی کہ یہ فتحمند بہادر جو مصلحتاً اس باغی گروہ کے ساتھ ہو گئے تھے موقعہ پاکر خاص فساد کے بانی کا سر کاٹ کر دربار شاہی میں لے آئے۔ جب یہ ملک ہمارے قدموں کی برکتوں سے امن و امان کی قیام گاہ بنگیا۔ اس موقعہ پر سیوستان ٹھٹھا در علاقہ سندھ کا حاکم (جو ایران کے سرے پر واقع ہے) قسمت پلٹ جانے سے ہماری فتحمند فوج سے لڑ رہا تھا اور اس جھگڑے کی وجہ سے عراق کا راستہ بند تھا۔ ایلچی کی روانگی میں دیر ہو گئی۔ اس وقت جبکہ شاہی دل سارے کاموں سے فارغ ہو گیا اور سیوستان و ٹھٹھہ شاہی ملکوں میں داخل ہو گئے اور وہاں کے حاکم مرزا جانی بیگ نے ہماری آستان بوسی سے عزت حاصل کی۔ چونکہ گزشتہ حالات کے لئے شرمندہ صورت بنکر آئندہ کیلئے اعتقاد کی باتیں اس کی پیشانی کی تختی سے ظاہر ہوتی تھیں۔ اس لئے وہ لڑ بھڑ کر فتح کیا ہوا ملک پھر اسی کو بخشدیا اور عراق و خراسان کا راستہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ محفوظ اور قریب کا نکل آیا۔ یادگار سلطان کو رخصت کر دیا گیا۔ اور بزرگوں سے سلسلہ نسب رکھنے والے دوستدار قابل اعتبار شخص ضیاء الملک کو بھیجا۔ اور بہت سی پیار و محبت والی باتیں اور خیریت حاصل کرنے والے کلمے اس کی زبان کے سپرد کر دیئے گئے (پوشیدہ طور سے بتا دیئے گئے) تاکہ تنہائی کے موقع پر عرض کر دے اور ایران کی اصلی حالت کو بخوبی سمجھ کر بیان کرے۔ اس شہر کی تھوڑی سی سوغات خواجہ ابوالنصر کی ذمہ داری میں بھیجی گئی ہے۔ کہ سب کو جدا جدا پیش کرے۔

درحالی آنکه این دو خانه را خانهٔ خود دانسته برخلاف ایام گذشته سلوک نمایند و ارسال
رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجالست معنوی ست همواره از شمائل یکجهتی و یگانگی
شمارند حق سبحانه و تعالی آن نقادهٔ خاندان اصطفا و ارتضا و خلاصهٔ دودمان اجتبا و اعتلا
را از مکاره و مکائد آخر الزمان محفوظ و مصئون داشته بتائیدات غیب الغیب مؤید و مشید داراد
نامهٔ حضرت شاهنشاهی بوالی ولایت کاشغر ایزد جهان آرای را ستایش
و آفرین که نزهتگاه عالم را به فروغ آگهی مردم پذیرای نور گردانید و این شگرف
انجمن را بلوامع داد و دهش فرمانروایان والاشکوه آسودگی کرامت فرمود آگاه
دلان بیدار بخت آن توانند بود که شناسای نعمت بخششهای الهی شده و سجود نیایش
بدرگاه دادار بی همال نمایند و به گزیدگی اندیشه و سنجیدگی کردار سپاس گذاری را اساس
نهند و مبرا از کاستی های شایسته آنکه چراغ قدردانی افروخته باندازهٔ آن دوستی و خیر
سگالی بجا آورند بنابرآن چشم داشت از آن نقادهٔ دودمان عز و علا و عمدهٔ خاندان مجد
اعتلا آن است که نظر بر وفور عنایت ایزدی که در بارهٔ این نیازمند عتبهٔ کبریاست و
سلاطین روزگار را در رنگ نشینان زمان سلسله جنبان مصادقت و یکجهتی شده همواره
بارسال رسل و رسائل بهجت پیرای خاطر مقدس میگردند آن گوهر اکلیل سعادت با وجود
چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت کشاده چهره آرای خوب کرداری شوند
خصوصاً که گلستان همیشه بهار کشمیر در حوزهٔ تصرف اولیای دولت قاهره در آمده
و قرب مسافت دست داده باشد راه صفوتکدهٔ محبت و یگانگی کشوده از نفائس
هندوستان که مجمع هفت اقلیم ست هرچه خواهش باشد بجا بازخواسته اعلام نمایند و ما را مستظهار
سترگ دانسته چو بهار بخشندی را سیراب سازند درین هنگام که عزیمت دلپذیر کشمیر بود در رایات
گیتی کشا شده خان مبارز اقدس رسانیدند که در پیش زمان سعادت منشی و هوشمندی
بشاه محمد ابراهیم رسالت فرستاده بودند باعث مزید عاطفت ضمیر آسمان پیوند شده درینولا

یہ امید کیجاتی ہے کہ ہمارے گھر کو اپنا ہی گھر تصور کر کے گذشتہ زمانے کے برخلاف سلوک کریں اور خط کتابت کی روانگی کو جو روحانی مقامات اور باطنی ہمنشینی کے برابر ہے ہمیشہ یگانگت اور ایکے کی صورتوں میں شمار کریں۔ پاک و بلند خدا تم پسندیدہ اور برگزیدہ خاندان کے خلاصے کو اور بلندی و بڑائی کے خاص گھرانے والے کو دنیا بھر کی تکلیفوں اور فریبوں سے بچا کر غیبی امدادوں پر تائید یافتہ اور مضبوط و پائیدار رکھے۔

اکبری خط ولایت کاشغر کے حاکم کے نام سے

اس جگت کے سنوارنے والے پروردگار کی ثنا اور اچھائی (بیان کرنی چاہیے) جس نے کہ دنیاوی سیرگاہ کو انسانی واقفیت (یا عقل) کی ترقی کے لیے روشنی قبول کرنے والا بنا دیا اور اس آئینی انجمن کو دنیا کے منتشر شدہ تمامیوں کے انصاف کی روشنیوں سے آرام بخشا جو کوئی شخص خدا کی اعلیٰ اور مفید بخششوں کا پھیلانے والا بنیگا۔ وہ ہمیشہ دور رہیں سے بہت قبول ہو سکے گا۔ اور یہ شکل خدائی درگاہ میں عاجزانہ مرتبہ کر کے دعائیں اور پسندیدہ خیالات اور عمدہ کاروبار کے شکریہ (ادا کرنے کی) بنیاد ڈالیں اور عمدہ کام کاج میں سے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قدردانی کا چراغ جلا کر اس کے موافق دوستی اور خیر خواہی بجا لائیں اس لئے تم بزرگی اور برتری کی قوت اور بڑائی و بلندی کے گھرانے کے خلاصے سے یہ امید کیجاتی ہے کہ خدا کی بہت ساری عنایت کو دیکھ کر (جو ہم جیسے آستانہ خدا کے نیازمند و شکر گذار بندے اور جہان فیض کے بادشاہ اور دنیا بھر کے شہنشاہ) اتفاق و دوستی کی زنجیر کو ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں … کر خوشنود کرنے والے ہوتے ہیں۔ تم تاج اقبال کے موتی لے تعلقات کے ہوتے ہوئے … (زمانہ) … آراستہ کرنے والے … کشمیر … ملکوں کے تقسیم میں آگیا ہوا اور اس کا راستہ مل گیا … کھول کر ہندوستان کی نفیس سامان جو ساتوں ولایتوں کا مجموعہ ہے … اور تم کو اپنا اچھا مددگار تصور فرما کر تابعداری کی مہر کو … جب کہ کشمیر … میدان دنیا کے نقش … کا تمام ہوا

از حوادث زده از راه حجاز بدرگاه مقدس آمد نوازش کرده روانه فرمودیم تا جلائل مکارم
و جزائل عاطفت ما دلنشین آن قرة العین سلطنت گرداند دیگر چنان به پیشگاه باطن قدسی
پیوند میرسد که یکی از ظرفدانان محفل همایون را بایلچی گری ختا خصت فرمائیم آنچه مصلحت دید
آن ودیعه دودمان اجلال باشد بموقف ابلاغ رسانند و از آنجا که وقوف بر احوال زمانیان
شمع افروز دیده دریست همواره جویای سوانح اقالیم بوده از آن نسخه دانش افزا دوستان
میخواهیم مدتی ست که از ختا خبر منقح درمیان نیست آنچه از اوضاع آن ناحیه معلوم شده
باشد به تفصیل رقمزده کلک اختصاص گرداند فرمانروائی کیست و بکه آویزش دارد
در روش پاسبانی و معدلت پژوهی بر چه حال ست و از دانایان حکمت اندوز
تجربه کار و جستجویان نفس ذوفنون که امروز در آن ولایت بزم افاضت گرم دارند
چه کسانند و بر چه کیش اندواز نادره کاران هنرپیه در صنعتهائے غرابت بخش کدام
غازیه شهرت بروے دارد و بجهت آنکه برخی از سخنان دل آویز را زبانی نیز
گزارش نماید معتمد الخواص ابراهیم را فرستادیم و فتنا حاکه از بازرگانان جهان نوردست
و بایں عتبه اقبال بازگشت وارد اراده سیر ختاے کند زیاده چه نویسد والسلام
نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای کرام مکه معظمه منوره صانهما الله
تعالی عن ذمائم الانفس والآفاق الحمد لله وکفی وسلام علی المجتبی المصطفی و
علی عباده الذین اصطفی سیما علی معشر الشرفاء الحنفاء چون همگی توجه اشرف اقدس
مصروف بر آنست که طوائف انام از خواص و عوام و کافهٔ برایا و سائر رعایا که ودایع
بدائع حضرت منعم اند جلت نعماده مرفه الحال و منشرح البال بوده در ادای مراسم عبادات
و لوازم طاعت مواظبت نمایند و بوجه من الوجوه دست تسلط و تعدی ابنای روزگار بحال
خلق الله خصوصاً عجزه و فقرا دراز نگردد و خلائق بقدر میسور بوسیلهٔ جمیله از موائد نعم
وافره که بعنایت الهی تقسیم آن مفوض بما شده محظوظ و متلذذ باشند سیما سکان

اس وقت جب آپ کا ایلچی (لیڈروں کے ہاتھ سے لڑکر) مصیبت کا مارا حجاز سے ہوتا ہوا درگاہ والا میں آیا اس پر مہربانی کر کے واپس کر دیا۔ کہ ہماری بڑی زبردست مہربانیاں اور اعلیٰ اعلیٰ نیکیاں تم نورچشم سلطنت کے دلنشین کر دے اور ولی پاک پیشگاہ میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے دربار مبارک کے کسی واقفکار کو شہر ختا میں ایلچی بنا کر روانہ کروں۔ تم عالی خاندان والے نوجوان کی جو کچھ اس بارے میں رائے ہو اس سے مطلع کر دو۔ اور چونکہ دنیا داروں کے حال سے خبردار ہونا ہوشیاری اور بینائی کو ترقی دیتا ہے ہمیشہ روئے زمین کے ملکوں کے حالات سے خبردار ہو کہ تم جو زیادہ عقل والی کتاب کے مانند ہو اس سے ایک داستان سننی چاہتا ہوں۔ مدت ہو چکی کہ شہر ختا کے اصلی حالات معلوم نہیں ہوئے۔ جو کچھ اس علاقہ کے رنگ ڈھنگ سے پتہ چلا ہو وہ واقعات قلم خاص سے لکھکر بھیجیں کہ کون حاکم ہے اور کس سے لڑنا پڑتا ہے۔ اور نگرانی و انصاف کس رنگ پر ہے۔ اور سیانے ... رتے سمجھدار فریبی نفس سے لڑنے اور مقابلہ کرنے والے (جو آج ملک ختا میں فیض پہنچانے کی محفل کو روشن رکھتے ہیں) کون لوگ ہیں اور کس مذہب کے پیرو ہیں۔ اور ہنرمند کاریگروں میں سے اور عجیب و غریب دستکاریوں میں کون آدمی شہرت کے چہرے پر پوڈر ملے ہوئے ہے اور اس لئے تاکہ تھوڑی سی دل پسند باتیں زبانی بھی عرض کرے۔ اپنے خاص معتمد ابراہیم نامی کو بھیجدیا ہے۔ اور قناع نامی جو سیاح سوداگروں میں سے ہے۔ اور ہر چیز کو ہمارے دربار میں لوٹ آتا ہے۔ شہر ختا کی سیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بس اب سوائے سلام کے اور کیا لکھوں۔

اکبری شاہی فرمان شہر مکہ معظمہ کے بزرگ شرفا کے نام

جس کو خدا تعالیٰ روحانی و جسمانی برائیوں سے بچائے رکھے

ساری تعریف خدا کیلئے موزوں ہے۔ اور وہی خدا ہم کو کافی ہے۔ اور پاک و پسندیدہ رسولؐ پر سلام ہو اور بالخصوص لیسے بندوں پر جو مقبول خدا ہیں۔ خاصکر سرداران کے پاک گروہ پر سلام پہنچے۔ چونکہ ہماری پاک اور بزرگ توجہ اس امر پر مصروف ہے کہ رعایا کے گروہ چاہے خاص ہوں یا عام اور عام پبلک اور کل جہاں جو نعمت دینے والے خدا کی عجیب و غریب امانتیں ہیں۔ اس کی نعمتیں بہت بڑی ہیں

آن خیر البلاد و متوطنان آن احسن البقاع علی الخصوص زمرهٔ منتسبان خاصه آن موقف شقها
که محل ورود جنود ملائک و غایت مقصد و مقصود و همه منتسبان متکئین فیها علی الارائک
است مشمول انواع عواطف ما باشند بنا بر علی هذا قرار یافته که هر سال یکی از ملازمان درگاه
خلائق پناه را که بمزید حسن ظن متصف بوده باشد میر حاج ساخته ادرارات و انعامات از
نقود و اجناس بقدر تفاوت درجات و تناسب طبقات میفرستاده باشیم چون در سنه
تسع و ثمانین و تسعمائه بعضی نمک حرامان قدم از جادهٔ اطاعت بیرون نهاده طریق بغی پیموده
بودند و باعث تفرقه خاطر عباد الله گشته بنا بر آن بجهت دفع و قمع فتنه باغیه و تخلیص عجزه
از مکائد اشرار متوجه تسویه ممالک پنجاب و کابل شده بودیم و بتائیدات الهی و توفیقات
نامتناهی با عساکر بیار و اقبال بشتاب تا کابل پیروزی شد و روزی چند کابل مخیم سرادقات
عز و جلال گشت الحمد لله که تأدیب و تنبیه مخالفان باحسن طریق کرده شد و هر کس هر جا که
بخبث باطن و قبح سریرت خود خیال فتنه کرده بود بحکم عدم رویت مجدد دائماً مقتضای
مراحم ذاتیه و مراسم جبلیه عفو جرائم محمد حکیم میرزا نموده کابل را باو عنایت فرمودیم بشرطیکه در
احیای مراسم شریعت غرا مساعی جمیله نماید و در ترفیه احوال عباد الله نهایت جد و جهد بجا آورد
و از آنجا مراجعت فرموده دار الخلافة العالیه مستقر رایات ظفر آیات شد بواسطه کدورت
و شامت این طائفهٔ باغیه در سال مذکور از ارسال خیرات و مبرات حرمان دست داد امید که
من بعد قضای آن نیز نشود و دیگر مصحوب شیخ عبد النبی و مخدوم الملک و حکیم الملک جداجدا اسوا
مبلغی که در طومار مرقوم شده بود که بشرفای عظام و قضات کرام و بعضی مصارف شریفه دیگر
بی مشارکت احدی با شرو الکتمان رسانند باید که تفصیل آن مبلغ بکیفیتی که مشار الیهم رسانیده
باشند بمهر شرفا و قضات نویسانیده فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی
از اشیای غریبه و نفیسه که در نظر آید بمبلغ وافی که مبلغ معهود در اشتراء آن کرده اتباع
خواهند نمود بنا بر آن تعیین آن مبلغ نشده دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار فجار

خاصکر خانہ خدا کے باشندے اور مکہ مدینے کے رہنے والے اور بالخصوص اس پاک مقام سے تعلق
رکھنے والوں کی جماعت (کیونکہ وہ کعبہ فرشتوں کی فوجوں کے اترنیکا مقام ہے اور وہ لوگ جو بہشت
میں چھپر کھٹوں پر تکیہ لگاکر صدا میں بیٹھنے والے ہیں۔ ان کا آخری مقصد و مطلب ہے) ہماری مہربانیوں
اور بخششوں میں شامل رہیں۔ اسی لئے یہ قرار پایا ہے کہ ہر برس درباری نوکروں میں کوئی جو نیک
اچھے گمان سے موصوف ہو۔ حاجیوں کا سردار بناکر روانہ کیا جائے اور وظیفے خواہ نقدی ہو یا اسباب ہر ایک شخص
کے درجہ کے بموجب اور جماعتوں کا لحاظ کرکے بھیجتے رہیں۔ چونکہ ۹۸۹ھ میں بعضے نمک حراموں نے اطاعت
کے راستے سے قدم باہر نکال کر بغاوت کا راستہ اختیار کیا تھا اور بندگان خدا کی دلی بےچینی کا سبب ہوگئے
تھے۔ اس بنا پر شریروں کی مکاریوں سے غریبوں کو چھڑانے اور باغی گروہ کو رفع دفع کرنے کیلئے صوبہ
پنجاب و کابل کے ملکوں کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ خدائی امدادوں اور بے انتہا عنایتوں سے بہت سارے
لشکر کے ساتھ اور از حد اقبال کے ساتھ کابل تک کی سیر کیگئی اور کابل چند روز تک عزت و بزرگی کے پردوں
کی خیمہ گاہ رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ دشمنوں کو بخوبی سزا دی گئی۔ اور تنبیہ کی گئی۔ اور جس کسی نے جہاں
کہیں اندرونی برائی اور اپنی طبیعت کی بدی سے فساد برپا کرنے کا خیال کیا تھا وہ نیست و نابود کردیا
گیا۔ از سرنو ذاتی مہربانیوں کی وجہ سے اور پیدائشی قاعدوں کی بنا پر محمد حکیم مرزا کی خطائیں بخشکر کابل اسی کو
دیدیا گیا بشرطیکہ روشن مذہب اسلام کے طریقوں کو (جو مروت کی مثال ہیں) زندہ کرنے میں بہ خوبی
کوششیں کرے۔ اور رعایا کی خوش حالی میں بہت محنت و مشقت اٹھائے۔ شاہی سواری وہاں سے
لوٹی اور دار الخلافہ فتحپور میں چند روز کا قیام کرنا ہوگیا۔ اس گروہ باغی کی خوشنودی اور سختی کے خیال سے اس
سال وظیفوں اور خیرات کے روانہ کرنے میں ناکامیابی حاصل ہوئی۔ امید ہے کہ آئندہ یہ سلسلہ بند نہ ہوگا
اور دوسرے یہ کہ شیخ عبد النبی اور مخدوم الملک اور حکیم الملک ہر ایک کے روپے کی تشریح (اس رقم کے
علاوہ جو رجسٹر میں لکھدی گئی تھی کہ اس کو بڑے سادات اور بزرگ قاضیوں کے پاس اور بعضے اور اعلیٰ
اخراجات میں کسی دوسرے کو شریک کئے بغیر خفیہ اور پوشیدہ صورت سے پہنچا دیں) ان صاحبان نے
پہنچایا ہوگا۔ قاضیوں کی اور شرفائے مکے کی مہریں لگواکر بھیج دینی چاہئیں۔ تاکہ اس کو دیکھ لیا جائے۔ (بقیہ)

بنسبت فضائل مآب کمالات اکتساب شیخ معین الدین محمد هاشمی شیرازی بمقتضای بغض
وعداوت وحسد تهمتی کرده در مقام ایذاء واهانت مشار الیه شده بودند ودران اثنا مذکور
نموده بودند که در رساله که بنام نامی ما موشح ساخته فرستاده بود بعضی سخنان که موافق
شریعت اطهر وموافق ملت اطهر نبوده مندرج بود مخفی ومحتجب نباشد که آن محض افتراء
بهتان وعین کذب وطغیان بود. نعوذ بالله من شرور انفسهم اصلاً وقطعاً از مشار الیه
امری وحرفی که مخالف معقول ومنقول بوده باشد بسمع اشرف اقدس نرسیده واز ان
باز که بعتبه بوسی مشرف شده بغیر از صلاح وتقوی واتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله
علیه وآله وسلم امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شریره فجره وحسده ومرده را تنبیه
وتادیب نمایند ومشار الیه را از دست ظلم وستم اهل فتنه وفساد نجات بخشند وعجب از بعضی
ناقصان که این افتراهای صریح که بله وصبیان تصدیق نه نمایند اصغا نموده در
صدد آزار این نوع مردم می شوند باید که امثال این مردم را از ان
امکنه شریفه بیرون آورده راه ندهند وخاطر اشرف ما را متوجه انتظام
احوال ستوده مآل خود دانسته در آن بقعه قدسیه با دعیه ماثوره اشتغال
نموده هنگام ملاقات حقائق احوال وسوانح ایام را منوشته باشند که هر آینه
باعث مزید توجه عالی خواهد بوده والسلام مفاوضه حضرت شاهنشاهی بدانایان
فرنگ سپاس بیقیاس نثار بارگاه بادشاه حقیقی که مملکتش مصون از صدمه زوال است
وسلطنتش مامون از لطمه انتقال فضای بدیع تمامی زمین وآسمان گوشه ایست
از انقطاع ابداع او وبیدای ناپیدائی لامکان قطعه ایست از جهان اختراع او مدبری
که انتظام عالم ونظام بنی آدم بدستیاری عقل بادشاهان عدالت پیشه وپاکمردی عدل
شهریاران نصفت اندیشه منوط ومربوط ساخته مقدری که مرابطه محبت وضابطه مودت
طنطنه ائتلاف والتیام ودبدبه امتزاج واستیناس در افراد کائنات وانواع مکونات

کہ بعضے بدکار شریر بزرگیوں کے پناہ دینے والے کمالات حاصل کرنے والے شیخ معین الدین محمد ہاشمی شیرازی پر دشمنی و بیر کی وجہ سے الزام لگا کر انکی حقارت و ذلت کے درپے ہوئے تھے اور اسوقت بیان کیا تھا کہ مولانا نے اس رسالے میں جو ہمارے نام پر آراستہ کر کے بھیجا تھا) بعض ایسی باتیں جو پاک شریعت کے موافق اور روشن مذہب اسلام کے بموجب نہ تھیں لکھی تھیں۔ تم پر پوشیدہ اور پنہاں نہ رہے کہ وہ بالکل دھوکا اور فریب اور سفید جھوٹ ہی نہ تھا۔ بلکہ اسلامی سرکشی تھی۔ خدا ان دھوکے بازوں کی ذاتی شرارتوں سے بچائے رکھے۔ بالکل صاف اور قطعی طور سے معلوم ہو جانا چاہئے کہ مولانا کی کوئی بات جو عقل و مذہب کے خلاف ہو ہمارے کانوں تک نہیں پہنچی اور جسوقت سے کہ آستانۂ شاہانہ پر مشرف ہوا ہے کہ بادشاہی دل کو پارسائی اور پرہیزگاری اور اسلام کی پیروی کے سوا (رسول پر اور رسول کی آل پر دعا و سلام ہو) اور کسی بات کی خبر نہیں لگی۔ تم کو چاہئے کہ ان شریروں بدذاتوں حاسدوں۔ مردودوں کو تنبیہ کر دو اور مولانا مذکور کو ان فسادیوں اور فتنہ انگیزوں کے ظلم و ستم کے ہاتھ سے نجات بخشو۔ اور بعضے کم عقلوں پر تعجب ہوتا ہے کہ ان کھلم کھلا الزاموں کو سنکر جن کو بے وقوف اور بچے تک سچ نہ سمجھیں اس قسم کے آدمیوں کو ستانے کے درپے ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ اس قسم کے نالائقوں کو ان شریف مقامات سے باہر نکال کر پھر نہ آنے دیں اور ہمارے مبارک دل کو اپنے نیک انجام حالات سے کہ انتظام کی طرف متوجہ جانکر اس پاک مقام میں مقبول دعاؤں کے پڑھنے میں مشغول ہو کر ملاقات کے موقعہ تک اصلی حالات اور واقعی خبریں لکھتے رہا کریں جو ہماری زیادہ توجہ کا باعث ہو گا۔ والسلام

اکبر شاہی فرمان یورپ کے ڈاکٹروں کے نام

بیحد شکر اس بادشاہ حقیقی کے دربار پر نچھاور ہو جسکی حکومت زوال سے بچی ہوئی ہے اور تمام اور اسی خدا کی بادشاہی تبدیلی کے تھپیڑوں سے محفوظ ہے۔ خدا کے پیدا کئے ہوئے علاقوں کے سلسلے سارے زمین و آسمان کا عجیب و غریب میدان ایک گوشے کے برابر ہے اور اس کی بنائی ہوئی دنیا کے روبرو جہان بھر کا نا معلوم صحرا ایک قطعۂ زمین جیسا ہے۔ وہ ایسا تدبیر کرنے والا ہے جس نے کہ دنیا کی انتظام اور انسانی وضع کو بادشاہان عادل کی عقل کی مدد پر اور منصف خیال شاہوں کی منصفانہ طاقت پر (بقیہ)

انداخته و درود نامعدود بر ارواح طیبه معاشر انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰة
والسلام که سالکان اصول طرق و هادیان اهل سبل اند عموماً و خصوصاً بعد بر ضمایر ارباب
بصایر مقتبس از انوار ولایت و تجلی از اشعه حکمت و درایت اند مخفی و محتجب نیست که
درین عالم ناسوت که مرآت عالم لاهوت است هیچ چیزی بر محبت فائق نیست و هیچ امری
چون مودت لائق نی چه مدار صلاح عالم و نظام کون را بر تودد و تالیف نهاده اند و
بر مهر و لی که آفتاب محبت پرتو انداز جهان جان و عالم روح روان را از ظلمت بشری که
پرداز تکلیف و تقیید می‌سازد صلاح این طائفه صلاح عالم و عالمیان است تحقق شود
بنا بر علی هذا همگی همت عالی نهمت بآن مصروف است که روابط محبت و وداد و ضوابط ارتباط
و اتحاد میان عباد الله موکد و مشید باشد سیما در طائفه علیه ملوک که بمزید عنایت الهی شرف
اختصاص دارند خصوصاً بآن سلطنت مآب خلافت قباب مورد تجلیات معنوی محی مراسم
عیسوی الغنی عن التعریف والتوصیف که تفوق نسبت بوساطت همسایگی متحقق است
در رعایت حقوق جوار و محبت بآن عمدهٔ سلاطین نامدار متحقق و موکد از شرف مقتضات
محبت جانی و کمال موجبات مودت روحانی تالف صوری و تانس ظاهری است چون
بواسطه موانع عظمی و بواعث کبری احراز شاهد حقیقی آن دیدم و توقف می‌نماید مرتفع
آن شرف تواند شد ارسال رسل و رسائل است که از جانبین خلعت و ذکا آثار قائم مقام مکالمه
و ناثیب مناب مجاوبه بوده باشد که علی التواتر و التوالی ابواب ارسال رسل و رسائل از جانبین
مفتوح باشد و سوانح احوال و لطائف اعمال از نظر بیان و مشرح گردد بر ضمیر منیر واضح
خواهد بود که باتفاق جمیع ارباب ملل و نحل و اصحاب ادیان و دول انشاء امین دینی و دنیوی
و عالم صوری و معنوی مشخص و متعین در مدلل و مبرهن است که نشاء صوری و دنیوی
در برابر نشاء معنوی اخروی چه قدر دارد و عقلای روزگار و کبرای هر دیار در تحصیل
این عالم فانیه ظاهریه چه قدر مساعی جمیله و دواعی جزیله بانواع میرسانند

اور از حد تعریف و دعا رسولوں اور پیغمبروں کے گروہوں کی پاک روحوں پر پیش ہو خاص پیغمبر یا اور
دیگر پیغمبروں پر دعا و سلام قبول ہو جو بہت ہی درستی کے چشمے ذات اور خصایل خدا کی [illegible]
ہدایت کرنے والے ہیں۔ ہر ایک نبی اس میں داخل ہے اور خاصکر حضرت محمد صلعم خدا کی حمد اور درود ان کی ذات کے
بعد سیانوں کے دل پر کچھ چھپا ہوا نہیں ہے (کیونکہ وہ محبت کی روشنیوں سے چمکے ہوئے اور حکمت و
دانائی کے نوروں سے بھرے ہوئے ہیں) کہ اس دنیاوی عالم میں جو عالم الہی کا نمونہ ہے کوئی چیز محبت سے خالی
نہیں اور کیسا ہی کام ہو دوستی سے بڑھکر نہیں کیونکہ دنیاوی بہتری اور انسانی انتظام کا دار و مدار میل جول
پر رکھا ہے۔ اور جس دل میں کہ محبت کا سورج چمکتا ہے روحانی دنیا کو اس نے تاریکی سے خالی کر دیا ہے خاصکر
یہ محبت دنیا کے بادشاہوں میں حقیقی طور سے پایا جائے کیونکہ بادشاہوں کی دوستی پر دنیا اور دنیا والوں کی بہبودی
منحصر ہے انہی باتوں کا دھیان کر کے ہماری بلند ہمت پورے طور سے اس امر پر آمادہ ہے کہ محبت و دوستی کی بنیاد
اور میل جول کے قاعدے خدا کے بندوں میں مضبوط اور پکے ہو جائیں اور خاصکر بادشاہوں کے عالی گروہ میں
تو ضرور ہو جائے (کیونکہ وہ خدا کی زیادہ مہربانی پر مخصوص ہوتے ہیں) خاصکر اس سلطنت کو پناہ دینے والے شاہی
گلشن والے باطنی روشنیوں کے قیامگاہ عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف کے چلانیوالے تعریف و توصیف سے لائق
ہونے والے کہ ہمارے ہمسایہ ہونیکی وجہ سے آپکا پورا تعلق ہے اور تمام موجودہ بادشاہوں کے ساتھ محبت و
پیوندی کے تعلق کو خیال رکھنا ہمارے لئے ثابت و مستحکم ہے اور محبت [illegible] کی خواہش [illegible] ہے جو
اور روحانی دوستی کے اسباب میں سب سے کامل دنیاوی اصل ملاپ اور ظاہری محبت کا پیدا ہونا [illegible]
رکاوٹوں کی وجہ سے اور ضروری کام کاج کے سبب سے زیارت [illegible] کا واقع ہونا [illegible] پر منحصر
رہا ہے اور اب جو بات کہ اس بزرگانہ ملاقات کی قائم مقام ہو سکتی ہے وہ خط و کتابت کی روانگی ہے
جسکو سیانے لوگ بات چیت کا قائم مقام اور باہمی جواب و سوال کا نائب جانتے ہیں۔ امید ہے کہ برابر لگاتار
خط و کتابت کے دروازے دونوں طرف سے کھلے رہیں اور حالات کی صورتیں اور اچھی امیدیں دونوں جانب
سے آشکارا ہوتی رہیں آپ کے روشن دل پر واضح ہوگا کہ دو جہان یعنی دنیا و آخرت کے اور جسمانی و روحانی
دونوں عالم سے مذہب ملت والوں اور دھرم و بادشاہت والوں کے نزدیک اندازہ کیا گیا مقرر کیا گیا ہے

و خلاصهٔ اعمار و زبدهٔ اوقات را در استحصال مقاصد صوریه بچه طریق صرف می سازند و
در مستلذات سریع الزوال و مشتهیات قریب الانتقال چگونه مضمحل و منهمک اند
الله تعالی ما را بمحض عنایت ازلی و هدایت لم یزلی خود با چندین مشاغل عوائق
و روابط و علایق ظاهری در طلب خود کرامت فرموده با آنکه ممالک چندین سلاطین
عالی مقدار را در حوزهٔ تصرف ما در آورده و بمقتضای عقل در انتظام والتیام
ایں ممالک بر نهجی که جمیع رعایا و کافهٔ برایا مرفه الحال و منشرح البال باشند
سعی باید نمود و توجه بریں باید داشت اما الحمد لله که استرضای الهی و شوق ماهو الحق
سرمایهٔ مطالب و فاتحهٔ همه مآرب ست و چوں اکثر ابنای روزگار اسیر ربقهٔ تقلید
اند هر که طریقهٔ آبا و اجداد و اقارب و معارف مشاهده می نماید بے آنکه تامل
در دلائل و براهین نماید آن کیش که در اهل آں نشو و نما یافته اختیار میکنند و از شرف تحقیق که
علت غائی ایجاد عقل ست محروم میمانند بنا برآں در اوقات طیبه با دانایان جمیع ادیان
صحبت داشته از کلمات نفیسه و مقاصد عالیه هر کدام مستفید و مستفیض می شویم چوں تباین
السنه و لغات در میان ست لائق آنکه با رسال ایں طور کسیکه آں مطالب عالیه
با حسن عبارت خاطر نشاں کند مسرور سازند و بسمع همایوں رسید کتب سماوی مثل توریت
و انجیل و زبور بزبان عربی و فارسی در آورده اند اگر آن کتب مترجم یا غیر آں که نفع آں
عام و فائدهٔ آں تام باشد در آن ولایت بوده باشد فرستند درینولا بجهت تاکید مراسم
وداد و تشیید مبانی اتحاد سیادت مآب فضائل اکتساب صادق العقیدة والاخلاص سید
مظفر را که بمزید التفات و عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخنے چند بالمشافهه
خواهد گفت اعتماد نمایند و همواره ابواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند والسلام
علی من اتبع الهدی ۲۰ شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود نگاشته شد
نشان حضرت شاهنشاهی بجواب نجبت والا نژاد شاهزاده مراد در

اور اپنی عمروں کے خلاصے کو یعنی اوقات عزیز کو دنیاوی مقصدوں کے حاصل کرنے میں کس طرح پر صرف کرتے ہیں
اور جلدی گھٹنے والی لذتوں اور فوراً تبدیل ہونیوالی خواہشوں میں کس طور پر مصروف ہیں بلکہ (اور کاموں کی
طرف سے مضمحل اور بیکار ہو گئے ہیں) خداوند عالم نے ہمکو صرف اپنی خدائی مدد اور دائمی ہدایت سے اسقدر دنیاوی
تعلقات اور ربط ضبط کام کاج اور رکاوٹوں کے ہوتے ہوئے طلبگاری خدا کا درد بخشا ہے۔ اگرچہ اتنے عالی
رتبہ بادشاہوں کے ملکوں کو ہمارے قبضے میں دیدیا ہے اور عقل کے بموجب ہمکو ان ملکوں کے انتظام اور بندوبست
میں کوشش کرنی چاہئے اور وہ کوشش اسطرح پر ہو کہ ساری رعیت اور عام پبلک خوشحال و مطمئن ہو اور
اس امر پر دھیان دھرنا چاہئے۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ پروردگار کی رضامندی اور شوق الٰہی کل مقصدوں کا راز
اور سارے مطلبوں کی ابتدا ہے۔ اور چونکہ بہت سے دنیادار (پہلے لوگونکی) پیروی کرنیکی رسی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو کچھ
بڑوں بزرگوں رشتے داروں اور واقف کاروں کا طریقہ دیکھتے ہیں بجائے اس کے کہ دلیل و ثبوت پر غور کریں
وہ مذہب کہ جنہیں چلے آئے ہیں) اختیار کریں۔ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور تحقیقات مذہبی کی عزت اور بڑائی سے
محروم رہتے ہیں۔ اگرچہ مذہبی تحقیق کرنا عقل انسانی کا مقصد اصلی ہے اسی خیال سے ہم بھی اپنے پیارے
اوقات میں سارے مذہبوں کے فلاسفروں کے ساتھ مصروف رہکر ہر ایک کے اعلیٰ مقصدوں سے اور اچھی
باتوں سے فائدہ اور فیض حاصل کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپسمیں زبانونکا اختلاف اور لفظونکا ہیر پھیر ہے اس
لئے یہ مناسب ہے کہ اس قسم کے کسی آدمی کو سمجھکر خوشنود کریں۔ جو اعلیٰ مطلبونکو اچھی بولی ٹھولی میں ذہن نشین
کر دے۔ اور ہمارے گوشگذار ہوا ہے کہ توریت، انجیل اور زبور جو آسمانی کتابیں ہیں عربی اور فارسی زبان
میں ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ اگر وہ ترجمہ کی ہوئی کتابیں یا ان کے علاوہ کوئی اور جسکا عام نفع اور پورا فائدہ ہو
اور آپ کے یہاں موجود ہوں تو بھیجدیں۔ اسوقت دوستانہ صورتوں کو یکا کرنے کیلئے اور میل ملاپ کی بنیادوں
کو مضبوط کرنے کے لئے ہم سیادت مآب فضائل اکتساب صادق العقیدۃ و الاخلاص سید مظفر کو (جو شاہی
عنایت و توجہ میں زیادہ مخصوص رہا ہے) روانہ کرتے ہیں۔ کچھ شاہی راز زبانی بیان کریگا اسپر اعتماد کریں اور
ہمیشہ خط و کتابت کے دروازوں کو کھلا رکھیں۔ اور جو کوئی ہدایت کی پیروی کرے اسپر سلام۔ ۲۰ ماہ ربیع الاول ۹۹۰ھ
میں لکھا گیا +

اکبر بادشاہ کا محبت نشان خط عالی خاندان اقبالمند شہزادے مراد کے نام

وقتیکه از رجعت از کشمیر فرزند سعادتمند برخوردار ثمرهٔ باصرهٔ دولت و اقبال غرهٔ
ناصیهٔ عظمت و جلال ورق التاج فرحی و ذخیرهٔ فرزندی واسطة العقد سعادتمندی و حق‌پسندی
صاحب استعداد و بالرشاد شاهزاده مراد بعواطف روزافزون شاهنشاهی و مراحم از حد
بیرون تعقل الهی اختصاص یافته بود اند شکر ایزد جهان‌آرای را که یورش عرصهٔ دلگشای کشمیر
خاطرخواه ... سپاه و محافظان دولت قاهره بجزای خود رسیدند و آن گلگشت
بهشت ... بخاشاک اهل فتنه و فساد پاک شد از آغاز اورنگ آرای
همت و شنوان تخت نشینی و مسند عدالت دولت ما هوشمندان آگاه دل اند که
بلاد ... سیاه ... بود که حضرت داراجهان بخش خرد آفرین چگونه مرحمتهای
بزرگ و عطفهای شگرف (در صفحهٔ روزگار بر دریای ما) عنایت فرموده است و مبدأ
آنچه از حقایق عنایات الهی ... بعطایای نامتناهی که در پرورش نسبت باین نیازمند
درگاه الهی بظهور آمده شکر آن بکدام زبان گفته آید که شرح شمه از آن در وسعت آباد دل گنجد
و هرگاه چنین باشد اندکی از بسیار آن را در دفتر ... گنجایش داشته باشد لیکن رسمی ست
سنجیده و روشی ست پسندیده که بزرگان خداوندی از عطایای الهی برای مخلصان درگاه
و هواخواهان دولت میگویند تا ادای بقدر خود با شکر این مواهب والا نمایند و ثانیاً
چراغی در راه تاریکی سرگردان بادیهٔ ضلالت افروخته بشاهراه عقیدت و اخلاص رهبری
فرمایند از آنجمله آنکه در دوازدهم ماه مرداد الهی سنه سی و هفت که نیش اشتداد برسات
و طغیان باد و باران بود بنهجی که کهن سالان ولایت پنجاب کمتر از این قسم باران حدود
نشان میدادند بمحض القای ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشمیر بخاطر جهان‌گشا افتاده
نهضت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی نبود و آنها که بمزید عنایت
اختصاص داشته رخصت سخن کردند در بارگاه اعلی خاقانی ما داشتند بروشی که سخن
سرایان فراجدان بعرض رسانند ناملایمی هوا و فراوانی باران بعرض میرسانیدند چون

جبکہ بادشاہ کشمیر فتح کر کے آرہے ہیں۔ برخوردار سعادتمند فرزند دولت و اقبال کے نور نظر عظمت و جلال کے نور جبیں مبارک کی ارجمندی نے شاہی موتی بعد دانشمندی اور حق پسندی کے (شاہانہ دریا کے موتی راستی و درستی کے مالک روز افزوں شاہی مہربانیوں اور ازحد عطایا نعمتوں والے) شاہزادے مراد کو معلوم ہو۔ دنیا سنوارنے والے خدا کا شکر ادا کیا جاتا ہے کہ ملک کشمیر کی لڑائی مرضی کے موافق ختم ہو گئی اور ہماری زبردست سلطنت کے دشمن اپنے کئے کو پہنچے اور خدا کشمیر نفاق و فساد کے کوڑے کرکٹ سے صاف ہو گیا۔ ہوشیار دل ناظر تھوڑی دیر کے لئے ہوشیار نصیبے کی راہنمائی سے معلوم کریں گے کہ جان اور عقل کے پیدا کرنیوالے خدا نے ہمکو شروع پیدائش و ابتدائے تخت نشینی و انصاف سے۔ تب سے کیسی اچھی مہربانیاں اور عمدہ عنایتیں جنکو دنیا بھی نہیں جھیل سکتی بخشی ہیں اور جو کچھ خدا کی بڑی عنایتوں اور ازحد اعلیٰ بخششوں سے تھوڑی سی بخشش کا تذکرہ سرکاری خیر خواہوں اور درباری ملازموں سے کر دیتے ہیں تاکہ پہلے تو جو بخششیں ان پر نازل ہوتی ہیں انکا بابت خود شکر ادا کریں۔ دوسرے گمراہی کے رستے میں بھٹکنے والوں کے لئے اندھیری راہ میں چراغ ہدایت و محبت و دوستی کی سڑک پر ہدایت کریں۔ انہی خدا کی مہربانیوں میں ایک یہ تذکرہ ہے کہ بھادوں کی بارھویں تاریخ جلوس شاہی کے ۲۰ ویں برس جن دنوں میں موسم برسات کی پوری زیادتی اور ہوا اور بارش کی شدت تھی یہانتک کہ صوبہ پنجاب کے عمر رسیدہ لوگ اس علاقے میں اس طرح کی بارش ہونے کا پتہ نشان شاذ و نادر بتاتے تھے۔ صرف خدا کی طرف سے بطور الہام دنیا کے فتح کرنیوالے دل میں کشمیر کا ارادہ ہوتے ہی ہم چل پڑے۔ اگرچہ سلطنت کے سارے حاکموں کی مرضی نہ تھی اور جو لوگ عنایت شاہانہ کی خصوصیت سے ہمارے شاہی دربار میں عرض و معروض کرنے کے مجاز تھے جس طرح پر مزاج سے واقفیت رکھنے والے لوگ عرض کیا کرتے ہیں۔ ہوا کی ناموافقت اور بارش کی کثرت بتائی جاتی تھی۔

رهنمائی این کار شگرف ایزد جهان آرا بود بمسامع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم
و از بدایع عجیبه آنکه در همین روز دولت افروز که رایات اقبال از لاهور نهضت فرمود در همان
تاریخ کل بخت برگشته مرزا یادگار نابکار قرابت مرزا یوسف خان به بعضی از اوباش
کشمیر اتفاق نموده بغی ورزیده مایهٔ فتنه و فساد شد و از غرائب عظیمه آنکه در همان
روز که به کشتی نشسته از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملهم غیبی بزبان گوهر بار رسا
داد که از بار یافتهای مجلس معلی ناگهانی پرسیده شد که این بیت از کیست و در حق کدام کل
بیمغز گفته شده است شعر کلاه خسروی و تاج شاهی ۞ بهر کل کی رسد حاشا و کلّا ۞
رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل سرگشته رسید دانسته شد که
مشیت ایزدی در برآمدن آنست که سزای آن بدکردار داده شکر الهی بجا آورده شود
درین کار اهتمام رفت مخلصان را پایه اخلاص افزود و گمراهان بی اخلاص را اخلاص
پدید آمد و از امور عجیبه آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر و بیراهی آن بیدولت ان
مخذول العاقبة رسید ایزد بیچون بزبان ما آورده که او را از همان لشکر او جمعی وقت یافته
بجهنم آباد خواهند فرستاد و غریب تر آنکه فرمودیم که ظهور این توفیق شائسته در برآمدن
نیر نورانی سهیل یمانی خواهد بود و این بیت بزبان مقدس آمد فرد ولد الزناست حاسد منم
آنکه طالع من ۞ ولد الزنا کش آمد چون ستارهٔ یمانی ۞ مکرر فرمودیم همین که سهیل یمانی طلوع
نماید آن کم اصل را سزایش داده خواهد شد مادر او چون از لولیان ست در اصل
خطائی رفته است که چنین نابایستگیها سر میزند نزدیک برآمدن آن ستارهٔ اقبال
بعضی افغانان اخلاص اندیش که در سلک مخالفان منسلک بودند باتفاق بعضی ترکمان
حقیقت کیش که هم از آن گروه بودند دوش آن مخذول را از بار گران سر کل بیمغز او
نجات دادند و از عطیات الهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بکوه عدم
فرو رفتن او کمتر از دو ماه و زیاده از چهل روز نخواهد کشید چون اهل محاسبه حساب کردند

چونکہ دنیا کا آراستہ کرنے والا خدا اس عمدہ کام (یا تاریخ کشمیر) کا راہنما تھا ہم نے کسی کی بات نہ مانی اسی
تاریخ سفر کرنے کا ارادہ کیا۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ واقعہ ہے کہ جس بھاگوان دن شاہی سواری
لاہور سے چلی اسی تاریخ بدنصیب گنجا الملقب مرزا یادگار۔ مرزا یوسف خاں کا لائق رشتے دار (جس کا
نام قاضی خاں تھا اور جو کشمیر کا حاکم تھا) بعضے کشمیری بدمعاشوں سے مل کر باغی ہو گیا اور فتنہ و فساد
برپا کیا۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ جس دن کشتی میں بیٹھ کر دریائے راوی سے پار ہو رہے
تھے غیبی فرشتہ ہماری موتی برسانیوالی زبان پر یہ شعر لایا۔ اور یاد آتے ہی حاضرین دربار سے پوچھا
گیا کہ یہ شعر کس شاعر کا ہے اور کس گنجے کے بارے میں کہا گیا ہے **شعر** شاہی ٹوپی اور بادشاہی تاج
گنجے کو کب ملتا ہے۔ یہ امر دشوار ہے اور نہیں ہو سکتا۔ شاہی سواری نے چند پڑاؤ طے کئے تھے کہ اس
بدنصیب گنجے کی بغاوت کی خبر آئی۔ میں سمجھ گیا کہ خدا کی مرضی اس سفر کرنے سے یہ ہے کہ اس بدذات
کو سزا دیکر شکر خدا ادا کیا جائے۔ اس کام کا بندوبست ہو گیا۔ ہماری اس پیشینگوئی سے دوستوں کی
محبت کا درجہ بڑھ گیا۔ اور بدذات گمراہوں کی انسیت ظاہر ہو گئی۔ اور عجیب اتفاقات میں سے یہ ہوا
کہ جسوقت کشمیر کے فساد کی اور ان بدانجام بدبختوں کی گمراہی کی خبر آئی ہیشل خدا نے ہماری زبان سے
کہوایا کہ اس کیا اسی لشکریوں کی ایک جماعت موقع پا کر جہنم رسید کریگی اور نادر اتفاق یہ ہوا کہ ہم نے
فرمایا کہ یہ اچھا کام روشن ستارے سہیل یمانی کے نکلنے کے وقت ظاہر ہوگا اور زبان شاہی سے یہ شعر پڑھا
شعر میرا دشمن حرامی ہے اور میرا نصیبا ستارہ یمانی کی مثل ہے کہ جس کے نکلنے پر کیڑے مکوڑے مرجاتے
ہیں (وہ بھی ہلاک ہو جائے گا) پھر فرمایا کہ جونہی سہیل یمانی نکلے گا اس بدذات کو سزا ملجائیگی۔ اس
کی بیا گنجی ہے۔ اصلیت میں فرق ہے جو ایسی نازیبا حرکات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یمنی ستارے
کے نکلتے ہی خیرخواہ افغانوں نے (جو دشمنوں میں شامل تھے) بعضے سچے ترکمانوں کے ساتھ مل کر
(یہ بھی اسی گروہ میں سے تھے) اس گمراہی کے کندے کو گنجے سر کے بھاری بوجھ سے نجات دی (یعنی
مارڈالا) اور خدا کی بخشش کی وجہ سے میری زبان سے یہ نکلا تھا کہ ابتدائی فساد سے لیکر اسکے قتل ہونے
کے زمانے تک باوجود کم ادر چالیس دن سے زیادہ لگیں گے اسی بنا پر جب لگے تو الوئے حساب لگایا تو اس جھگڑے میں کل اکیا ان

پنجاه و دیگر روز مدت قشلاق گذشته چه در دوازدهم خرداد الهی سنه سی و هفت روز آغاز بیدولتی او
بود و سه شنبه سی و یکم شهریور زمان فرو رفتن او بهاویه نیستی ست و چون کشمیر مستقر رایات دولت
گشت آغاز اشتداد زمستان بود و قریب یکماه برای آسودگی رعایای آن دیار توقف واقع شد درین
اثنا بر زبان الهام ترجمان می گذشت که چه خوش باشد که در هنگام نهضت بجانب هندوستان جلو
عساکر گردون مآثر از پکلی گذرد و در آن وقت برف بارد تا هندوستانیان که داخل عسکر اقبال
اند و باریدن برف ندیده اند محظوظ و مسرور گردند و هم آنکه از کثرت برودت آن گرم
سیران نرسد چه گذشت پکلی جائیست که هم روی بکشمیر دارد و هم جانبی بهندوستان بنا برهم
لطف پروردگار خود را که چه گونه عنایتها میکند تا آن زمان که باید رفت بعد از یکماه ازین مکان
پکلی گذشته بودیم که در اثنای راه برف باریدن گرفت و در آن روز دو سه دفعه برف بارید
و سرمه بینائی اهل غوایت شد مراسم سپاس الهی را چه گونه توانیم ادا کرد و بعد از مورد چندین
الطاف الهی بدرقه اقبال ایزدی نوزدهم دی ماه الهی بلاهور نزول اجلال واقع شد
چون مهمات این حدود بعنایت الهی انجام یافته بخاطر اقدس چنان میرسد که چون کافه خلایق هندوستان
که خو کرده دیدار انور بخش ما بودند مدتیست که محروم اند برای خرسندی آنها پیشتر از نوروز عالم
افروز که دو ماه و چیزی مانده بود بتوفیق ایزدی متوجه هندوستان شویم و گاهی بخاطر الهام پرور
چنان میرسد که بعد از فراغ جشن نوروزی اندیشه ممالک کشا از مکمن بطون بمنصه ظهور آید باید که
شکرانه این مواهب عظمی بجا آورده مسرت پیرای خاطر گردد منشور حضرت شاهنشاهی
بخانخانان سپه سالار ولد محمد بیرم خان در واقعه راجه بیربر اقتضاء خلافت فرمانروائی
اعتماد سلطنت و کشورگشائی فیض خاتم شجاعت و بختیاری آب گوهر حقیقت
و جانسپاری سیف مسلول بازوی شاهنشاهی رمح مصقول معرکه دشمن کاهی طراز
آستین ابهت و اجلال و گوهر سریر دولت و اقبال مخزن اسرار خلیفه الهی مجمع اطوار
خدادانی و خیرخواهی مقدمة الجیش معارک جهانستانی نقدمته الجیش محافل کامبخشی و کامرانی

دن صرف ہوئے۔ کیونکہ شمسی سال کے حساب سے ماہ امرداد یعنی بھادوں کی بارہویں اور جلوس اکبری
۲۷ ویں برس کی بھاگوانی کا پہلا دن تھا اور شہریور یعنی کنوار کی اکتیسویں روز رخ میں سما جانے
کی تاریخ ہے (امرداد ۳۱ یوم کا ہوتا ہے جب اس میں سے ۱۱ دن کم کئے گئے اور شہریور کے ۳۱ دن شامل
کئے تو ۱۵ دن ہو گئے) اور جب کشمیر شاہی سواری کی قیام گاہ بنگیا سخت موسم سرما کا زور تھا کشمیری
رعایا کے آرام کے لئے تقریباً مہینہ بھر ٹھہر گیا۔ اتفاق دیکھو کہ اس وقت شاہی زبان سے نکلتا ہے
کہ کیا اچھا ہو اگر ہندوستان جاتے ہوئے جب بلند رتبہ فوجیں پکھلی کے راستے سے چلیں اس وقت
برف پڑے تاکہ ہندوستانی جو لشکر گاہ شاہی میں داخل ہیں اور انہوں نے برف پڑتے نہیں دیکھی
ہے خوشنود اور مسرور ہو جائیں۔ اور ان گرم ملکوں کے باشندوں کو سردی کی زیادتی سے تکلیف
نہ ہوئے کیونکہ علاقہ پکھلی ایسی جگہ واقع ہے جسکا تعلق کشمیر سے بھی ہے اور ہندوستان سے بھی (یعنی وہ علاقہ
گرم و سرد ہے) میں اپنے پروردگار پر ناز کرتا ہوں جو کیسی کیسی مہربانیاں کرتا ہے انہی دنوں میں جبکہ ہم اس
مذکورہ کے مہینے بھر پیچھے پکھلی کے علاقہ سے گزر رہے تھے کہ راستے ہی میں برف پڑنے لگی اور دن بھر
میں دو تین دفعہ پڑی جو میرے قول سے گمراہ تھے ان کی آنکھوں کے لئے سرمہ یا روشنی بنگئی کسطرح
شکر خدا ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس قدر خدائی مہربانیاں واقع ہونے کے بعد خدائی اقبال کی راہنمائی
سے ہندی مہینے اگھن کی ۱۹ ویں تاریخ لاہور میں شاہی سواری اتری۔ چونکہ خدا کی عنایتوں سے ان
علاقوں سے کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ شاہی دلمیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ ہندوستان کی ساری
مخلوق (باشندگان مغربی و شمالی) ہماری نور بخش نظر کی زیارت کرنیکی تھی اور اب عرصے سے محروم
ہو چکی ہے (یعنی ہم کو پنجاب و کشمیر میں زیادہ عرصہ ہو گیا ہے) ان کی خوشنودی کے لئے نوروز عالم افروز
سے پہلے (نیا سال شروع ہونے سے پہلے) جس کے شروع ہونے میں کچھ دن اوپر دو مہینے باقی تھے
ہندوستان کی طرف چلیں۔ اور کبھی غیب کی خبر دینے والے دلمیں یہ آتا ہے کہ جشن نوروز سے فرصت
پا لینے کے بعد یہ ملکی متفقہ خیال دلی پوشیدگی سے ظاہری چوکی پر آئے جشن نوروز کے بعد ہندوستان
جانیکا خیال کریں کہ ان بڑی عنایتوں کا شکر بجا لا کر دل کو خوشنود کرنیوالا ہوں۔ **راجہ بیربر کی وفات**

مونس وحدت سرای حضور محرم خاص الخاص سرائر سر دررفیق طریق دار الملک دانائی
حریف رحیق بیت المعمور دلکشائی خلف الصدق اعاظم واعالی واسطة العقد مفاخر ومعالی
مطرح انظار عنایت مورد اعطاف قدسی سرایت قدوهٔ خوانین بلند مکان عمدهٔ مریدان
سعادت نشان یار وفادار فرزند برخوردار مبارز الدین خانخانان سپه سالار بمعمول سرانب ملتفت
عواطف سلطانی و وفور جلائل مراحم جهانبانی عز افتخار و شرف استظهار یافته
بداند که درین ایام عیش و نشاط و هنگام جشن و انبساط که اسباب خرمی آماده و ابواب
بیغمی گشاده از هر طرف نوید فتح و نصرت بگوش الهام نیوش میرسید بحسب تقدیر چشم زخمی
بلشکر فیروزی اثر که بجهت تسخیر ولایت سواد بجور تعین شده بود رسید با وجود آنکه تمام
ولایت مذکور در حوزهٔ تصرف در آمده بود افاغنه ملاعنه در خلال جبال مختفی متواری بودند
و رؤس لشکر بے ملاحظه حزم و تدبیر تعاقب میکنند و اکثر آن مخذولان را بقتل
و نهب رسانیده متوجه آستان بوسی میشوند چون امرے از پردهٔ غیب ظاهر شدنی
بود زمام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در شعاب صعاب بے وقت
گران بار روان میشوند و ترک از انتظام مے افتد و از اطراف کتل آن ناعاقبت اندیشان
بے قید دست درازی مے کنند مردم سراسیمه شده راه را از دست داده جمعے کشیر
از کوه مے افتند درین اثنا عمدهٔ محرمان راز زبدهٔ مصاحبان دمساز صاحب فطرت
عالی عنوان مثال بمیثال نقادهٔ مقربان درگاه خلاصهٔ ملازمان هواخواه انجمن آرای
حریم پادشاهی باریک بین دقایق آگاهی همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوتسرای وفا
و اخلاص رنگ آمیز رموز عشق و محبت نخلبند حدایق خلوص صدق و عقیدت طالب
بیقرار راه حقیقت طلبی و حق جوئی عاشق اطوار حق گزاری و حق گوئی نقشبند طراز
معنی آفرینی نکته سنج بساط همزبانی و همنشینی دقیقه یاب سرائر سلطانی رمز شناس
عالم فراجدائی گره کشائی خاطر مشکل پسند صیقل نمائی ضمیر آسمان پیوند سر حلقه دائره

بادشاہ کے گوشۂ تنہائی کے دوست بادشاہ کی خوشی کے بھیدوں سے خاص واقفیت رکھنے والے دارالسلطنت دانائی کے راستے کے ساتھی۔ دل کشائی کے بسے ہوئے گھر کے لئے شراب خالص جیسے ساتھی بزرگوں اور بڑوں کے دوست قائم مقام بلندیوں اور برتریوں کے بڑے موتی عنایت شاہانہ میں منظور نظر ہونیوالے شاہی پاک اثر والی مہربانیوں میں واقع ہونیوالے بلند رتبہ بادشاہوں کے پیشوا سارے اقبالمند مریدوں میں سے خالص مرید یار وفادار فرزند اقبالمند معزالدین خانخانان سپہ سالار جو بادشاہی بڑی مہربانیوں میں اور سلطانی بڑی عنایتوں میں ترقی کر کے فخریہ عزت و آبرو اور مدد و امداد کی بزرگی حاصل کئے ہوئے ہے واقف اور آگاہ ہو کہ ان عیش و آرام کے دنوں میں اور خوشی و خرمی کے وقت میں جبکہ خوشی کے اسباب تیار اور بے غمی کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور ہر طرف سے فتح اور جیت کی خبریں غیبی خبر رکھنے والے کانوں میں پہنچی تھیں بدقسمتی سے اس فتحمند لشکر کو نظر بد لگی جو علاقہ باجوڑ کی فتح کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اگرچہ سارا علاقہ قبضے میں آچکا تھا یعنی پٹھان پہاڑی گھاٹیوں میں خفیہ چھپے ہوئے تھے اسی حالت میں سرداران فوج بغیر سوچے بچارے کئے پیچھا کرتے جاتے ہیں اور ان گمراہوں کو اور ان گمراہوں میں سے بہت سوں کو مارتے لوٹتے دربار کا رخ لئے ہوئے ہیں۔ چونکہ غیبی پردے سے کچھ ہونہار بات بیتنے والی تھی۔ فوجی داناؤں کے ہاتھ سے بچاؤ کا پہلو دیا دوراندیشی کی باگ نکل گئی۔ اور وہ یہ کہ کٹھن گھاٹیوں میں بیوقوف لدے پھندے چلتے ہیں۔ بند و بست بکھر جاتا ہے اور گمراہوں کی طرف سے وہ ناعاقبت اندیش پٹھان کچھ ہاتھ چالاکی کرتے ہیں۔ اسی گھبراہٹ میں آدمی حواس باختہ ہو کر راستے سے بھٹک جاتے ہیں۔ بہت سی ٹولیاں پہاڑ سے گر پڑتی ہیں اتنے ہی میں (بھید جاننے والوں میں سے سب سے عمدہ بھیدی دوست مصاحبوں میں سب سے زیادہ زندہ دل شریف طبیعت والا بے مثل شال رکھنے والا دربار کے نزدیک والوں میں سے جنا ہوا خیر خواہ۔ ملازموں سے چہیتا ہوا (زمانہ) محفل آرائے شاہی کی محفل آراستہ کرنے والا عقل کے نکتوں میں بال کی کھال نکال لینے والا۔ پرائیویٹ شاہی محفل کا دل خوش کن اور وفا کے خالص گھر سے خبردار رہنے والا۔ محبت و پیار کے رمزوں کو زینت دینے والا سچی دوستی اور محبت کی کیاریوں کو لگانے والا حقیقت طلبی اور خداجوئی کے راستے کا دلیہ

نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان جلیس مجلس انس انیس خلوت قدس صاحب
دانشور راجه بیربر که خود را بمحبت ما درباخته بود و پیش از فدا شدن در راه اخلاص ما
فدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بی تعلقی داشت و با گرفتاری ظاهری سراسر رقم
آزادگی می نگاشت ناگهان ازین جهان فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بر بست
و قالب عنصری او در هم شکست و سلوک براهی که همه را ناگزیر است اختیار نموده بجلباب
اختفا و نقاب عدم مختفی و محتجب گردید ازین واقعهٔ جانفرسای و حادثهٔ اندوه افزای
عیش محفل سپهر مثال منغص و مکدر شد و خاطر دریا مقاطر غبار آلوده گردید اگرچه عروج
گرم روان شاهراه وفا و وفاق آنست که در کار قبله گاه خود جان نثاری و جان سپاری
نمایند لیکن چشم داشت آن بود که در خدمات بلند و ترددات ارجمند ازو بظهور رسد از حدوث
این مصیبت اتفاقی ملالت تمام روی داد و اقسام حزن و اندوه پیرامون خاطر اقدس گشت
افسوس هزار افسوس که بادهٔ این خمخانه درد آلود است و نبات این شکرستان
هلاهل اندود عالم سرابی ست تشنه فریب و منزلیست پر فراز و نشیب هستی این بزم را در پی
نیستی ست و عاقبت این سودا را در سر خماری لهذا استغنا بعضی سوانح که بدان الهی در مرقوم
بیگانه باشد نگذاشت که خود متوجه شده نعش او را بچشم صورت ببینیم و آن عطوفت
و مهربانی که در باره او بود ظاهر سازیم ما ارباب خاطر را حالت عنایت و التفات ما ظاهر
می شد تا کسی که در راه ما باخلاص و عقیدت رفته باو را چه قدر میخواهیم اگرچه بدیدهٔ بصیرت
این منظور شده و خاطر نشان ارباب معنی شده است اما چون بعوام کار داریم این
گره در دل ماند شعر کدام دل که ازین واقعه جگر خون نیست + کدام دیده کزین حادثه جگر خون نیست + این تودهٔ خاک گذشتنی و گذاشتنی ست
و این تیره مغاک پر کردنی و انباشتنی چون دلها همه بریدنی ست و خونها همه کشیدنی
اگرچه همیشه خیال آن مسافر راه عدم در پیش نظر و الا حاضر ست و بدایع شمائل آن مجاور عالم قدم

شاعروں کی محفل مشاعرہ کا صدر۔ لاڈ و پیار کی شاہی مجلس کا ہمنشین۔ اکبری اچھوتی محفل کا درست و قلمند
ایلیسی کانگ راجہ بیر جب نے اپنے آپ کو ہماری محبت میں ہار دیا تھا اور فدا ہونے سے پہلے ہماری محبت
کے راستے میں قربان ہو گیا تھا۔ دنیا دار ہوتے ہوئے دنیا سے الگ تھلگ تھا اور ظاہری الجھنوں کے
ہوتے ہوئے سارے دھندوں سے بچت تھا۔ اچانک اس مٹنے والی دھرتی سے اور اس اندھیرے
گھر سے سفر کی تیاری کی۔ اس کا جسم چلنا چور ہو گیا۔ اور راہ عدم کی چال چلا جس پر سب کو چلنا ضروری
ہے اور خفیہ پردوں میں اور نیستی کی چادر میں پوشیدہ اور پنہاں ہو گیا۔ اس جان کے گھلا دینے والے
واقعے اور رنج بڑھانے والے حادثے سے آسمان جیسی محفل کا عیش گدلا ہو گیا۔ اور دنیا شال
دل دھندلا ہو گیا۔ اگرچہ محبت و دوستی کے رستے پر تیز چلنے والوں کی انتہائی ترقی یہ ہے کہ اپنے
آقا کے معاملے میں جاں نثاری اور قربانی کریں لیکن یہ امید تھی کہ بڑے کاروبار میں اور بڑھیا معاملات
میں یہ صورت ظاہر ہو۔ اس اتفاقی مصیبت کے نازل ہونے سے پورا پورا رنج پیدا ہو گیا۔ اور طرح طرح
کا دکھ درد قلب پر چھا گیا۔ افسوس ہزار افسوس کہ اس دنیاوی شراب میں تلچھٹ ملا ہوا ہے
اور عیش و دنیا کی سفری [illegible] بھرا ہوا ہے۔ جہاں پیاسے کو دھوکہ دینے والا سراب ہے اور آتار چڑھاؤ
دینے والا [illegible]۔ اس [illegible] کی ہستی کے بعد فنے کا آثار ہے اور خیال کا انجام [illegible] تجارات پیدا کرتا
ہے جو دیوانگی کی نشانی ہے) بعض رکاوٹوں کی وجہ سے مثلاً ایلچی اور دیگر لوگوں کے [illegible]
تھی کہ ہم بذات خاص [illegible] کر اسکی ارتھی کو ظاہری آنکھوں سے ملاحظہ کرتے اور [illegible] در بہر حال
ہماری اس کے ساتھ تھیں ان کو ظاہر کر دیتے تاکہ ظاہری لوگوں میں ہماری توجہ و عنایات کی حالت
معلوم ہو جاتی کہ جب تک کوئی شخص ہماری دوستی و محبت کے راستے پر چلتا ہے ہم بھی اس کو کس قدر
پیار کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہماری منظور شدہ بات حقیقت والے لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔
چونکہ [illegible] سے ہے جس دل میں رہ گئی شعر کونسا دل ہے جو اس [illegible] خونی جگر نہیں
ہے کونسی آنکھ اس مصیبت سے لال نہیں ہے۔ یہ مٹی کا ڈھیر یعنی دنیا چھوٹنے والے اور چھوڑنے
والی ہے اور یہ تاریک گڑھا [illegible] قبر یا دنیا مردوں سے) بھرنے والی اور بند ہونے والی ہے (بقیہ)

بحضور اقدس ظاهر شکستن کالبد خاکی و پنهان شدن شمع سیمابی معلوم که در نظر
دوربین و خرد حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که اقتضائی ترکیب
عناصر و موالید ست از جدائی ظاهری آن عدیم المثال آثار تالم و تحسر عظیم در شهرستان
باطن راه یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است و اشارت نیز بصد کوتاهی عذر خواه لیکن
بدیده سریرت و باصره بصیرت مشهود است که آنچه از کتم عدم بوجود می آید از مدار وجود باز
بعدم میرود باراده متکفل نظام کل دست خموشیدن به از خروشیدن و آرمیدن به از جوشیدن
درین صورت بغیر از رضا بقضای الهی و تسلیم بتقدیر ازلی مسلکی قویم و منهجی مستقیم نیست باید که آن رکن
السلطنة نیز راه مصابرت پیش گرفته از اراده خود گذشته باراده الهی سازد و بقیه انفاس
نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید و لمحه بفکر حق شناسی و ذکر حق جوئی نباشد
خود سید اند جمعی که از قید تقلید نجات یافته بسر منزل تحقیق پی برده اند در هر زمانے
کمیاب و عزیز الوجود اند فرض وقت آنکه بادای وظائف شکر این عطیه عظمی که از
مشرب عذب تحقیق بهره وافی دارد اشتغال نموده وجود با وجود مارا غنیمت کبری
شمرد و خیال کند که در آن زمان که آن پیشتر و قافله نشین محمل اقامت ازین سرای عیبا
بربندد آن یار وفادار قدوه محرمان راز بوده است و اوراد آن وقت از الطاف الهی نسیم
الحال خود ملاحظه نماید که غنیمت بودن او در چه درجه خواهد بود حق سبحانه تعالی ورا در سایه
دولت ابد پیوند ما برخوردار گرداناد و مارا به تدارک سعادت او کامگار. بالجمله العبد از سنوح این
نایبه عزیبه بجهت تدارک و تلافی عمدة الملک راجه ٹوڈرمل را با جنود ملائک فنود تعیین فرمودیم
مشار الیه از روی کمال تدبر و تهور دراندک فرصتے تنبیه بر اصل نموده آن ملک را در حوزه
تسخیر در آورد والمنة لله که خاطر از مهام این حدود بالکل فارغ شد انشاء الله تعالی درین یکی
دار الخلافة العالیه مخیم سرادقات اقبال خواهد شد درینولا که خاطر اشرف متوجه بود عرضداشت
آن رکن السلطنة رسید چون از مطاوی آن شمائم ارادت و صفا فائح و از مخاوی آن نسائم عبودیت

اگرچہ اس کے خاکی کالبد کے ٹوٹنے اور جسمانی ڈھانچے کے چھپ جانے سے یہ تو معلوم ہے کہ دوربین نظر اور
حقیقت پسند عقل میں فرق تو کچھ ہوگا (مرنے پر بھی یاد رہے گا) لیکن حالت انسانی کو دیکھ کر جو انسانی
پیدائش اور ترکیب جسمانی پر خیال کرتے ہیں اس بے مثل کے ظاہر بچھڑ جانے پر رنج و غم کی نشانیاں
دل میں اثر کر چکی ہیں کہ جس حالت کو الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ اشارہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن
باطنی نظر اور دیکھنے والی آنکھ پر روشن ہے کہ جو کچھ ہستی کے پردے سے ظاہر ہوتا ہے اور پیدائشی دنیا
سے بے حرمت ہوتا ہے۔ وہ کل کاروبار کے منتظم یعنی خدا کی ذمہ داری سے ہوتا ہے شور مچانے سے بجائے
چپ ہونا اچھا ہے اور چیخ پکار کی نسبت صبر کرنا مناسب ہے۔ ان معاملات قضا و قدر میں حکم خدا پر
رضامند رہنے کے سوا اور تقدیر الٰہی پر [illegible] کے سوا کوئی اور ٹھیک راستہ اور سیدھی پگڈنڈی نہیں ہے
نہیں ہے کہ تم رکن السلطنت بھی صبر کا راستہ اختیار کرتے انسانی گریہ وزاری کو چھوڑ کر حکم خدا پر صبر کرو
اور جو چند عمر کے سانس باقی ہیں خدائے بزرگ کی بندگی میں صرف کرو [illegible] فکر خدا
اور ذکر حق سے بے فکر ہو۔ تم خود واقف ہو [illegible] لوگ تقلید کی رسی سے نکل کر منزل تحقیق پر پہنچے ہیں ایسے
لوگ ہر زمانے میں تھوڑے [illegible] موجود [illegible] فرض یہ ہے کہ اس کشش کا شکریہ [illegible]
کرو کہ تم تحقیق [illegible] سے پورا پورا حصہ رکھتے ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں تم کو خدا کی [illegible] سے [illegible] اب تو خود ہی خیال کرو کہ اس سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی لڑائیوں [illegible]

و وفا لا یخ بود نی الحمد اصغای آن باعث اطمینان و اطفای نوایر ضمیر انور شد انچه در باب تسخیر
دکن بنوا ظفر آرد بتفصیل نوشته بود بوضوح پیوست از همه شرف تحسین و عز استحسان رسید
از دو نور دانش و کمال شجاعت او غنقریب است که خاطر از صوبه گجرات بطوریکه نوشته بود
جمع نموده تسخیر دکن با حسن وجوه نماید و باسرع اوقات تمام فیلان و نفایس آن ملک را
خود بنظر اشرف اقدس گذراند و آرزوی مرکوز خاطر او برآید و آنکه در باب استعفای
جبرائیم لنگ و استدعای فرمان عنایت نشان بنام او و جگن ته و شاهم خان و غیرهم
بتقریر رسولی نوشته بود بدرجه تلقی مستحق گردید و مناشیر عالیه مطابق استدعا عز اصدار یافت
یقین که بحالی که بجهت گنگا تعیین خواهد نمود و فرا خور خدمتگاری و صلاح وقت خواهد بود
آنکه در باب فرزندان زمین خان و حاجم بیگ و گنگا خیال نموده است اگر خود دم می آمد
بدا و لی و انسب بود بهر حال آنچه مقتضای حال باشد بعمل آرد و آنکه در باب فرستادن
فیلان بتقدیم و التماس نموده بود مسامع قبول رسید و آنکه در روادی فرستادن شیخ ابراهیم
سکریوال بصوبه گجرات استدعا نموده بود معلوم آن عضاد الملک است که در تنبیه بدولت و اقبال
بدار الخلافة العالیه متعال جلال داریم تجهیز مهمات زمینداران آن حوالی باو رجوع شده و از رفتن او
بآن حدود آنچه باید و از این خدمات را حاصل توان شد نیست آنکه فرزندان را نوشته بود که همراه
آن عضد الخلافة بتسخیر دکن شود و التماس آنچه بهادر را بملازمت فرستد نسبت ... ...
فرزندان و خویشان او ... ... هیچ تفاوت نیست که اگر بخدمت حضور شرف نیافته
... ... و ... خاطر اشرف نخواهد که او و فرزندان او همیشه در پیش نظر
باشند ... ... آیات ... شد اگر ... ...
... ... واقع شود ... ... که فرزندان را بخدمت فرستد ... ...
شود ... ...
... ...

تقریباً اس کا سننا ہمارے دلی شغلوں کے بجھانے اور تسلی دینے کا سبب ہوا۔ جو کچھ تم نے دکن کی فتح
کے بارے میں سوچکر تشریحاً لکھا تھا وہ ہم پر واضح ہوگیا اور ہر ایک بات نے شاباشی اور پسندیدگی
کی عزت حاصل کی۔ تمہاری از حد بہادری اور کمال دانائی سے امید ہے کہ عنقریب صوبہ گجرات سے
دل کو مطمئن کرکے (جس طرح کہ تم نے لکھا ہے) اچھی صورتوں میں دکن فتح کرو اور جلدی واپس ہوکر
اس ملک کے نفیس چیزوں اور ہاتھیوں کو تم بذات خاص پیش کرو اور تمہاری دلی پوشیدہ آرزو
پوری ہو۔ اور جو کچھ گنگا کے گناہوں کی معافی کے بارے میں اور اس کے اور جگنا تھ اور شاہم خان
وغیرہ کے بارے میں عنایت نشان فرمان کی خواہش (ان لوگوں کے مانگنے کی صورت میں) تحریر
کی تھی قبولیت کے درجہ پر ترقی کر گئی۔ (وہ قبول ہوگئی) نوکری اور وقت کے مناسب ہوجائیگا اور
جو کچھ امین خاں اور جام بیگ اور گنگا وغیرہ کی اولاد کے بارے میں خیال کیا ہے۔ اگرچہ خود ہی آجاتے
تو مناسب اور بہتر ہوتا۔ خیر جو کچھ مناسب وقت ہو کرو اور جو کچھ تمہاری مہادنوں کی روانگی کے بارے
میں خواہش ظاہر کی تھی وہ قبول ہوگئی اور شیخ ابراہیم شکر پوری کو صوبہ گجرات میں بھیجنے کے بارے میں جو
التماس کیا تھا تو یہ تم کو معلوم ہے کہ جس وقت ہم بذات خاص دارالخلافہ میں مقیم ہیں۔ تو شہر آگرے کے زمینداروں
کے کاروبار کا بندوبست اس شیخ ابراہیم سکریوال کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ اس کے صوبہ گجرات بیا
چلے جانے سے اسقدر فائدہ نہیں ہے کیونکہ یہاں کے کاروبار کو چھوڑ دینا پڑے گا اور جو کچھ تم
نے اپنے فرزندوں کے بارے میں تحریر کیا تھا کہ جس وقت تم دکن کی فتح کی طرف متوجہ ہو تو ان کو کب تک
رکھو۔ یا دربار میں بھیجدو تو تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تعلق ہمارے خاندان
میں کوئی اس قسم کا نہیں ہے کہ اگر دربار کی خدمت پر مقرر نہ ہوں تو لمحہ بھر کیلئے بھی آنکھوں سے اوجھل
ہوسکیں۔ واقعی ہمارا دل چاہتا ہے کہ تم اور تمہاری اولاد ہماری آنکھوں کے سامنے رہے۔ فتحمندانہ
سواری کی روانگی کی خبر اول پر کان لگائے رکھو اگر اس عرصے میں دارالخلافہ کی طرف واپسی ہو جائے
تو سب سے اچھی صورت یہ ہے کہ بیٹوں کو تو دربار میں بھیجدو اور اگر یہ بات ہے کہ ہم کچھ مدت تک پنجاب
سیر و شکار میں مشغول ہیں تو چونکہ راستے کی دوری درمیان میں ہے تو اپنے فرزندوں کو گجرات میں ہی اپنے پاس رکھو

شاهنشاهی سپهسالار اعتضاد الملک العظمی اعتماد الخلافة الکبری [illegible]
[illegible] القاهرة عضد الدوله الباهرة ذی الخصائل الرضیة والشمائل المرضیة
[illegible] الکمالات الصوریة والمعنویة قدوة خوانین بلند مکان [illegible] [illegible] شود از
[illegible] خانخانان سپهسالار شمول عواطف شاهنشاهی [illegible] [illegible]
[illegible] درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که آخر [illegible] داخل [illegible]
[illegible] نماشرای [illegible] صنوف مسرات تازه [illegible] انواع
[illegible] مینا بطراوت و نزاهت آب ها باعتدال رسیده [illegible]
[illegible] بکمال پیوسته کوس نوروزی خطه عالم آرائی [illegible]
[illegible] آفتاب عالمتاب فیض رسان مزاج عناصر [illegible]
[illegible] رسیده [illegible] شوق آمده طراوت هوا تازگی [illegible]
[illegible] شده [illegible] روح نباتی در قالب حیات [illegible] عالم [illegible]
[illegible] نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه [illegible]
[illegible] دریادل [illegible] آسمانیان [illegible]
[illegible] علوی با [illegible] سفلی اتساق و انتظام [illegible]
[illegible] جدید پذیرفته فرد هزار نقش فریبنده [illegible]
[illegible] زبان سبزه نورس بصومعه داران حلقه زرق [illegible]
[illegible] شکفت گل تو نیز مرده هنوز ✤ شد [illegible] روان [illegible]
[illegible] آفتاب در سینه کوه ✤ صد چشمه بجوشید و تو [illegible]
[illegible] غفلت گذاران زاویه تعب و عنا ملیان [illegible]
[illegible] بیرون [illegible] رباعی خورشید که منفش گل مقصود [illegible]
[illegible] نگاه کن که چون اعضا [illegible] ✤ [illegible]

ممالک عظیم الشان قوت بازو۔ خلافت اعلیٰ کے قابل اعتماد شخص حکومت زبردست کے بڑے ممبر دولت سلطنت
کے ستون پسندیدہ خصلتوں والے اور عمدہ عادتوں والے ظاہری اور باطنی خوبیوں والے بلند [illegible]
کے پیشوا یار وفادار فرزند مدبر برخوردار سعادت مند [illegible] الدین لقب والے عبدالرحیم خانخانان سپہ سالار رحمت عنایات
شاہانہ میں شامل ہو کر اور زیادہ مہربانیوں میں شریک ہو کر خوشنود اور ممتاز رہے اسکو معلوم ہو کہ اس
نیک ابتدا والے مبارک انجام والے زمانے میں دکھ [illegible] ختم ہو گیا ہے اور بہار کا موسم شروع ہونے
والا ہے اور دن و رات برابر ہونے والے ہیں ہم اپنے بخشش والے دلکو مختلف تازہ خوشبوؤں سے
معطر پاتے اور بے حد طرح طرح کی خوبیوں کی جگہ پر پاتے ہیں۔ آب و ہوا کی تروتازگی اوسط درجہ پر
پہنچ گئی ہے اور موسم بہار کے پھلنے پھولنے کی شگفتگی اور تازگی پوری ہو گئی [illegible]
کے سنوارنے اور [illegible] کے آراستہ کرنے کی گونج گردشی آسمان میں ڈالدی۔ دھرتی [illegible]
[illegible] اور پیدائشی ہستیوں کے مزاج میں [illegible] پہچانے والا ہو گیا۔ ہوا کی [illegible]
[illegible] سے حرکت دینے لگی۔ ہوا کی تازگی شوقین لوگوں کے دلوں کو سیر کرنے لگی بہار کی [illegible]
[illegible] زندگی والے پودوں اور بوٹوں کے جسم میں نباتاتی روح پھونک دی اور برساتی بارش نے
لشکر بہار کے مسافروں (درختوں و پیڑوں) کے پاؤں کو راستے کی گرد سے صاف کر دیا [illegible]
[illegible] مضمون کی دل والے دوستوں کے کانوں میں پہنچاتے [illegible]
اور [illegible] کی صورتیں نباتات کے ساتھ از سر نو پیدا ہو گئیں آسمانی برجوں [illegible]
ساتھ بلندی [illegible] اور [illegible] نسبت و تعظیم نئے سرے سے حاصل کیا دنیا کی ہستیوں [illegible]
ستاروں کے ساتھ تازہ تازہ میل جول اختیار کیا۔ فرد نشو و نما کی قوتیں [illegible] دنیا میں [illegible]
دھوکہ دینے والے نقش گری [illegible] کی زبان مکر و فریب والے عابدوں کی [illegible]
میں زبان حال سے یہ شعر پڑھتی ہے رباعی اے زاہد پھول تو کھل گئے مگر تو ابھی تک [illegible]
ہوا [illegible] چلنے لگی مگر تو ابھی تک گوشہ نشین ہے (۲) سورج کی گرمی سے پہاڑوں کی [illegible]
[illegible] ابل پڑے مگر تو ابھی تک ٹھہرا ہی ہوا [illegible] پیڑوں کے ہونٹوں [illegible] دیکھ کے کونوں [illegible]

آتش بی دود دهد + شهود و محسوس ارباب دانش و بینش ست که درین وقت
که هنگام رسیدن نیّر اعظم ست بنقطهٔ اعتدال ربیعی مقدسان عالم بالا را
باغبار آلودگان خطهٔ خاک چه قدر نظر رافت و رحمت زیاده میگردد و متضرعان درگاه
صمدیت را کدام سجدهٔ نیاز که در ادای شکر این مواهب گوناگون قبول افتد و کدام سجده
خضوع که در موقف کبریا بشرف اصغا رسد بیت نه تنها سجدهٔ سر دمبدم باد + که هر مو بر تنم
در سجدهٔ خم باد + در چنین فصل خوش در روزگار آسوده و دلکش که دماغ عالمیان از روایح
مرحمت خسروانه معطر و مشام جهانیان از فوایح عدالت پادشاهانه معنبر ست و اسباب
خرّمی آماده و ابواب بهجت بر روی دولت واکشاده زمانه هردم مژده فتحی بگوش بشارت نیوش
میرساند و سپهر آرزو هر ساعت نوید نصرتی بمسامع مجامع جهانیان می افگند ایلچی
سلطنت پناه عبدالله خان بدرگاه آسمان جاه رسید و اقسام نفایس هدایا و اصناف
تحف بنظر اشرف گذرانید و ارسال انواع کبوتران دیوان بیگی و نسل و نژاد کبوتران
سلطان حسین میرزائی را ضمیمهٔ اسباب یگانگی و یکجهتی ساخت و الحق که مشاهدهٔ کبوتران
پری پرواز و آمدن جوانان عشقباز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصاً حبیب که
سرخیل عشقبازان ماوراءالنهر بلکه سر دفتر هنرپردازان دهر ست عشقبازی ست که پیش
از آنکه زرده ببیضه پاشیده پیوند در میان بد کاین کبوتر چند چرخ خواهد زد قبل از آنکه مربی طبیعت
روح حیوانی در بیضه بی مددگاری روزن در قالب کبوتر در آرد میداند که پروازش
تا کجاست جالینوسی ست در تشریح کبوتر و افلاطونی ست در ادراک هنرشیوه‌های
شاخ در شاخ کبوتران را بیشتر از آن میداند که نقیب خان انساب طوائف انام بفعلی
چه نسبت توان کرد که در فن خود بوعلی ست عبدالله خان از اندجان و آن حدود
طلب نموده بالکل کبوتران دیوان بیگی وغیره مصحوب میر قریش فرستاده
معلوم نیست که در ماوراءالنهر دیگر کبوتران مانده باشد همه بسلامت رسیدند تعریف

دانائوں کی سمجھ میں آتا ہے اور غور کرنیوالے دیکھتے ہیں کہ اس موسم بہار میں جبکہ سورج کا نقطۂ
ربیع پر پہنچنے کا وقت ہے۔ آسمانی برجوں کو روئے زمین کے الف لون کے ساتھ مقصد مہربانی و عنایات
کی نظر بڑھتی جاتی ہے اور درگاہ خدا کے فریدی کو نفع عاجزانہ سجدہ ادا کریں حیوان طرح طرح کی
بخششوں کے شکریے میں قبول ہو جائے اور ایسی غریبانہ سمرن پھیرائی جائے جیسا کہ [illegible] میں کہی ہے

بیت نہ صرف سر ہر وقت سجدے میں جھکنا چاہیے بلکہ — میرے جسم کا ہر رونگٹا زمین نیاز پر جھکا
رہے۔ ایسے اچھے موسم میں اور بہتر دنیا سب زمانے میں جبکہ دنیا والوں کا دماغ شاہی انصاف نرخ خوشبو دار
سے بسا ہوا اور انسانی دماغ سلطانی عادلانہ عطروں سے خوشبودار ہے اور خوشی و فرحی کے سامان موجود
ہیں اور بے فکری کے دروازے شاہی اقبالمند چہرے پر کھلے ہوئے ہیں زمانہ دمبدم فتح کی خوشخبری خوشی
والے کانوں میں پہنچاتا ہے اور آسمان محبت و پیار کے طور سے ہر وقت فتح کا [illegible] دنیا دارو
کے گوش گزار کرتا ہے کہ اتنے میں سلطنت پناہ عبداللہ خان ازبک کا ایلچی مع درتبہ دربار میں حاضر
ہوا اور عمدہ عمدہ مختلف سوغاتیں اور طرح طرح کے تحفے نظر شاہانہ کے سامنے پیش کئے اور دیوان نو
قوم کے مختلف کبوتر اور سلطان حسین مرزائی نسل و ذات کے کبوتر پروانہ کرکے ذوق و اشتیاق پیدا
کر لیا۔ اور واقعی بڑی پرواز کبوتروں کا ملاحظہ کرنا اور نوجوان کبوتر بازوں کو آنا شاہی دل کی خوشنودی کا
سبب ہوا [illegible] کبوتر بازی آنا جو شہنشاہ دارالخلافت کبوتر [illegible] دنیا دیکھنے [illegible] ہنر
والوں کا کھیل ہے کہ قبل اس کے کہ [illegible] کی زردی سفیدی سے [illegible] پا جاتا ہے کہ کبوتر
کتنی پونیاں کھائے گا اور اس سے پہلے کہ [illegible] کی طبیعت کا [illegible] دینے والا [illegible] مددگار
[illegible] پائے جان جاتا ہے کہ اس کی اڑان کتنی ہے [illegible] تشریح [illegible] ایسا [illegible]
تشریح بدن میں ماہر تھا [illegible] افلاطون [illegible] کبوتر [illegible]
جاتا ہے حقیقت کہ نقیب جان انسانی [illegible] واقف [illegible] علی کبوتر [illegible]
حق میں بوعلی بن سینا ہے عبداللہ خاں نے شہر اندجان [illegible] کبوتر [illegible]
کبوتر اور دیگر نسل کے میر قریش کے ہمراہ بھیجے ہیں [illegible]

و توصیف آهنگ پرواز آن دور ترست که حمامهٔ خامه در هوای آن بال گشاید و طاوس
نگارین زبان در فضای بیان آن به جلوه درآید. مثنوی. هر پری پیکری بجلوهٔ ناز +
راست چون مرغ شوق در پرواز + گرم خو همچو مغز برنایان + دوربین همچو عقل دانایان +
ره نوردان آسمان و زمین + دانه چینان خوشهٔ پروین + همه گرم بلند پروازی +
از فلک گوی برده در بازی + الحق تا مرغان اولی اجنحه آشیانهٔ عرش در طیرانند مثل
این کبوتران از کبوترخانهٔ هیچ عشقبازی نپریده از کبوتران نامی روزگار در هوای
همراهی این کبوتران جست کنان و تعلق زنان بال مساوات نمی توانند گشود اگرچه آن
[illegible] در عجب بما هیچ از شرف مجالست و دولت خدمت مهجور و محروم ست اما همیشه
در [illegible] تخمیس زمان فرح و انبساط منظور نظر خورشید ماثر بوده یاد آن رکن السلطنة
[illegible] و در روز یکه کبوتران مذکور از نظر اشرف میگذشت و خاطر ملکوت ناظر از
مشاهدهٔ آنها منبسط و فرحناک شده بود آن اعتضاد الملک العظمی و هنرهای او در این کار
بسیار یاد میفرمودیم درخلال این حال توهمی بخاطر پری نژادان زیرک نهاد مذکور رسید
[illegible] التماس گذارش پیغامهای خود نمودند ناچار بالملتمس ایشان رقم زده کلک جواهر
[illegible] جمیع سرداران کبوتر خیل [illegible] پیغامها میرسانند بیت هر که منظور
[illegible] چون نداند زبان مرغان را + مخصوصا آن پری سالی جوان عمل
[illegible] کار [illegible] میکند [illegible] عشق را بچرخ آرد دل
آرسیده خاطران آمده دل را در حرکت و بازی آورد میرسانند و ابلاغ مینماید که چون
قاید دولت و اقبال [illegible] خلوص عقیدت و صفای طویت بوسیله دعاهای
سحری ترحم بر احوال ما نموده مساعدت تاییدات آسمانی بدرگاه گیتی پناه جهانبانی که خدا
[illegible] شناس است رسانیده غلغلهٔ شوق جوانی در کاخ دماغ این آرزومندان انداخته
[illegible] تازه و کامرانی بی اندازه مرحمت فرموده است از هواخواهان درگاه و دولت خواهان

ان کی تعریف وتوصیف اس سے بھی بڑھکر ہے کہ قلم کی کبوتری ان کی یاد میں پھڑپھڑائے اور آراستہ بیان
سواران کے میدان مدح میں ناچنے لگے **مثنوی** ہر ایک پیارا کبوتر ناز و انداز دکھا کر سیدھا مرغ شوق
کی طرح اڑتا ہے (۲) جوانوں کی دماغ کی طرح گرم مزاج والا سیانوں کی سمجھ کی طرح دور کی سوجھنے
والا ہے (۳) یہ کبوتر زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے ہیں اور ثریا ستارے کے دانے کے
جیسے موتی چگ لینے والے ہیں (۴) سارے کبوتر اونچی اڑان میں چالاک ہیں۔ گویا آکاش سے
کبھی آگے بڑھ گئے ہیں۔ واقعی جب سے فرشتے آسمانی آشیانے میں اڑتے ہیں کسی کبوتر باز کے کبوتر
جلنے میں ایسے نہیں اڑے اور دنیا بھر کے نامی کبوتر ان کبوتروں کی قلابازی اور اونچی اڑان میں برابری کے
نیکھ نہیں کھیل سکتے۔ اگرچہ ہم ظاہری ہمنشینی کی عزت اور حاضری دربار سے بچھڑے ہوئے ہو لیکن ہمیشہ
ہر حالت میں خاصکر خوشی وخرمی کے موقع پر ہماری روشن نظر میں مد نظر رکھکر تم کو زیادہ یاد کرتے
ہیں اور جس دن کہ یہ کبوتر ہمارے سامنے پیش ہو رہے تھے اور فرشتوں کو دیکھنے والا ان کی سیر و تماشے
سے خوش ہوا تھا تم کو اور تمہاری بات چیت کو اس بارے میں بہت یاد کرتے تھے جب (خانخاناں) ان
کو خبر لگی کہ عبداللہ خان ازبک نے بہت سارے کبوتر اکبر کو بھیجے ہیں تو اس نے لکھا کہ مجھکو بھی ان میں سے
پورا حصہ ملنا چاہیے چونکہ دینا منظور نہ تھا اس لئے لکھتا ہے کہ میں ان کی سیر دیکھ رہا تھا کہ اتنے
میں کبوتروں نے عرض کی کہ اے اکبر بادشاہ ہم مدتوں بعد حاضر خدمت ہوئے ہیں اب آپ ہم کو
اپنے سامنے سے دور نہ کریں۔ لہذا آئندہ کی عبارت میں خود اپنے سے انکار ظاہر نہیں کر سکتا۔ بلکہ لکھتا
ہے کہ کبوتر جدا ہونا پسند نہیں کرتے۔ **مقتبس** اتنے ہی میں ان سیانے خوبصورت کبوتروں
کے جی میں یہ وہم پیدا ہوا کہ ہمارے سامنے اپنے معاملوں کو عرض کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ کبوتروں
کی امیدوں کو بر لانے کے لئے ان کا بیان قلم دوات سے تحریر کیا جاتا ہے سارے کبوتروں
نے سردار حقیقی بہت سی تعریفوں میں آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور اپنے پیغام پہنچاتے ہیں۔ **بیت**
جو کوئی شخص عہد سلیمان کی نظر میں منظور ہو گیا یعنی جس کو بادشاہ نے پسند کر لیا وہ جانوروں کی بولی کیونکر
نہ سمجھے گا یعنی اے خانخاناں ہم سلیمان ہیں اور تم آصف برخیا ہو جب وہ جانوروں کی بولی سمجھتے (بقیہ)

بارگاه خصوصاً ازان عشق اندیش خدا کیش که از عمده مریدان و زبدهٔ معتقدان این پادشاه
عالم پناه است آنست که بر فرد ایما حسن طلبی در باب انتساب خاندان با گلند و سنگ تفرقه در جمعیت
قبیله جمیله با نیند از و که منتهای آرزوی جماعت ما آنست که بتوفیق الٰهی در ملازمت حضرت
ظل الٰهی با ظهار شرائف لطائف و ابراز انواع هنر و اصناف شعیده تدارک و تلافی
عمر گذشته خود نمائیم و دیگر سلاله خاندان لطائف و نقاوهٔ دودمان دولت رافع
ملال واندهی یعنی پیر صورت جوان سیرت سبز کهی که دخترش بواسطه مشهور
فی الاکناف والاطراف المستغنی عن الاوصاف سر سبز ست سلام عشق الیتام میرساند
و میگوید که بعد از ارزدی بسیار و روزگار درازی بسعادت آستان بوسی مستسعد شده
زلیخا وار هوای جوانی در سر افتاده است میخواهد که با فرزندان و ابنا در ملازمت بوده
خدمات پسندیده که صورت انشراح خاطر و ارتیاح باطن و ظاهر گردد بظهور آرد اگرچه عمری
بمعشوقی نام بر آورده بود اما الحمد لله که آخر بعاشقی این چنین معشوقی سرفراز گشت و بیداشت
از سائر عاشقان و طالبان درگاه خصوصاً ازان پیشوای ارباب طلب آنست که
سر ارادت در دامن صبوری پیچیده اجازت مهاوهوس که در مجلس نشاط انبساط
اختلال پذیر باشد ندهد همان بهتر که بسوز هجر بسازد و احوال با نیرداز و دیگر سرخیل نا سور
یعنی کلته پر اگرچه نام ما در اء النهر یا نه دارد اما خراسانی نژاد ست و سرخیل
معتبر کم پیدا اگرچه بنام کم پیدا ست اما سرفراز بلند پیدا وارست زبان حال او
باین بیت مترنم ست بیت هر که سبکسار سبک خیز تر ٭ مرغ سبک پر بپرد تیز تر ٭
و سرنامداران مشعل کلان که در بالا روی از شعله کم نیست و بشوق آستان بوسی
سرگرم ست و آن سیرت مردم یعنی سیه دم نگر دود دل عشقبازان ست که
در پی او ست و آن بعبتی پرنگار یعنی ماده کنارد دار که زره پایش یاد از خلخال لیلی میدهد
در زنجیر جنون در پای عشقبازان می اندازند و سائر کبوتران نامدار خوش سخن نیک رفتار

خاصکر تم سے کیونکہ تم محبت کرنیوالے اور خدا ترس ہو بلکہ اس جہاں پناہ بادشاہ کے معتقدوں اور مریدوں میں سے سب سے اچھے مرید ہو کہ ہمارے کبوتروں کی ٹولیوں میں سے اشارہ کنایہ کے ساتھ طلب نہ کرو۔ اور ہم اچھی نسل والے کبوتروں کے جھگڑے میں جدائی نہ پیدا کرے۔ کیونکہ ان کبوتروں کی ٹولی کی انتہائی خواہش یہ ہے کہ خدا کی عنایت سے اکبری دربار میں رہکر اچھے اچھے ہنر دکھلاکر اور طرح طرح کی شعبدہ بازی اور کمالات ظاہر کرکے اپنی بیتی ہوئی عمر کا بدلہ حاصل کریں دوسری کبوتری جو اپنی قوم کی چھٹی ہوئی اور بلند اقبالی کے خاندان کا خلاصہ ہے (یعنی سب سے چنیدہ ہے) جسکو دیکھکر دکھ درد رفو چکر ہو جائے جسکی شکل پر بڑھاپا برستا ہے مگر جوانوں کی خصلتیں رکھتی ہے جس کا نام سبز کھی ہے اور جو سر سبز نامی نسل کی ہے جس کو تعریف کی ضرورت نہیں۔ چار دانگ عالم میں مشہور ہے۔ محبت ٹپکتا سلام پیش کرتی ہے اور کہتی ہے بہت سی امیدوں اور زمانوں کے بعد اکبری آستان بوسی کے اقبال سے مشرف ہوکر زلیخا کی طرح سر میں جوانی کی امنگیں پیدا ہوگئی ہیں کہ شاہی بال بچوں میں رہکر اچھی نوکریاں بجالائیں جو ظاہری و باطنی خوشی اور دل کی شگفتگی کا باعث ہوں۔ اگرچہ ساری عمر معشوق کے نام سے شہرت پائی تھی لیکن خدا کا شکر ہے کہ آخر میں ایسے معشوق کی عاشقی پر بلند رتبہ ہوئی۔ سارے دربار شاہی کے ملازموں اور عاشقوں سے خاصکر تم سے (کیونکہ تم نے اپنے خط میں سب سے زیادہ کبوتر مانگے ہیں) یہ امید کیجاتی ہے کہ اپنے ارادے کے سر کو صبر کے پائے میں لپیٹ کر اس سر کو لالچ و خواہش کی اجازت نہ دیں جو ہماری خوشی کی محفل میں خلل ڈالے۔ تمہارے لئے بھی بہتر ہے کہ ہجر کی آگ میں جلتے رہو اور ہماری خبر نہ پوچھو۔ دوسرا نامی کبوتروں کا سردار جسکا نام کلتہ پر ہے۔ اگرچہ یادرالنہری نام ہے لیکن خراسانی قوم کا کبوتر ہے۔ اور چوتھی کا کبوتر ہے۔ اگرچہ اسکا صحیح نام کم پر ہے مگر بڑا اڑنہار ہے اور یہ شعر زبان حال سے پڑھتا ہے **بیت**۔ جس کسی کے پاس تھوڑا اسباب ہے وہ زیادہ تیز رفتار ہے جس طرح کم پر قوم کا کبوتر تیزی سے اڑتا ہے۔ اور مشعل کلاں نام کا کبوتر بھی جو بلی کے کبوتروں میں سے ہے جو اونچی اڑان میں شعلے سے کم نہیں ہے اور دربار شاہی کی آستان بوسی کی لگن میں اڑتا ہے۔ اور آدمی جیسا سیاہ دم (بقیہ

که باصالت نسب و شرافت حسب اتصاف دارند برخی ازانها بازیگار اتفاق دارند
وطایفه با سبزکی شفق اند و بالجمله چون هر یکی زبان حال کبوتران فارغ بال ست تمام
این کهن سالان نو رسیده بهزار زبان توقع از انصاف آن اعتضاد الملک دارند
که مادام که ما با بنا و عشایر و تمام قبایل خود در پیرانه سر با ست ان ملک آشیان
که بام دولت و کاخ رفعت ماست مشرف شدیم بهر جای خود نشانیم و شوقها را در پرواز
نیاریم جمعیت ما را متفرق نسازند و پروین ما را بنات النعش نکنند و قبایل کبوتران تمام
استدعای نمایند اگر کسی بنیت حج میرفته باشد دعای ما را بکبوتران حرم که گرد کعبه
پرواز دارند نویسند دیگر چون آن اعتماد الخلافة را همان نود رراه است باید که
دران باب بکمال اهتمام بتقدیم رسانند که انشاء الله سبحانه درین صدقه کبوتران خوب
با و مرحمت خواهد شد و حصه آن مهمان نواز خوانهای نو رسیده عنایت خواهیم فرمود و اگر
دران باب تاخیری نماید انچه آن اعتضاد السلطنة در باب خود خیال کرده باشید ازان
کمتر با و مرحمت خواهیم فرمود منشور حضرت شاهنشاهی بحکیم همام در وافقه
جالینوس الزمان حکیم ابو الفتح گیلانی برادر او حکمت مآب فطانت ایاب حق
شناس حقیقت اساس واقف مواقف معارف و معانی سالک مسالک دین
و کاردانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان رموز سنیدی و سیاسی
انیس مجلس خاص جلیس نهانخانهٔ اخلاص نقاوه افاضل انام سلاله اکابر کرام جالینوس
زمان حکیم همام بجلائل توجهات ظل الهی و شرائف تفقدات شاهنشاهی مستظهر و مستبشر
بوده بداند که درینولا که نهضت رایات آسمانی سامی و جولان مواکب زمین پیمائی
بسیر و شکار گلگشت ولایت دلپذیر کشمیر که از عطیات مجدده حضرت صمدیت ست باین
نیاز مند درگاه کبریا شده بود بعزیمت آنکه دران گلستان همیشه بهار که کارنامه قدرت
پروردگار ست نفسی چند بحضور باطن بر آورده صبحی چند جبین نیاز بسجود معبود حقیقی در آن سرزمین

جو اچھی نسل کے اور بڑے ذی قوم کے مشہور رہیں کیونکہ ان میں سے اپنے سرِ دار نیز نگاہ نامی کبوتر سے تعلق ہیں اور کچھ سیر کبھی سے حاصل کلام چونکہ کبوتروں کا ہر شکلیہ بابرخوشدلی سے زبان حال بنا ہوا ہے اور سے پرانے کبوتر نامی دقت یہاں آکر پہنچے ہیں تم سلطنت کے قوت بازو سے ہزاروں پر پھیلا کر زبان حال سے امید کرتے ہیں کہ جبکہ ہم سب صاحب بال بچوں اور کنبے قبیلے وغیرہ کے آخری عمری میں بالکل صفات دربار میں حاضر ہو گئے ہیں اور وہ دربار کار ہے سے اقبال کی حقیری اولادیں کا مقام سے اپنے اپنے کمال ظاہر نہ کر دیں اور اپنی حیاجت وشوق کو اونچا نہ اڑ لیئے دیں ہم رہتے خلیفہ کے تمتر عبد نہ کریں اور ہم سب جو تر ما ست رہے کی طرح جمع ہیں ان کو بکھرے ہوئے بنات النعش ستاروں کی طرح نہ کریں اور سارے کبوتروں کی جھنڈ مکڑ رہا ہے ہیں کہ اگر کو ذرا ترحم کے ارادے سے جارہا ہو تو ہماری یہ آرزو ہے کہ کبوتروں کو تحریر کر دیں جو کعبے کے گرد اڑتے رہتے ہیں اور آرزو یہ ہے کہ ہم سب ملکہ رقیہ بیگم کو [illegible] ہو جائیں) اس وقت یہ خط لکھا جا رہا تھا جس زمانے میں عبد الرحیم خانخاناں کی بیوی کی موت اور خانخاناں کثرت اولاد کی وجہ سے آخر کل ساقط کر دیا گیا تھا لہذا شہنشاہ اکبر خانخاناں کو اس حرکت سے منع کرتا ہے) اور جیسے کہ تمھارے یہاں کچھ ہو چکا ہے تم کو چاہئے کہ اس بار ہیں پورے [illegible] کا انتظار کرو کیونکہ خدا کے پاک سے جا جاتو کچھ پیدا ہو جائے پہنچنے لیئے نمبر [illegible] دیئے جائیں گے اور [illegible] کا حصہ سے کبوتروں کے جوڑوں سے عنایت کیا جا [illegible] اس کے ہوتے ہیں یا خیر معلوم ہوئی ہو تو اس صورت میں تم نے اپنا حصہ تبدیل کیا ہوگا [illegible] سے [illegible] کر کے تھوڑا سا تشویش [illegible] دیوان بیگ ایک مشہور کبوتر باز تھا اور سلطان حسین مرزا [illegible] ماوراالنہر کے شہزادے نے اچھے اچھے کبوتر پال رکھے تھے

حکیم ہمام کے نام اکبری تعزیت نامہ جبکہ ان کے بھائی حکیم الزمان حکیم ابو الفتح گیلانی کا انتقال ہو گیا۔ فلسفے کی جانب پناہ [illegible] کے مستند راستی کو چلنے والے حقیقی بنیاد رکھنے والے معنوں اور عقلی موتیوں کو جانچنے والے تجربہ کاری اور ہوشیاری کے [illegible] پہچاننے والے علم و حکمت کے رازوں کو ظاہر کرنے والے کل قسم کے بھیدوں (بقیہ)

بحمدالله والمنة که در زمان خوبیهای آن ولایت که گلهای رنگارنگ و میوه‌های گوناگون مملو و مشحون بود با شاهزاده‌های کامگار برخوردار و خلاصهٔ عساکر نصرت شعار از راه شوامخ جبال که طیور با وجود بال و پر بمشکل از انجا عبور توانند کرد بتوجه اشرف تصمیم یافت حکم فرمودیم که چندین هزار سنگ تراشان کوه‌کن و خاراشگافان فرهاد فن بکلند و بیل پیش پیش میرفتند و در تنگنای کوه کمرها پهنا و رسا ساختند و قریب یکهزار فیل کوه تمثیل بفراغ بال و وسعت حال میگذشت و دیگر خیل و حشم و سراپرده و خیم از دار الخلافه لاهور تا قریب نیلاب جا بجا و شهر بشهر گذاشته بودیم چون خاطر اشرف از التذاذ روحانی و جسمانی و سیر و سلوک عشرت و کامرانی حظ وافر برداشت عنان یکران عزیمت براه تنگی و دستور منعطف که بپایهٔ فلک پایه خود را به مفارق ساکنان دیار کابل اندازیم و در روزی چند بسیر و شکار آن حدود بپردازیم از انجا که بادهٔ عیش این خمخانه را بجونابهٔ غم آمیخته اند و بنای بقای نگارخانهٔ نشأهٔ انسانی را آب و گل فنا انگیخته درچنین وقتی ناگاه غریب واقعهٔ جانکاه روی نمود همه عیش را منغص ساخت و عشرتها را تلخ گردانید شرح این آنکه مواکب عالی در حوالی دستور تا باحسن ابدال رسیده بود بتاریخ روز مرداد هفتم شهریور ماه الهی سنه سی و چهار موافق شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سنه نهصد و نود و هفت بحسب سرنوشت ازلی حکیم نامی و مخلص گرامی قدوهٔ محرمان اسرار زبدهٔ همنفسان حقیقت گزار دقیقه شناس حقائق معانی حدیقه پیرای بهارستان نکته دانی نمک ریز مجلس انس ساقی بزمگاه اقدس طالب دوام آگاهی محو رضای بادشاهی بیدار دل شبستان ضمائر هشیار مغز انجمن سرائر مستشار دولت ابد مقرون موتمن سلطنت روز افزون مقرب الحضرت السلطانی حکیم ابوالفتح گیلانی ازین سرای فانی و تنگنای ظلمانی بمرض اسهال ارتحال نمود حسرت فراوان از فراق صوری خود در دل اقدس گذاشت هر چند هیکل عنصری و قالب خاکی او از نظر غایب شده اما شمائل روحانی

خدا کا شکر ہے کہ اس علاقے کی بہار کے زمانے میں جبکہ رنگ برنگے پھول اور طرح طرح کے پھل لدے پھندے
تھے اقبالمند برخوردار شہزادوں کیساتھ اور فتحمند فوج میں سے مخصوص آدمیوں کیساتھ پہاڑی پگڈنڈیوں کے
راستے سے کہ جن پر ہوتے ساتے پرندہ بھی وہاں پر نہیں مار سکتا تھا۔ وہاں جانیکا مستقل ارادہ ہوگیا۔ ہم نے
فرمادیا جسکی وجہ سے پہاڑ کاٹنے والے بیلدار اور فرہاد جیسا کمال رکھنے والے سنگتراش ایک ایک دو دو
پڑاو آگے جاتے تھے اور پہاڑی دروں اور گھاٹیوں میں راستوں کو کشادہ کرتے جاتے تھے! ور تقریباً
ایک ہزار ہاتھی پہاڑ جیسے خوشی خوشی کھیل کھیل کر گزر سکتے تھے اور اس کے علاوہ فوج شاہی ٹھاٹھ اور
شامیانے (چھولداریاں) تنبو۔ دارالخلافہ لاہور سے لیکر دریائے اٹک تک جابجا اور شہر شہر میں چھوڑ
رکھے تھے جب، قلب مبارک نے روحانی اور جسمانی لذتوں سے عیش و آرام کے سیر سپاٹے سے پورا لطف
حاصل کرلیا۔ ارادے کے گھوڑے کی باگ بلکی اور دستور کے راستے پر موڑ دی گئی۔ تاکہ اپنے آسمان جتنے
بلند رتبہ درجہ کو (پاؤں) کو صوبہ کابل کے باشندگان کے سروں پر رکھیں اور چند روز ان حدود میں سیر
و شکار کریں۔ چونکہ اس دنیا کی عیش کی شراب غم و فکر کے کھلونے ملائی ہوئی ہے اور جسم انسانی کے نقاش خانے
کی تمامی بنیاد موت کے آب و گل سے بنائی گئی ہے ایسے خوشی کے زمانے میں عجیب جان توڑ واقعہ پیش آیا
جس نے سارا عیش و آرام کرکرا کر دیا اور خوشیوں کو کڑوا بنا دیا جسکی تشریح یہ ہے کہ شاہی سواری علاقہ
دستور میں باحسن امان تک پہنچی تھی کہ کنوار کے ساتویں دن جس کو ارادہ کہتے ہیں جلوس اکبری
کے ۳۴ ویں سال شوال کی انتیسویں تاریخ جمعرات کی رات ۹۹۷ھ کو حکم خدا کے موافق حکیم نامی و مخلص
گرامی کبیدگیوں میں سے سب اپنی ابدی تپیدی پیچھے ساتھیوں میں سے جا پہنچا ہوا۔ باطنی حقیقتوں کی
تہہ کو پہنچنے والا، نکتہ دانی کے مقام پہ بہار پہ یادگاری لگانیوالا انسانی مجلس میں لطف کرنیوالا خاص بزم
شاہی کا ساقی۔ دائمی ہوشیاری کا خواہشمند شاہی رضامندی پہ خوشنود دلوں کے اچھائے گوہر بے
بہا دلوں کے لکھنے والا حصیدا عقل میں ہوشیار دماغ والا دائمی سلطنت کے خیر سلطنت معزز افزون امیر دشادکام ابدی
کا تک حکیم ... بیمار ... دستوں کی بیماری سے فوت ہوگیا اور ... مبارک ... کی
بہادری ... نقش ... گیا ... اور ... نظروں سے غائب ہوگیا لیکن روحانی ...

ولطائف ذاتی خجسته ترین صورتی پیش دید خاطر حاضر ست باریک بینان عالم
تقدس مردن فنا رفانی را از زادن عالم باقی گفته اند و بحق حقیقت نمائی جوهر نفس الامر
شده اند و پیداست که درج پاک را از گذاشتن ظلمت خانهٔ خاک به تفاوت در
واقع بغیر از تغییر منزلی و تبدیل مکانی نیست و نظر بعالم اسباب هم غایت امید حقیقت
شناسان و نهایت آرزوی وفا کیشان همین ست که در قدم قبلهٔ دین و دنیای خود جان سپاری
کنند آن بر وجه اتم وقوع یافت که بحضور اقدس ما وصیت نمود و سپارش آن حکمت مآب کرد و تا نفس
واپسین هشیار بوده حیات مستعار را آگاه دلی و خبرداری در قدم ما سپرد باید که آن هوشمند
سعادتمند از استماع این واقعه جزع و فزع که از عادات عوام الناس [illegible] دل بستگان عالم [illegible]
ولباس ست ننماید و نظر مستقیم را بلند داشته و [illegible] آن را از تقدیرات خداوندی پنداشته
رضا بقضا در دهد که همه را این شاهراه در پیش ست توفیق سرکاری والبته [illegible] خوش
و [illegible] آن غفران پناه را بیش از حد خورده ایم اکنون استدعای طول حیات ما از حضرت
واهب العطایا [illegible]
از [illegible]
سه شنبه سوم شوال افادت و دانش پناه معارف و حقائق دستگاه [illegible]
نهایة الدورانی تذکرهٔ اعاظم حکمای مشائین و تبصرهٔ اکابر [illegible]
انسانی فهرست جرائد جلائل ملکات نفسانی [illegible]
افلاطون کشاف معاقد علوم [illegible] جواهر محسوس و مفهوم [illegible]
جهان مرتفع از این ظلمتکده فنا رحلت نمود و از [illegible]
حکیم مغفور پیش آمد چنانچه آن حادثه فراموش شد [illegible] پیش
دید خاطر قدسی مناظر مشیت ازلی [illegible]
و [illegible] آن حکمت مآب که در جمیع امور تابع [illegible]

اور ذاتی صفتیں انچھی صورت میں آنکھوں کے سامنے موجود ہیں عالم روحانی کے غور کرنے والوں نے عالم
انسانی کی موت کو عالم باقی کی پیدائش بتائی ہے اور واقعی نفسانی ذات کی حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ پاک روح
میں جسم خاکی کے چھوڑ دینے سے کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور در اصل مرنا ایسا ہے جیسے مکان اور گھر کا بدلنا
اور دنیاوی حالات پر نظر کر کے حقیقت شناسوں کی انتہائی امید اور وفادار دلکی آخری آرزو
یہی ہے کہ اپنے دنیا و دین کے آقا کے سامنے جان دیدیں تو یہ اچھی طرح واقع ہو گیا کہ ہمارے روبرو
اس نے وصیت کی. اور تم کو ہمارے سپرد کیا اور مرتے دم تک ہوشیار رہکر حیات مستعار کو ہوشیاری
اور خبرداری سے ہماری ملازمت میں ختم کر دیا تم دانا اور اقبالمند کو چاہیئے کہ اس واقعہ کو سنکر آہ وزاری
نہ کرو جیسی کہ عام لوگوں کی عادت اور دنیاداروں کا طریقہ ہے اور نظر مستقیم کو ملبند رکھکر اس واقعہ کو حکم
خدا خیال کر کے تقدیر الٰہی پر رضامند ہو جاؤ. کیونکہ یہ راستہ ہر ایک کے سامنے آنیوالا ہے. اور ہر ایک
کام اپنے وقت پر وابستہ ہے. اور ہم نے تمسے زیادہ اس مرحوم کا رنج کیا ہے. اب بخشش کرنیوالے خدا سے ہماری
طول عمر کی خواہش سب سے بڑھکر کرو اور مصیبتوں میں سے سب سے بڑی مصیبت اور سخت رنجوں سے
بڑا رنج یہ ہے کہ اس دکھیا واقعہ سے پندرہ روز پہلے امرداد کی ۲۴ ویں تاریخ کو جسکو روز دین کہتے ہیں تیسری
شوال منگل کے دن افادت وافاضت پناہ معارف وحقایق دستگاہ زمانے بھر کے عالم دنیا بھر کا دانشمند
حکما رسٹائین کی بڑی یادگار اور قدیم صاحبان کمال بزرگوں کی روشنی کل انسانی بزرگیوں کا مجموعہ
نفسانی اعلی خوبیوں کے دفتروں کی فہرست بہت سے عجیب وغریب فنوں کا مالک افلاطونی کمالونکا ظاہر
کرنیوالا علمی مشکلات کا حل کرنے والا جواہرات دنیاوی کا پرکھنے والا عضد الدولہ امیر فتح اللہ شیرازی اسی
دستوں کے مرض میں اس اندھیری نگری سے چل بسا. ابھی یہ حیرت وافسوس تازہ تھا کہ حکیم مرحوم
کا واقعہ پیش آیا کہ اس مصیبت کو بھی بھول گئے. چونکہ ہمیشہ پاک منظر دل کے سامنے خدا کی مرضی
اور خدا کی ارادے کا ظہور رہے صابر ورضامند ہو گیا. تم چونکہ سارے کاموں میں ہماری مرضی
کے تابع ہو اس واقعہ میں بھی ؎

بکمال تبعیت اقدس نماید و خاطر اشرف را متوجه انتظام احوال خود داند که درین نزدیکی عرصهٔ کابل مخیم سرادقات جاه و جلال خواهد شد چون بشرف استلام عتبهٔ عرش مقام مشرف گردد بانواع تلطفات شاهنشاهی و تفقدات بادشاهی امتیاز خواهد یافت بیست و هشتم شوال سنه نهصد و نود و هفت کنار سند ساگر نزدیک اٹک بنارس نگارش یافت

فرمان حضرت شاهنشاهی باعظم خان کوکلتاش ولد شمس الدین محمد خان

درهنگامیکه خاطر مقدس منتظر آن بود که بزودترین اوقات و خوشترین ساعات آمده احراز دولت ملازمت که اکسیر سعادت ست نماید و مشمول اقسام عواطف شاهنشاهی و مورد انواع تفقدات اعلی خاقانی گردد خبر رسید که او متوجه زیارت حرمین شریفین زادهما الله شرفا شده است و اهل و عیال و فرزندان و برادران در دریای خونخوار همراه برده است باعث تعجبها شد که مثل او بندهٔ با اخلاص مستحسن الخدمة چندین حقوق ما را منظور نداشته بی رخصت ما چگونه متوجه این مطلب میشود و مثل او عاقلی بی رضامندی والدهٔ شریفهٔ خویش که جمیع اهل الله در همه اطوار خصوصا عبادات سیما طاعت چنین بی استرضای او کاری نکرده اند عبادات و طاعات را مثمر ثواب ندانسته اند او که طلبگار ثواب شده با چنین بی رضائیها چه بخاطر رسانیده است و درین باب چه اندیشه نموده هر چند بنظر تعمق تامل میرود امری که باعث چنین بیراهه رفتن و بیکبارگی راه بیوفائی را که در جمیع انام نکوهیده ترین صفات ست گزیدن باشد بخاطر هیچ یکی از دوربینان بارگاه عزت نمیرسد او کی اراده این مطلب کرد که ما قبول ملتمس او ننموده ایم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس دامنگیر همت شده بود بایستی رخصت طلبیده تا مشقت او و اعتبار چندین خطار این راه دراز نتیجه گشتی و مثوبات اخروی را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در مسلک بی رضای ما و والدهٔ خود رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داده سیه هانا که مغلوب واهمه خویش گشته خیال باطل بخود راه داده بی مشورت خردِ دوربین خود که در زمان تسلط واهمه معزول

پوری پوری ہماری پیروی کرو اور ہمارے دل کو اپنی حالت کی درستی کی طرف متوجہ سمجھو۔ کہ عنقریب ہی علاقہ کابل شاہی شامیانوں کی خیمہ گاہ بنے گا۔ جب ہمارے بلند رتبہ آستانے کی بوسہ زنی سے مشرف ہو۔ مختلف شاہانہ عنایتوں اور بادشاہانہ مرحمتوں سے عزت پاؤگے۔ ماہ شوال کی ۲۰ در تاریخ ۹۹۷ سنہ ہجری میں بنارس کی منزل پر یہ خط لکھا گیا جو دریائے سندھ کے ساحل پر دریائے اٹک کے متصل واقع ہے

اکبر شاہی فرمان اعظم خان کوکلتاش شمس الدین محمد خان کے نام

جن دنوں میں ہمارا قلب پاک اس امر کا منتظر تھا۔ کہ جلدی سے نیک گھڑی میں آکر ملازمت سرکاری کو حاصل کرے جو ملازمت اقبالمندی کیلئے کیمیا کی خاصیت رکھتی ہے اور شاہانہ مختلف عنایتوں میں شامل ہو اور اعلیٰ شاہنشاہی مہربانیوں میں واقع ہو کہ استنے میں خبر آئی کہ وہ مکہ مدینے کی زیارت کیلئے چلا گیا۔ خداوند عالم ان دونوں کی عزت کو بڑھائے اور بال بچوں اور بھائیوں کو اپنے سمیت جو خونخوار دریا کی مثال ہے ساتھ لے گیا ہے۔ بڑے تعجب کا سبب ہوا کہ تم جیسا سچا ملازم ابھی خدمت بجالانے والا ہمارے اتنے سارے حقوق نمک کا خیال کئے بغیر اور ہمارے بلا پوچھے کس طرح اس طرف متوجہ ہوتا ہے تم جیسا سیانا اپنی والدہ صاحبہ کی بلا مرضی جبکہ کل عابد سارے کاموں میں خاصکر عبادتوں میں اور بالخصوص طاعتوں میں ماں کی مرضی بغیر کوئی کام نہیں کرتے ہیں اور (خلاف مرضی والدہ) کی ہوئی عبادتوں اور طاعتوں کو ذریعہ ثواب نہیں سمجھتے ہیں تم جو ثواب چاہنے والے بنے ہو اتنی ناراضیوں کے ہوتے ہوئے کیا جی میں سمائی ہے اور اس بارے میں کیا غور کیا ہے۔ جتنا غور سے سوچا جاتا ہے کوئی وجہ اس نافرمانی کے راستے پر اور ایک قدم بیوفائی کا راستہ اختیار کرنیکی (جو سارے زمانے میں بدترین عیوب میں داخل ہے) دربار کے تجربہ کاروں میں سے کسی کے دھیان میں نہیں آتی۔ تم نے یہ مطلب کب ظاہر کیا تھا کہ ہم نے اس التماس کو قبول نہ کیا ہو۔ واقعی اگر حج بیت اللہ کا شوق بنگلہ ہوا تھا تو اجازت طلب کرنی چاہیئے تھی تاکہ تمہارا ثواب کے خیال سے تکلیف اٹھانا اور ان دور دراز راستوں کے خطروں کا برداشت کرنا کچھ نتیجہ دیتا۔ اور آخرت کے ثوابوں کیلئے تیار ہوتے۔ تمہارے جی میں کیا آئی کہ ہماری اور ماں کی بلا مرضی جاکر دنیا و آخرت کے نقصان کے اسباب مہیا کئے (باقی)

بوده در هیچ حصول نمی باشد مرتکب چنین امری که عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است
و اگر بارقهٔ جذبهٔ الهی در رسیده بود تا رخصت حاصل کردن موسم و وقت میگذشت خود
متوجه این سفر شده بایستی که اهل و عیال خویش و فرزندان را همراه نمی برد و عرضداشت
میکرد که مرا شوق دامنگیر شده بود و فرصت اندک استمداد از همت علیای شما نموده متوجه
شدم و اهل و عیال و فرزندان خود را در کنف عاطفت کبری اقدس شما سپردم اگر تا آمدن من از سفر محال جاگیر من
بحال دارند که فرزندان قابل اند و میتوانند که در ایام غیبت من سامان سرانجام ولایت و مملکت
نمایند هر آینه از آنجا که او را در درگاه ما اعتبار است و خاطر او میخواهیم ملتمس او بعز قبول میرسید و اگر از
نشاختگی مدارج علیای عاطفت شاهنشاهی این ای زینت را بخود قرار نمیداد بایستی که فرزندان
و اهل و عیال را بدرگاه فرستاده معروض داشتی که چون آرزوی طواف آن جای
شریعت طغیان نموده بود فرزندان را بملازمت فرستاده و در باره هر یکی خود التماس میکرد
یا بمرافقت کبرای ما میگذاشت که این خانه زادان را بملازمت فرستادم بدانچه رای
جهان آرای اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عز امتیاز بخشند که هر آینه صورت مستحسن
خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که همه طرق خیر را گذاشت و از آنجا که خدمات
مستحسن خاندان آنها علی الخصوص جیجی بخاطر اشرف مرکوز است با وجود چنین اعمال اگر بخاطر
آزاری رسد آن هم زمانی بیش نیست اما بیزار است هیچ وجه نیست و می خواهم
که او آواره دشت غربت گردد اگر از هزاران عنایت و عاطفت ما یک حصه میداشت
هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطعون خاص و عام نمیشد اکنون هم هیچ نرفته است
هیچ چیز منقید نه شده عزیمت استلام عتبهٔ علیه نماید و از آمدن خویش ما را مسرور سازد و جیجی را که
از فرقت او حالتی دارد که کس مبینا مرهمی بخاطر آزرده او بنهد و خود را از وبال و نکال
صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایلچی کاروان پیش سلطان
[illegible]م فرستاده مبانی محبت را استحکام دهد اکنون مصمم شده است که متعاقب این منشور

گوشہ گمنامی اختیار کر لیتی ہے، ایسے کام کی پیروی کی ہے جو مذہبی اور عقلی خیال سے اچھا نہیں ہے۔ اگر شوق الٰہی کی روشنی تم آج کل ہی اٹھی تھی اور اجازت لینے تک حج کا وقت اور موسم ختم ہو جاتا تو چاہیے تھا کہ خود سفر کرتے اور بال بچوں کو ساتھ نہ لیجاتے۔ اور ایک درخواست روانہ کر دیتے کہ مجھ کو شوق دامنگیر ہو رہا تھا اور جناب کی ہمت عالی سے تھوڑی سی مدد و فرصت پاکر روانہ ہو گیا ہوں اور اپنے بال بچوں کو آپ کی بڑی مہربانی کے سائے میں چھوڑ دیا ہے۔ اگر سفر سے واپس ہونے تک میری جاگیر بحال رکھیں۔ کیونکہ میری اولاد لایق ہے اور یہ ممکن ہے کہ میری غیر حاضری کے زمانے میں ملک اور علاقے کا انتظام و بند و بست کریں تو اس خیال سے ہمارے دربار میں تمہارا اعتبار رہتا اور تمہاری دعوی منظور ہے تمہاری خواہش تہنیت کی شکل پکڑ جاتی اور اگر شاہی بڑی مہربانیوں کے بڑے رتبے کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہ مبارک خیال دل میں پیدا نہ ہو سکتا تھا تو چاہیے تھا کہ اپنے اہل و عیال کو سرکار میں بھیجکر عرض کر دیتے کہ چونکہ کعبہ کی زیارت کا شوق از حد بڑھ گیا تھا۔ بچوں کو خدمت میں روانہ کر کے ہر ایک کے بارے میں اپنی خواہش ظاہر کر دیتے یا ہماری مرضی مبارک پہ چھوڑ دیتے کہ میں نے ان خانہ زادوں کو دربار میں روانہ کر دیا ہے۔ جیسی جناب کی مرضی ہو ان میں سے ہر ایک کو کسی خدمت پر سرفرازی بخشیں بیشک یہ پسندیدہ صورت رکھتی تھی۔ کیا مصیبت پڑی اور کیا دھیان آیا کہ ساری اچھی صورتوں کو ترک کر دیا۔ اور چونکہ تمہارے خاندان کی اچھائیاں خاصکر تمہاری والدہ کی خدمتیں ہمارے دل میں گڑی ہوئی ہیں تمہاری ایسی حرکتوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی تکلیف پہنچے تو وہ بھی تھوڑی دیر سے زیادہ کی نہ ہوگی لیکن کسی صورت میں بیزاری نہیں ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم پردیس میں آوارہ پھرو۔ اگر ہماری ہزار ہا مہربانیوں اور عنایتوں میں سے ذرا طور بھی خیال کرتے تو کبھی بھی اپنے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہونے دیتے اور خاص و عام میں مطعون نہ ہوتے۔ اب بھی کچھ نہیں گیا ہے کسی طرح متفکر نہ ہوئیے ہو۔ کعبہ شریف کی بوسہ زنی کا ارادہ کرو اور اپنی واپسی سے ہم کو خوشنود کر دو اور اپنے کو دنیاوی تکلیف سے اور آخرت کی سختی سے بچاؤ چونکہ یہ بات ہمارے دل میں تھی کہ تجربہ کار ایلچی سلطان روم کے پاس بھیجکر محبت کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے اب مستقل ارادہ ہو گیا ہے کہ اس حکمنامہ کے بعد ہی

والای عاطفت بمصحوب یکی با همراهی این شخص که این نخل دولت را سپیر و تعیین فرمائیم و بهگی همت مصروف آنست که او ادراک ملازمت نماید چه خوش باشد که پیش از رسیدن ایلچی او متوجه آستان بوسی گردد

دستور العمل حضرت شاهنشاهی بعمال ممالک محروسه و متصدیان مهمات مرجوعه

این منشور الادب ظل الهی و دستور العمل کارآگاهی از منبع عاطفت و معدن رافت شاهنشاهی صدور یافته که منتظمان کارآگاه سلطنت و کارپردازان بارگاه خلافت از فرزندان اقبال مند و نوئینان اخلاص منش و امرای عالیقدر و سایر منصبداران و عاملان و کوتوالان باین روش عمل نموده در انتظام امصار و قریات و سایر کشورات فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها از عادات و عبادات رضای الهی را جویان باشند و نیاز مند درگاه ایزدی بوده خود را و غیر را منظور نداشته شروع در آن کار کنند دیگر آنکه خلوت دوست نباشند که آن طرز درویشان صحرا گزین است و پیوسته با عام نشستن و در کثرت بودن عادت نکنند که طریق اهل بازار است بالجمله در ماند و بود توسط و میانه روی بکار برند و سر رشته اعتدال از دست ندهند یعنی کثرت گزینند و صورت وحدت و رنگ گروه باشی ایزد بیچون را عزیز دارد و بیداری صبح و شام و نیم شب و روز عادت کنند و در هنگامیکه کار خلق خدا نباشد مطالعه کتب ارباب صفوف و صفا مثل کتب علم اخلاق که طب روحانی ست و خلاصه جمیع علوم ست چون اخلاق ناصری و منجیات و مهلکات احیا و کیمیای سعادت و مثنوی مولوی روم مشغولی کنند تا از غایت مراتب دینداری آگاه شده در تسویلات ارباب تزویر ضایع از جای نروند که بهترین عبادات الهی در نشاء تعلق سرانجام مهام خلایق ست که دوستی و دشمنی و خویشی و بیگانگی را منظور نداشته بکشاده پیشانی بتقدیم رسانند بفقیران و مسکینان تخصیص گوشه نشینان و مجردان که در خروج و دخول بسته زبان تنخواهش نمی کشانید بقدر طاقت دستگیری کنند و بصحبت گوشه نشینان

اس شخص کے ہمراہ جو اس خط کو لیجا رہا ہے کسی کو مقرر کر دیں (جو تم کو گرفتار کر کے لے آئے) اور اس ایلچی کے روانہ کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ تم حاضر دربار ہو جاؤ کیا اچھا ہو کہ ایلچی کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی (یعنی اس سے پہلے کہ ہم سلطان روم کو لکھیں اور شریف مکہ کو حکمنامے تمہارے لئے روانہ کریں) تم خود ہی یہاں چلے آؤ۔ کیونکہ تمہاری ماں جو ہماری دائی ہے ہم پر زور ڈالتی ہے اور تمہاری یاد میں بے چین ہے) تم آستان بوسی کی طرف توجہ کرو۔ اکبری سرکلر (یا گشتی چٹھی) ممالک مقبوضہ کے کارکنوں اور کاروبار متعلقہ کے منتظموں کے نام۔ یہ بادشاہی معزز فرمان اور کام کرنے کا ضابطہ شاہی مہربانی کی کان اور عنایت کے چشمے سے ظاہر ہوا ہے کہ سلطنت کے منتظم اور بادشاہی کے کارندے چاہے اقبالمند بیٹے ہوں یا محبت کرنیوالے قریبی شہزادے اور بلند رتبہ امیر اور کل عہدے دار اور کارندے اور کوتوال ان قاعدوں کی پابندی کر کے شہروں قصبوں اور آبادیوں میں کاربند ہوں۔ پہلی مختصر بات یہ ہے کہ سارے کاروبار میں چاہے عادتوں کے متعلق ہوں یا عبادتوں کے متعلق ہوں۔ مرضی خدا کے متلاشی ہوں۔ اور درگاہ خدا کے عاجز بندہ اپنے پرائے کا لحاظ کئے بغیر اس کام کی ابتدا کرے۔ دوسرے یہ کہ تنہائی پسند نہ ہوں کہ یہ صحرانشین فقیروں کا طریقہ ہے اور ہمیشہ عام لوگوں میں بیٹھنے اور مجمع میں رہنے کی عادت نہ ڈالے کیونکہ یہ بازاریوں کی روش ہے۔ الغرض رہنے سہنے میں اوسط درجے پر عمل کرے اور درمیانے درجے کو ترک نہ کرے یعنی نہ تو زیادہ مجمع میں بیٹھنے کا عادی ہو اور نہ صرف گوشۂ تنہائی کا۔ اور جیسے مثل خدا نے جن لوگوں کو بزرگ بنایا ہے ان کی عزت کرے اور صبح و شام دوپہر اور آدھی رات کو جاگنے کی عادت ڈالے جس وقت مخلوق کا کام نہ ہو۔ پرہیزگاروں اور بااخلاق لوگوں کی کتابوں کا پڑھنا جیسے اخلاقی کتابیں جو روحانی طبیب ہیں اور سارے علموں کا خلاصہ ہیں۔ مثلاً اخلاق ناصری اور احیاء العلوم عربی کے دونوں حصے جن کے نام منجیات اور مہلکات ہیں اور امام غزالی کی دوسری کتاب کیمیائے سعادت جو فارسی میں ہے اور مثنوی مولانا روم کے پڑھنے میں مشغول ہو تاکہ دینداری کے انتہائی درجوں سے خبردار ہو کر فریبی اور مکار لوگوں کی بنائی ہوئی باتوں کے آراستہ کرنے میں دھوکا (بقیہ)

خداجہے رسیدہ التماس ہمت نماید وتقصیر وزلات وجرایم مردم را بمیزان عدالت
سنجیدہ پایۂ ہر یکی را بجای خود دارد باین تیران دانش اساس پاداش ہر یکی نماید
و بدل دقیقہ شناس دریابد کہ درین گروہ کدام تقصیر پوشیدنی و گذاشتنی ست و کدام
گناہ پرسیدنی و بزبان آوردنی و سزا دادنی ست کہ بسا تقصیر اندک سزا و ار
جزای بسیار ست و بسا تقصیر بسیار را اغماض کردنی ست و متمردان را بنصیحت و ملامت
و بدرشتی و نرمی بر تفاوت مراتب رہنمونی کند و چون کار از نصیحت گذرد بہ بستن
و زدن و بریدن عضو و کشتن بہ تباین مدارج عقل نماید و در کشتن دلیرے نکند
و تامل فراوان بجا آورد مصرع کہ نتوان سر کشتہ پیوند کرد ٭ و تا توانداین کار بل
کشتن را بدرگاہ فرستد حقیقت آنرا معروض دارد و اگر در نگاہداشت آن متمرد
یا فرستادن موجب فسادی باشد و دران صورت او را از ہم گذرانند و از پوست کندن
و در تہ فیل انداختن و امثال آن کہ سلاطین کار بندند احتراز نماید
و سزای ہر یکی از طبقات مردم فراخور حالت او باشد کہ عالی فطرت را نگاہ تند برابر
کشتن ست و پست ہمت را لت سودمند نے و ہر کس را کہ بعقل و دیانت او اعتماد
داشتہ باشد رخصت دہد کہ آنچہ ناشایستہ بزعم خود بیند در خلوت بگوید و اگر احیانا گوینده
غلط کردہ باشد او را سرزنش ننماید کہ سرزنش سد راہ گفتن ست و کسی را کہ ایزد چون کان
توفیق دادہ باشد کہ حق بگوید عزیز دارد کہ مردم در گفتن حق بغایت عاجز اند جمعے
کہ بدذات و شریر اند میل بحق گفتن ندارند و نخواہند کہ ہمان طور در بلا باشند و آنکہ
نیک ذات ست ملاحظہ میباشد کہ مبادا در گفتن سخن صاحب مستمع برنجد و من در طبیعہ
افتم و نیک اندیشی کہ زیان خود را برای نفع دیگران گزیند حکم کبریت احمر دارد و خوشامد
دوست نباشد کہ بسا کار را از خوش آمد گویان ناساختہ ساختند و یکبارگی با بنیان بدبنا شد
کہ ملازم را خوش آمد گفتن ہم ضرور ست و در پہ پیدن داد خواہ بنفس خود تجدد وسع

دعائے خیر طلب کرے اور آدمیوں کے گناہوں خطاؤں اور تقصیروں کو انصاف کی ترازو میں تولکر
ہر ایک کا درجہ مقرر کرے اور اس عقل کی بنیاد رکھنے والی ترازو سے ہر ایک کو بدلہ دے اور غور کرنیوالے
دل میں جانچ لے کہ اس گروہ میں کونسی خطا پردہ پوشی کرنے اور چھوڑ دینے کے لایق ہے اور کونسا گناہ پوچھنے
اور زبان پر لانے کے اور سزا دینے کے قابل ہے۔ کہ بہت سی چھوٹی خطائیں بڑا بدلہ دینے کے قابل ہوتی
ہیں اور اکثر بڑی خطائیں چشم پوشی کے لائق ہوتی ہیں اور سرکشوں کو نصیحت اور نرمی اور سختی و مصلاحیت
کے مختلف طریقوں پر راہنمائی کرے اور جب معاملہ نصیحت سے بڑھجائے تو گرفتار کرنے مارنے بدن کے
کسی حصے کے کاٹنے اور قتل کرنے اور دیگر مختلف صورتوں پر عملدرآمد کرے۔ قتل کرنے میں دلیری نکرے
جو قتل کے قابل ہو اس کو دربار میں روانہ کردے اور اس کے واقعات عرض کردے اور اگر اس کا کشش
کا رکھنا یا روانہ کرنا کسی فساد کا باعث ہو اس صورت میں اس کو ہلاک کروادے اور کھال کھچوانے اور
ہاتھی سے روندانے سے پرہیز کرے اور ان جیسے اور سزاؤں سے بھی بچے جو زبردست بادشاہ کیا
کرتے ہیں اور انسانی گروہوں میں ہر ایک کو سزا دیجائے وہ اس کی حالت کے موافق ہو۔ کیونکہ شریف
خاندانی کو تند نظر سے دیکھنا ہی مارنے کے برابر ہے اور نیچ کو لاتیں مارنی بھی مفید نہیں ہوتی ہیں اور
جس کسی شخص کی عقل اور دانائی پر بھروسہ رکھتا ہو اس کو اجازت دیوے کہ جو کچھ وہ اپنے خیال کے بموجب
برا فعل یا بری حرکت دیکھے تنہائی میں تجھ سے کہدے اور اگر اتفاقاً کہنے والا غلطی کر جاے اس کو
تنبیہ نکرے یا ملامت نکرے کیونکہ ملامت کرنا بات کے رستے کو بند کردیتا ہے اور جس کسی کو بے مثل
خدا نے یہ ہمت عطا کی ہو کہ وہ سچ بات بیان کرے تو ایسے شخص کی عزت کرے کیونکہ بہت سے انسان
سچ بولنے میں نہایت مجبور ہیں بدذات اور شریروں کی ٹولی سچ سننے کی پروا نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ اسیطرح
مصیبت میں گرفتار رہے۔ اور نیکوں کا گروہ یہ خیال کرتا رہتا ہے کہ مبادا میرے سچ بولنے سے سننے والا
ناراض ہو جائے اور میں مصیبت میں پھنسوں۔ اب نیک آدمی جو دوسروں کے فائدے کیلئے اپنا نقصان
کرے سرخ گندھک کا حکم رکھتا ہے کہتے ہیں کہ اگر سرخ گندھک ملجائے تو اس سے سونا بنجاتا ہے۔ مراد نایاب
سے ہے اور خوشامد کو پسند نکرے کیونکہ خوشامد پسند اکثر کام نامکمل رہتے ہیں۔ اور ایکدم ان سے (بقیہ)

اهتمام نماید ابیات بدیوان بیند از فریاد داد ❁ که شاید ز دیوان بود داد ❁ بخود پرس
فریاد مظلوم را ❁ برون ساز از انگبین موم را ❁ و اسامی داد طلبان را بترتیب
آمد نوشته می رسیده باشد تا پیش آمده محنت انتظار نکشد و پیش دستان خدمت را
یارای تقدیم و تاخیر نماند و هر که بدی از کسی نقل کند در سزای آن شتاب زدگی نماید و
تفحص بکند که سخن ساز مفتری بسیار است و راست گوی نیک اندیش کمیاب و در هنگام
غضب سر رشتهٔ عقل از دست ندهد و باهستگی و بردباری کار کند و چندے
از آشنایان و ملازمان خود را که بفزونی خرد و اخلاص ممتاز باشند مختار
گرداند که در زمان هجوم غم و غصه که عقلا و ست از سخن باز میدارند از
کلمة الحق صمت نورزند و سوگند خور نباشد که سوگند خوردن خود را بدروغگوی
متهم داشتن ست و مخاطب را بدگمانی نسبت دادن و بدشنام دادن عادت نکند
که شیوهٔ اجلاف ست و در افزونی زراعت و استمالت رعایا و تقاوی دادن اهتمام
نماید که سال بسال امصار و قریات و قصبات افزون می شده باشد و چنان آسان
گیرد که زمین قابل زراعت همه آباد شود و پس ازان در افزائش جنس کامل کوشش نماید
و دستور العمل عامل را که جدا نگاه داشته پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد و بالجمله جمیع رعایا
ریزه فرداً فرداً وارسد و از فراز هیچ اسم در رسم برنگردد و سعی نماید که سپاهی و غیر
آن در خانهٔ مردم بی رضای ایشان فرود نیایند و در کارها بر عقل خود اعتماد نکند
و مشورت با داناتری از خود نماید و اگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار
باشد که از نادانی راه حق یابند چنانچه گفته اند قطعه گاه باشد که پیر دانشمند ❁ بر نیاید
درست تدبیرے ❁ گاه باشد که کودکے نادان ❁ بغلط بر هدف زند تیرے ❁ تیر با بسیار کس
مشورت نماید که عقل درست و معامله دانی داد خدا ایست نه بخواندن دست دهد و
نه بروزگار گذراندن میسر شود مبادا بجهی نادان در امری مخالفت نماید و ترا در آن کار

ابیات مظلوم کی فریاد کی پڑتال دیوان جی پر نہ چھوڑ کر شاید وہ دیوانجی کے معاملے کی اپیل کرتا ہو۔ بذات خاص
فریاد مظلوم کی پرسش کر شہد سے سوم کو باہر نکال اور فریادیوں کے ناموں کو نمبروار لکھکر پرسش کرتا جائے
تاکہ پہلے آنے والیکو انتظار نکرنا پڑے اور ملازموں کو آگے پیچھے کرنیکی طاقت نہ ہو اور جو کوئی کسی شخص
کی برائی دہرائے یا بیان کرے اسکی سزا میں جلدی نکرے اور جانچ پڑتال کرے۔ کیونکہ باتونی دھوکا
باز بہت سے ہیں۔ اور سچ بولنے والا خیر خواہ کم ملتا ہے۔ اور غصے کے وقت عقل کو ہاتھ سے نہ دیے
دبے قابو نہ ہو جائے ؛ اور ہوئے ہوئے سہارے سے کام کرے دکام نکالے) اور کچھ اپنے نوکروں دوستوں
کو جو عقل اور محبت کی زیادتی پر معزز ہوں۔ ان کو مختار بنا دے کہ غم اور غصے کی زیادتی کے وقت۔ (کیونکہ
ایسے وقت عقلمند باتیں کرنی ترک کر دیتے ہیں۔ وہ لوگ سچ بات کہنے سے چپکے نہ ہوں اور قسم کھانیکا عادی
کیونکہ قسم کھانا اپنے پر دروغگوئی کا الزام لگانا ہے اور مخاطب کو بدگمانی پر منسوب کرنا۔ اور گالی دینے کی
عادت نہ ڈالے کہ کمینہ لوگوں کا طریقہ ہے۔ اور کھیتی باڑی کے بڑھانے اور رعیت کی دلجوئی کرنے اور
پیشگی کاشتکاروں کو روپیہ دینے کا بندوبست کرے تاکہ ہر سال شہر گاؤں قصبے بڑھتے جائیں۔ اور ایسی
آسان شکل اختیار کرے کہ زراعتی زمین ساری بس جائے۔ پھر بڑھیا جنس کی پیداوار بڑھانیکی کوشش کرے
اور کار نیک قاعدہ کو جسکو جدا گانہ مقرر کر دیا ہوگا) حق پسندوں کے سامنے رکھ۔ حاصل الکلام) ساری دنی ادنی
رعایا کی ایک ایک کر کے خبر گیری کرے اور اپنے وعدے سے دکسی قاعدے یا آدمی کا لحاظ کرکے) ہرگز نہ پھرے
اور کوشش کرے کہ سپاہی اور غیر آدمی گھر والوں کی رضامندی کے بغیر گھروں میں داخل نہ ہوں اور کاروبار
میں اپنی عقل پر بھروسہ نکرے اور اپنے سے زیادہ سیانے سے مشورہ کرے۔ اور کوئی سیانا آدمی نہ ملے تو
بھی صلاح پوچھے بغیر نہ رہے۔ کیونکہ اکثر ہو جاتا ہے کہ نادان سے سچے و درست راستے کا پتہ مل جاتا ہے قطعہ
کبھی ہو جاتا ہے کہ تجربہ کار سیانے کو ٹھیک تدبیر نہیں سوجھتی (۲) کبھی ہو جاتا ہے کہ نادان بچہ غلطی سے نشانہ
پر تیر مار دیتا ہے اور بہت سارے آدمیوں سے کبھی مشورہ نہ کرے کہ درست اور معاملے کی سمجھنے والی عقل
خدا کی دین ہے جو نہ پڑھنے سے ملتی ہے نہ عمر بسر کرنے سے حاصل ہوتی ہے ایسا نہ ہو کہ بے سمجھوں کی ٹولی کسی کام کی
مخالفت کرے اور تجھکو اس کام میں شک ہو گیا ہو اور درست کام کی جاننے والی عقل (جو ہمیشہ تھوڑوں میں ہوتی ہے) مردود کردیں رکھ دم

خدوک شود و از عقل خود درست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند و هر کاری که از ملازمان
ادا شود بفرزندان نفر باید و هرچه از فرزندان شود خود خود متکفل آن نشود که آنچه از
دیگران فوت شود تو تدارک آن توانی کرد و آنچه از تو فوت شود تلافی آن مشکل باشد
و عذر نیوشی و اغماض نظر از تقصیرات خوی او باشد که آدمی بیگناه و بی تقصیر نیست
گاه از تنبیه دلیر تر میشود و گاه بغیرت آوارگی اختیار میکند آدمی باشد که
بیک گناه تنبیه او باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه از و باید گذرانید غرض که
کار سیاست نازک ترین مهمات سلطنت ست بآهستگی و فهمیدگی بتقدیم رساند
و راهها را بمردم خدا ترس و دلاور سپارد و نیک و بد آنها را از انها پرسد و همواره
خبرگیران باشد که پادشاهی و سرداری عبارت از پاسبانی ست تکیش و دین خلق خدا
معترض نشود که خردمند در کار دنیا که فنا پذیر ست زیان خود نگزیند در معامله
دین که پاینده است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با اوست خود
با حق سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق با تست و او نادانسته خلاف آن
گزیده است خود بیچاره بیمار نادانی ست محل ترحم و اعانت ست نه جای تعرض و
انکار و نکوکاران را و خیر اندیشان را هر گرد را دوستدار باشد و خواب و خورش از اندازه
نگذارند و از مقدار ضرورت بیجا در نکند تا از پایه حیوانات فراتر که شده برتبه
انسانیت اختصاص یابد و تا تواند کار روز بشب نیندازد و با مردم شدید العداوة
نبود و سینه را از زندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهم رسد زود برطرف سازد
که در نفس الامر فاعل حقیقی ایزد بیچون ست این خرخشه ها برای نظام ظاهر تجویز
فرموده اند و خنده و هزل کمتر کند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
و سخن یک جاسوس را اعتقاد نکند که راستی و بی طمعی بس کمیاب ست پس در هر امری
چند جاسوس و خبردار تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریرات هر کدام جدا جدا

نوکر چاکر کر سکیں اس کے کرنے کا حکم اولاد کو نہ دے اور جو کچھ اولاد کر سکتی ہے تو خود اس کا ذمہ وار نہ ہو
کہ جو کوئی کام اور لوگ بگاڑ دیں گے تو خود اس کا انتظام کر سکے گا اور جو کچھ تجھ سے بگڑ جائیگا اسکا بدلہ
مشکل ہو گا اور خطاؤں سے چشم پوشی کرنا اور لوگوں کے عذروں کو سننا اس کی عادت میں داخل ہو کیونکہ
کوئی ایسا نہیں جس سے خطا اور گناہ نہ ہوتا ہو۔ کبھی انسان تنبیہ کرنے سے زیادہ دلیر ہو جاتا ہے اور کبھی شرما
کر علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ وہ بھی انسان ہے جس کو ایک گناہ کرنے پر متنبہ کر دینا چاہئے۔ اور بھی انسان
ہے جس کے ہزاروں گناہوں سے چشم پوشی کرنی چاہئے۔ حاصل کلام بندوبست ملکی سلطنت کے کاروبار
میں سب سے زیادہ نازک ہے۔ آہستہ آہستہ سمجھ بوجھ کر ختم کرے اور راستباز اور خدا ترس آدمیوں
کے سپرد کرے اور ان راستوں کی اچھائی برائی ان سے دریافت کرے اور ہمیشہ خبردار رہے۔ کہ بادشاہی
اور سرداری سے مراد جو کچھ ادا ہے۔ لوگوں کے دین اور ملت میں اعتراض نکرے۔ کیونکہ عقلمند آدمی
دنیاوی کام میں جو ٹوٹنے والا ہے اپنا نقصان نہیں کرتا۔ تو مذہب کے معاملہ میں جو برقرار رہنے والا ہے
جان بوجھ کر کس طرح نقصان پہنچائے گا۔ اگر وہ سچے مذہب پر ہے اور تو اس کے دخل دیگا۔ تو تو نے خود سچائی
کی مخالفت کی اور دخل دیا۔ اور اگر تو سچائی پر ہے اور اس نے انجان بنکر اس کے برخلاف مذہب اختیار کیا
ہے۔ تو وہ بھی غریب نادانی کا بیمار ہے۔ رحم کرنے اور مدد کرنے کا موقع ہے نہ انکار کرنے اور دخل دینے
کی جگہ ہے اور ہر مذہب کے خیرخواہوں اور نیکوں کو درست رکھے اور سونا اور کھانا حد سے زیادہ نہ
بڑھائے۔ اور اس بارے میں ضروری مقدار سے آگے نہ بڑھے تا کہ حیوانی درجے سے بڑھکر انسانی
رتبے پر خصوصیت حاصل کرے اور جہاں تک ہو سکے دن کا کام رات پر نہ چھوڑے اور آدمیوں کے
ساتھ سخت دشمنی نہ رکھے۔ اور سینے کو سخت دشمنی کا قیدخانہ نہ بنانا چاہئے چونکہ رعیت بھی انسان ہے
اگر کوئی رنجش پیدا ہو جائے تو اس کو جلدی سے دور کر دے کیونکہ در اصل حقیقی کام کرنیوالا خدا ہے
پاک ہے یہ لڑائی بھڑائی ظاہری انتظام کے واسطے تجویز کی گئی ہے اور ہمیشہ معمول قائم کرے اور ہمیشہ مخبروں سے
ہوشیار رہے۔ ایک مخبر کے کہنے پر نہ چلے۔ کیونکہ لالچ نہ کرنا اور سچ بولنا مشکل ہے۔ اس لئے ہر کام
میں کئی مخبر اور جاسوس مقرر کرے جنمیں سے ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہو اور ہر ایک کی خبریں علیحدہ علیحدہ لکھوائے

توپیاندوازان سپے بمقصود برد و جاسوسان شہرت گزین را معزول ساختہ از نظر اندازد و
بدذاتان و شریران را بخود راہ ندہد اگرچہ ایں جماعت برای بدکاران دیگر خوب اند
اما سررشتۂ حساب از دست ندہد و آن گروہ را در دل خود ہمیشہ متہم دارد کہ مبادا در لباس
دوستی قصد نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد کہ بوسیلۂ نزدیکی ستم نکنند
و از چرب زبانان نادرست کہ در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد کہ فسادہا
ازیں رہگذر پدید می آید بندگان را بواسطۂ افزونی شغل فرصت کم و ایں گروہ بدکار
فراوان از اطراف و خواب خود خبرگیران باشد و دراز نفسی را کوتاہ ساختہ لائق عرض را
معروض دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اہتمام نماید کہ صاحبان استعداد از طبقات مردم
ضائع نشوند و در تربیت خاندانہای قدیم ہمت گمارد و از سامان سپاہی و یراق غافل نباشد
و خرج را کمتر از دخل کند کہ سرانجام معاملہ در گرو آنست گفتہ اند ہر کہ خرج او زیادہ از دخل
باشد احمق ست و ہر کہ خرج را با دخل برابر سازد چنانچہ عاقل نیست احمق ہم نیست و طرح اقامت
نیندازد و ہموارہ مستعد ملازمت و منتظر طلب باشد و در وعدہ تخلف نورزد و درست قول
باشد خصوصاً با متصدیان اشتغال سلطنت و ہموارہ در مشق تیراندازی و بندوق اندازی
باشد و سپاہیان را ورزش فرماید و بشکار مشغوف نباشد و بجہت ورزش سپاہ گری و نشاط خاطر
کہ ناگزیر پیشہ ارتعلق ست گاہ گاہی بآن بپردازد و یکبارہ غلہ را بجنس از رعایا گرفتہ بہ نیت
گرانی انبار نسازد و نقارہ را وقت طلوع نیر نور بخش عالم و نیم شب کہ در معنی آغاز طلوع
از آنجاست می نواختہ باشد و در وقت تحویل نیر اعظم از برجی ببرجی بندوقچیان توپچیان
توپ را سر دہند تا جمہور انام آگاہی یافتہ شکرانہ بجا آرند و یک کس بدرگاہ بگذارد
کہ عرائض او را بنظر اشرف می آوردہ باشد و اگر کوتوال نباشد فضول قانون
و رانیک نگاہ داشتہ در ترویج آں بکوشد و در روستا یانہ ایں اندیشہ بخود
راہ ندہد کہ کار کوتوالی را بچہ پردازم بلکہ عظمی دانستہ اہتمام نماید بدیں تفصیل

اوران سے کھوج نکالے اورمشہور مخبروں کو موقوف کرکے نظر سے دور کردے اور بدذاتوں شریروں
کو پاس نہ پھٹکنے دے اگرچہ بدمعاشوں کی ٹولی دوسری بدذات ٹولی کے لئے اچھی ہے مگر قاعدے کو ہاتھ
سے نہ چھوڑے۔ اور شریروں کے گروہ کو تہمت زدہ رکھے کہ ایسا نہ ہو دوستی کے کپڑے پہنکر نیکی کی تکلیف
دینے کا ارادہ کردیں اور پاس والوں اور نزدیکی نوکروں چاکروں سے خبردار رہے کہ پاس رہنے کی وجہ سے
ظلم نہ کریں اور چالاک باتوں سے جو دوستی کے لباس میں دشمنی کا کام کرتے ہیں ہوشیار رہے۔ کیونکہ
بہت سا دنگا فساد اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ بڑے لوگوں کو کام کاج کی زیادتی کیوجہ سے فرصت کم ملتی
ہے اور بدمعاشوں کا گروہ بڑا لسبے اپنے چاروں طرف سے خبردار رہے۔ زیادہ باتونکو چھوڑکر عرض کرنیکے
قابل باتیں دربار شاہی میں بیان کرے اور عقل کے پھیلانے اور کمال کے حاصل کرنیکی تیاری کرے
کہ ایسا نہ ہو لوگوں میں سے لیاقت والے آدمی ضائع ہوجائیں اور قدیمی خاندانوں کی پرورش کرنے
میں ہمت کو صرف کرے اور سپاہی کے سامان اور لڑائی کے اسباب سے غافل نہ ہو۔ اور خرچ آمدنی
سے کم کرے۔ کیونکہ کاروبار کا انحصار اسی پر ہے کہ خرچ آمدنی سے کم ہو عقلمندوں نے کہا ہے کہ جس
کسی کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو وہ شخص بیوقوف ہے اور جو کوئی شخص خرچ اور آمد برابر رکھے تو وہ اگر
عقلمند نہیں ہے تو بیوقوف بھی نہیں ہے اور جمع کرنے کی بنیاد نہ ڈالے اور ہمیشہ نوکری پر مستعد اور
شاہی بلاوے کا منتظر رہے اور وعدہ کرکے نہ پھرے اور درست قول ہو اور سپاہیوں سے ورزش لے اور
شکار پر فریفتہ نہ ہو۔ ہاں سپاہیانہ مشق کی خاطر اور دل بہلانے کے خیال سے (جو دنیا بھر میں ضروری)
ہے کبھی کبھی کھیل لیا کرے اور بہت سارا غلہ فصل پر رعیت سے لیکر مہنگائی کے خیال سے جمع نہ کرے
اور نقارہ دنیا میں روشنی پھیلانیوالے سورج کے نکلتے وقت کہ آدھی رات کو کہ شمسی حساب سے دن طلوع
کا وقت ہے بجواتا رہے۔ اور سورج کے ایک برج سے دوسرے برج میں تحویل کرتے وقت بندوقچی اور توپچی توپ
چلائیں تاکہ کل آدمی خبردار ہوکر شکر خدا بجا لائیں اور کسی شخص کو کچہری میں مقرر کرے کہ اس محلے کے لوگونکی
عرضیوں کو پیش کرنا رہا کرے۔ اور اگر کسی علاقے میں کوتوال نہ ہو اس کے قانون کے حقوق کو اچھی طرح
خیال کرکے ان کے رواج دینے میں کوشش کرے۔ اور یہ زمیندارانہ خیال پاس نہ پھٹکنے دے (بقیہ)

نخستین باید که کوتوال هر شهر و قصبه و ده باتفاق اهل قلم خانها و
عمارات آنرا نویسد و ساکنان هر محله را خانه بخانه در قید کتابت درآورد که چه قسم مردم اند
و خانه بخانه ضامن گرفته بایکدیگر اتصال بخشد و محلات قرار داده در هر محله میر محله مقرر سازد
که نیک و بد آن بصوابدید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که وقائع شبا روزی
و آمد و رفت محله را می نویسانیده باشد و مقرر سازد که هرگاه دزدے آید یا آتشے
افتد یا دیگر امرے ناخوش سر زند همسایهٔ آن در ساعت معاونت او نماید همچنین صاحب
محله و خبرداران اعانت نمایند و اگر بے ضرورت حاضر نشوند گنهگار باشند و بےخبر همسایه
و میر محله و خبردار هیچکس سافرت نگزیند و کسے را در محله نگذارد که فرود آید و جمعے که
ضامن نداشته باشند آنها را در سرائے علیحده آباد ان سازد و میر محله و خبرداران سرائے
نیز تعین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج هر کدام از دوربینی دریافته ملاحظه نماید
چه هر کس که دخل او کمتر است و خرج او بسیار یقین که بے علاے نیست پیروی
نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از دست ندهد و این کاوش را پیرایهٔ انتظام داند
نه سرمایهٔ اخذ و جبر و باید که دلالان هر قسم را ضامن گرفته در بازارها تعین کند که
هرچه خرید و فروخت شود اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بے اعلام
خرید و فروخت نماید جرمانه بدهد و نام مشتری و بائع در روزنامچه مے نوشته باشد
و هر چیز که در بازار خرید و فروخت شود باتفاق میر محله و خبردار محله واقع شود
دیگر آنکه چند کس محله بمحله و کوچه بکوچه و نواحے شهر بجهت محافظت چوکی شب
تعین نمایند و سعی کند که در محله و بازار و کوچه بیگانه نباشد و تحقیق دبیر دے
دزدان از گره بُرد و اُچکه و غیر آن بواقعے نماید و اثرے از آنها نگذارد و
هرچه اسباب گم شود یا تاراج رود آنرا از دزد دانش پیدا سازد و الا از عهدهٔ آن برآید
و اموال غائب و متوفے تحقیق نماید اگر وارث باشد بآنها گزارد و گرنه بامین بسپارد

کوتوال کو پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ منشیوں کی مدد سے وہاں کی عمارتوں اور گھروں کو بطور مردم شماری اور
اور خانہ شماری کے لکھے اور ہر محلوں کے باشندوں کو رجسٹر کے ہر ایک خانہ میں لکھے کہ کس قسم کے آدمی ہیں
اور ایک گھروالے کی دوسرے گھروالے سے ضمانت لیکر برابر رہنے دے۔ اور محلے (بلاک) مقرر کرے
ہر محلے کا چودھری مقرر کرے (میر محلہ) کہ جس محلے کی برائی اچھائی اس کے مشورے سے ہو۔ اور
ہر محلے کا مخبر مقرر کرے جو رات دن کے حالات اور محلے کے آنے جانیوالوں کا پتہ نشان لکھواتا رہے
اور مقرر کردے کہ جسوقت کوئی چور آئے یا آگ لگے یا کوئی اور واقعہ پیش آئے۔ اس کا پڑوسی فوراً
اسکی مدد کرے۔ اسی طرح چودھری اور چوکیدار بھی مدد کریں اور اگر ضرورت پڑے پھر بھی حاضر نہوں تو
مجرم بنیں گے اور پڑوسی میر محلہ اور چوکیدار کو خبر کئے بغیر کوئی شخص سفر میں نجائے اور کسی ایسے آدمی کو
محلے میں نہ رہنے دیں جو گھروں میں اُتر آئے اور جو لوگ مخاصمت رکھتے ہوں۔ ان کو محلے کے جدا سرائے میں بسا دیں
اور سرائے میں نمبردار و چوکیدار مقرر کریں۔ اور ہمیشہ ہر ایک کی آمدنی و خرچ کی حالت تجربہ کاری
سے جانچ کر معلوم کرتا رہے۔ کیونکہ جس کسی کی آمدنی تھوڑی ہے اور اسکا خرچ بہت ہے تو بیشک وہ کسی
بلا سے خالی نہیں ہے۔ اس کا کھوج نکالے اور اس بارے میں شرافت اور خیرخواہی کو ہاتھ سے نہ جانے دے
اور اس تحقیقات کو انتظام کا ذریعہ سمجھے نہ کہ رشوت لینے کا۔ چاہیے کہ ہر قسم کے دلالوں کی ضمانت لیکر
بازاروں میں تعیناتی کردے کہ جو کچھ خرید و فروخت ہوتا ہے وہ اُسکی خبر دیتے رہیں اور قاعدہ باندھ
دے کہ جو کوئی شخص بغیر سرکار میں خبر کئے لین دین کرے وہ جرمانہ داخل کرے۔ اور بیچنے والے اور لینے
والے کا نام روزنامچہ میں لکھتا رہے کہ جو چیز منڈی میں خرید و فروخت کیجائے نمبردار اور چوکیدار
کی صلاح سے کیجائے۔ دوسرے یہ کہ چند آدمی محلہ بہ محلہ اور گلی در گلی اور شہر کے آس پاس رات کو
پہرے کے لئے مقرر کریں اور کوشش کرے کہ محلہ اور بازار اور گلی میں غیر نہ رہنے پائے اور چوروں
جیب کتروں اور اچکّوں کی پوری پوری تحقیقات و تفتیش کرے اور ان کا کھوج (نشان قدم) نکالے اور جو کچھ
اسباب کھویا جائے یا دیا جائے اسکو چوروں سمیت نکالے ورنہ اس ملازمت کو ترک کردے اور غائب اور
مرے ہوئے مال کی تحقیقات کرے اگر ان کے وارث موجود ہوں انکو دیدے اگر نہوں تو خزانچی یا تحویلدار کے سپرد کردے

وشرح آنرا بدرگاه نویسد تا هرگاه که صاحب حق پیدا شود با و وصول یابد درین معامله
نیز خیراندیشی و نیک ذاتی بکار برد که مبادا چنان که در بوم روم شائع ست بظهور آید
و بنهایت پیروی نماید که اثرے از شراب نباشد و خورنده و فروشنده و کشنده آنرا
بالتفاق حاکم آ چنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرنده و اگر کسے از حکمت و هوش افزائی
چون دوا بکار برد تعرض احوال او نباید کرد و در ارزانی نرخها اهتمام نماید و نگذارد که اهل دولت
بسیار خریده ذخیره نمایند و مردم بفروشند و در لوازم جشن نوروزی و عیدها اهتمام نماید
عید بزرگ نوروز ست که از ابتدای آن در وقت تحویل نیر نوربخش عالم در برج حمل ست
و آغاز ماه فروردین ست عید دیگر نوزدهم ماه مذکور که روز شرف ست و عید دیگر
سوم ماه اردی بهشت ست و عید دیگر ششم ماه خرداد عید دیگر سیزدهم ماه تیر ست عید
دیگر هفتم ماه امرداد ست عید دیگر چهارم شهریور ست عید دیگر شانزدهم ماه
مهر ست عید دیگر دهم ماه آبان ست عید دیگر نهم ماه آذر ست و در دی ماه
سه عید ست هشتم و پانزدهم و بست و سوم عید دیگر دوم ماه بهمن ست عید دیگر
پنجم ماه اسفندارست و عیدهای متعارف را بدستور نگاه داشته باشد و شب نوروز و
شب شرف بطریق شب برات چراغان کنند و در اول شبی که صباح آن عید باشد نقاره نوازند
و در روزهای عید بر سر هر شهر نقاره نوازند و زن بی ضرورت بر اسپ سوار نشود و گذر رهائے
آب دریا را برای غسل مردان و آب برداشتن جدا سازد و برای زنان گذرگاه دیگر مقرر گرداند
فرمان حضرت شاهنشاهی بشهباز خان کنبو چون پیش نهاد همت اعتدال گزین
و نیت معدلت آئین این نیازمند درگاه بی نیاز از ابتدای جلوس بر اورنگ شاهنشاهی
و استظلال بچتر والای ظل الٰهی آنست که جمیع سکنه و رعایا و سائر خلائق و برایا که بدائع
و ودائع ازلی و شرائف امانات ایزدی اند جل جناب کبریائه در ظلال عدالت افضال آزادگی خاطر
و آسوده حال بوده در وظائف شکر گزاری خدا که موجب ازدیاد نعمت و استدامت

اور اس اسباب کی تشریح دربار میں لکھدیں تاکہ جس وقت حقدار ملجائے۔ اس کو دیدیا جائے
اس معاملے میں بھی نیک ذاتی اور خیر خواہی پر عمل کرے کہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو جائے جیسا کہ شہر
روم میں رواج ہے (کہ وہاں کے حاکم غیروں کے مال کو شیر مادر تصور کرتے ہیں) اور بہت کوشش کرے
کہ شراب کا نشان تک نہ رہے اور شراب کے بیچنے والے اور پینے والے اور کھینچنے والے کو حاکم عفو
کی صلاح کے بموجب ایسی سزا دے کہ لوگ نصیحت اختیار کریں اور اگر کوئی آدمی دانائی اور عقل رہانے
کے خیال سے (غلط ہے یہ قول) دوا کی طرح استعمال کرے تو اس میں دخل نہ دینا چاہیئے (شراب میں
صحت نہیں ہے یہ قول) اور غلے کے نرخوں کو سستا کرنے کی کوشش کرے اور ایسا نہ ہونے دے
کہ دولت مند بہت سارا اناج خرید کرکے جمع کرلیں اور فصل کے گزر جانے پر بیچیں اور جشن نوروزی اور
عیدوں کے تہوار منانے کی کوشش کرے سب سے بڑی عید نوروز کی ہے جس وقت کہ آفتاب اس
تحویل آفتاب برج حمل میں ہوتا ہے اور ماہ جنوری کی ابتدا ہے۔ دوسری عید اسی ماہ جنوری کی
۱۹ ویں کو ہوتی ہے اور چوتھی عید مارچ کی چھٹی تاریخ کو ہوتی ہے۔ پانچویں اپریل کی ۱۲ ویں کو چھٹی
عید مئی کی ساتویں کو ہوتی ہے۔ ساتویں عید جون کی چوتھی کو منائی جاتی ہے۔ آٹھویں جولائی کی سولھویں
کو ہوتی ہے۔ نویں اگست کی ۱۰ ویں کو ہوتی ہے۔ دسویں ستمبر کی نویں کو آتی ہے۔ اور اکتوبر کے
مہینے میں آٹھویں پندرہویں اور ۲۳ ویں کو تین عیدیں ہوتی ہیں اور چودھویں عید نومبر کی دوسری کو
ہوتی ہے اور پندرہویں دسمبر کی پانچویں تاریخ آتی ہے (قاعدہ) پارسیوں کا حساب شمسی طریقے سے
شروع ہوتا ہے اور جس طرح بارہ مہینوں کے نام مقرر ہیں اسی طرح مہینوں کے کل دنوں کے
نام بھی مقرر ہیں دنوں کے ناموں میں مہینوں کے نام بھی شامل ہیں (سوائے ماہ فروردین کے) مثلاً بہمن
گیارہواں مہینہ بھی ہے۔ اور ہر مہینے کے دوسرے دن کے نام کو بھی کہتے ہیں۔ لہذا اسی حساب سے جب
دن اور ماہ دونوں کا نام مطابق ہو جائیگا اس دن عید منائیں گے چنانچہ دے مہینے میں تین عیدیں
اس وجہ سے ہوتی ہیں کہ اسکے تین دنوں میں لفظ دے آتا ہے۔ ایک دیباذر جو آٹھویں تاریخ کا
نام ہے (۲) دے بمہر جو پندرہویں تاریخ کا نام ہے (۳) دے بدین جو ۲۳ ویں تاریخ کا نام ہے (بقیہ)

سعادت سنت رطب اللسان وعذب البیان المنة لله که روز بروز صورت اینمعنی از
مکامن قوت بمواطن فعل برحسب دلخواه ظهور نموده وهمواره امرای اخلاص منش وحکام
عدالت نژاد که نقد معاملات ایشان بر محک قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف واقطار
ممالک محروسه برشاهراه اعتدال سلوک نموده داد دادگستری میدهند وبمیامن خدمات
پسندیده منظور نظرات تربیت وترقی گشته بمدارج عالیه ومراتب سامیه ارتقا واعتلا مینمایند وچون
سبقت عبودیت وخدمتگاری ونسبت دولتخواهی وجانسپاری عمدة الملک رکن السلطنة العلیه
مؤتمن الدولة البهیه مستشار المملکة الخاقانیه مقرب الحضرة السلطانیه وافر الاعتماد کامل
الاعتقاد مورد العنایة والاحسان نظام الدین شهباز خان که فراجدان لبساط اقدس
دیده ورده نظرهای خاص الخاص ست واز مبادی ملازمت تا غایت هر خدمتی که بدو تفویض
فرمودیم بنوعیکه مرضی خاطر اشرف ارفع بوده بتقدیم رسانیده از محض راستی ودرستی بسعادتهای
روزبروز ممتاز ست درینولا بموجب فرط عنایت وکمال التفات حکم فرمودیم که حکومت
وحراست واختیار رتق وفتق وقبض وبسط تمامی کاروبار ملکی ومالی صوبه مالوه که خلاصه
ممالک دلکشا ست از مهام خالصات ومهمات جاگیرداران وزمینداران تمام وبکمال بطریق
استقلال بعمدة الملک مشار الیه مقرر ومفوض باشد که در معموری آن بلاد وامصار وتکثیر زراعات
ومحصول وتعمیر مواضع ومزارع ومحافظت سپاهیان ودرست قلوب شکسته ورعایت خواطر رعایا
وقلع مفسدان واستیصال متمردان وتقویت ضعیفان وتنبیه ظالمان وتائید مظلومان
وجبر منکسران مساعی جمیله بروجه اکمل واتم نماید وچنان کند که علوفه سپاهیان وامراد
نابینان ارباب مناصب بنوعیکه نام بنام بدرگاه والا قرار یافته موافق حال بحاصل
بلاقصور واصل میشده باشد باید که امرای عظام وسائر جاگیرداران وکروریان وزمینداران آن
صوبه عمدة الملک مشار الیه را صاحب صوبه بالاستقلال دانسته از صلاح وصوابدید او که هرآئینه
موافق حساب مطابق قانون ابد مقرون خواهد بود بیرون نروند وهرگاه طلب نماید حاضر دربار

کا سبب ہیں، شیریں زبان اور خوش بیان رہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہر روز اس کام کی صورت باطنی
حالت سے ظاہری صورت میں دلی خواہش کے مطابق ظاہر ہو گئی اور ہمیشہ محبت کرنے والے امیر اور
منصفانہ طبیعت رکھنے والے حاکم جنکے کاروبار کی پونجی شاہی قبولیت کی کسوٹی پر کسی گئی۔ ممالک مقبوضہ
کے آس پاس معتدل راستے پر چلکر انصاف کرتے رہتے ہیں۔ اور اچھی خدمتوں کی برکتوں سے پرورش
اور تربیت کے منظور نظر ہوکر بڑے درجوں اور اعلیٰ مرتبوں پر بڑھتے اور ترقی کرتے ہیں اور چونکہ عمدۃ الملک
رکن سلطنت عالیہ امین سلطنت مشورہ شیر سلطنت خاقانیہ مقرب درگاہ سلطانیہ۔ وافر اعتماد کامل اعتقاد
مورد عنایت و احسان نظام الدین شہباز خاں کی سابقہ ملازمت اور نوکری اور خیر خواہی و جاں نثاری
کا جو دربار شاہی کا فرا جداں اور خاص الخاص مہربانیوں کا پرورش یافتہ ہے۔ اور ابتدائے ملازمت
سے ابتک جو کام اس کے سپرد کیا۔ اسکو جس طرح پر کہ ہماری مرضی مبارک ہوئی ختم کیا ہے، راستی اور
درستی کی وجہ سے روزانہ ترقیوں پر معزز اور ممتاز ہے۔ اس وقت عنایت کی زیادتی اور از حد توجہ خاطر
کی وجہ سے ہم نے حکم دیا کہ صوبۂ مالوہ کی حکومت (ممالک مقبوضہ کا خلاصہ) اور نگرانی سارے ملکی و
مالی کاروبار کا انتظام اور بندوبست اور ترقی و تنزل کے اختیارات خواہ شاہی کاروبار کے
متعلق ہوں یا جاگیرداروں اور زمینداروں سے تعلق رکھتے ہوں۔ سارے کے سارے مستقل طور سے
تمہارے سپرد رہیں۔ تاکہ ان شہروں اور ملکوں کو آباد کرنے اور پیداوار اور محصول بڑھانے اور قصبوں
اور کھیتوں کے بسانے اور سپاہیوں کی نگرانی کرنے اور شکستہ دلوں کی درستی اور رعایا کی دلجوئی کرنے
اور فسادیوں کے اجاڑنے اور سرکشوں کو جڑ و بنیاد سے اکھیڑنے اور کمزوروں کو مدد دینے اور غاصبوں
کو ڈرانے اور مظلوموں کا ساتھ دینے اور ٹوٹوں ہوؤں کو جوڑنے میں پوری پوری کوششیں کامل طور
سے کرو۔ اور ایسا طریقہ استعمال کرو کہ سپاہیوں امیروں اور عہدے داروں کے قائم مقاموں کی
معاش جس طرح پر دربار شاہی سے نام بنام مقرر ہوئی ہے موجودہ آمد کے موافق ملتی رہے۔ بڑے امیروں
اور کل جاگیرداروں اور کروڑیوں اور اس صوبے کے زمینداروں کو چاہئے۔ تم کو مستقل طور سے
مالک صوبہ جانکر تمہارے مشورہ اور صلاح سے کردہ ہمارے دائمی قانون و دستور کے مطابق ہوگا باہر نہوں و حسنِ تمیز و تربیت

بی شائبهٔ تاخیر و اهمال حاضر شوند و نیز حکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که
بصلاح و استصواب آن عمدة الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغیر داده بدرگاه معلی
عرضداشت نماید تا دیگری از مخلصان عتبهٔ علیه بجای او نصب فرمائیم که انتظام سلسله
جهانبانی و استحکام رابطهٔ عالم آرای باین امور که مذکور شد منسلک و منسجم ست و همچنین در جمیع ضوابط
و قوانین پادشاهی و اوامر و احکام جهانداری که هر یکی اساس بنیان سلطنت و رکن قصر
خلافت ست ثابت قدم بوده در اشاعت و اعلای آن آداب الهی کمال اهتمام لازم داند و خاطر
الهام موارد را متوجه احوال سعادت قرین خود دانسته همیشه امیدوار الطاف گوناگون
و عنایات روزافزون باشد چون مواکب انجم ثواقب شاهنشاهی درین نزدیکی به تسخیر
دکن متوجه است چه والیان آنجا سالک مسالک غفلت بوده دست تعدی ارباب
ستم کشاده اند و نیز قدر عنایت پادشاهی نداشته در لوازم اطاعت اهتمام ندارند
باید که آن رکن السلطنت بزودی بآن صوبه رفته سرانجام آن لشکر بنوعی نماید که موجب
تحسین و آفرین گردد چون رایات اقبال بشکار گوالیار نهضت فرماید آن رکن السلطنة
را با جمیع جاگیرداران صوبه مالوه حکم قضا امضا خواهد شد که بیشتر در ملک دکن رفته غمخواری
آن ملک نماید و در آسودگی و رفاهیت جمهور سکنهٔ دیار دکن از سپاهی و رعیت
مساعی جمیله بظهور آرد و هر کس آرزوی عقیدت پیش از اضطرار روی نیاز
بدرگاه آورد او را بعواطف ظل الهی امیدوار سازد که ذات مقدس ما مظهر عفو
و لطف ست فرمان حضرت شاهنشاهی در منع زکوة متصدیان حال و استقبال
و کارفرمایان کل جزو ممالک محروسه بدانند که درین هنگام سعادت که از ابتدای
جلوس بهار و رنگ جهانبانی که سنه سابع ست از قرن ثانی و آغاز انبساط بهار دولت و اقبال
و زمان انکشاف صبح جلال و جمال ست فرمان عدالت عنوان و منشور رافت بنیان
بارقهٔ بروز و شعشعهٔ ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون اعظم سلطنت ابد پیوند الهی جل جلاله

بلاؤ اور تاخیر و مہلت کے بغیر حاضر ہو جائیں اور دنیا کی فرمانبرداری کرنیوالا ہمارا یہ حکم بھی جاری ہوا کہ جو کوئی تمہارے مشورے اور صلاح پر عمل درآمد نہ کرے۔ اس کے مقام جاگیر کو تبدیل کرکے ہمارے دربار میں اطلاع بھیجدو تاکہ دربار عالیہ کے کسی اور سچے خیرخواہ کو اسکی بجائے مقرر کریں۔ کیونکہ حکومت کے سلسلے کا انتظام اور بادشاہی سلسلے کی مضبوطی ان متذکرہ بالا طریقوں پر مبنی ہوئی ہے اور مبنی ہوئی ہے اور اسی طرح سارے بادشاہی قانونوں اور قاعدوں اور سلطنت کے حکم احکام ہیں (کیونکہ ہر ایک قانون سلطنت کی بنیادی نیو اور بادشاہت کے محل کا ستون ہے) ثابت قدم ہو کر ان آداب الٰہی کے شائع کرنے اور ترقی دینے میں پورا پورا انتظام لازمی جانے اور ہمارے الہام آئینہ والے دل کو اپنے اقبالمند حالات کی طرف متوجہ سمجھ کر ہمیشہ طرح طرح کی مہربانیوں کی امید اور روز افزوں عنایتوں کے آرزومند رہیں۔ چونکہ چمکنے والے ستارے جیسے شاہی سواری فی الحال دکن فتح کرنے میں مصروف ہے۔ کیونکہ وہاں کے حکام غفلت و لاپروائی کے راستے پر چلکر ظالموں نے پاپ شروع کر رکھا ہے اور عنایت شاہانہ کی قدر نہ جانکر فرمانبرداری کی تیاری نہیں کرتے۔ چاہیئے کہ تم جلدی سے اس صوبہ میں جاکر اس فوج کا اس طرح انتظام کرو جو شاباشی اور آفرین کا باعث ہو۔ جب شاہی سواری گوالیار کیطرف شکار کے لئے روانہ ہو۔ تم کو حکم خدا کیطرح جاری ہونیوالا شاہی فرمان دیا جائیگا کہ تم صوبہ مالوہ کے جاگیرداروں سمیت جلدی سے ملک دکن میں جاکر اس ملک کی فکر کریں اور کل صوبہ دکن کے باشندوں کی بھلائی اور بہتری میں جا بجا رعیت اچھی کوشش ظاہر کرے اور جو کوئی عقیدے یا محبت کی وجہ سے ہمارے حکم گرفتاری سے پہلے عاجزانہ طور سے دربار کا رخ کرے۔ تم اس کو بادشاہی مہربانیوں کا امیدوار بناؤ۔ کیونکہ ذات پاک معافی اور مہربانی ظاہر کرنے والی ہے۔

شاہی گشتی چھٹی محکمہ چنگی کو بند کر دینے کے بارے میں

ھدایت: اگر صاف مطلب سمجھنا چاہتے ہیں تو خطوط وحدانی کو چھوڑ کر عبارت پڑھیں۔

موجودہ اور آئندہ بننے والے کارندے اور کل ممالک محروسہ کے حاکم واقف ہو جائیں کہ اس (بقیہ)

قدیر بمقتضای حکمت بالغهٔ ازلی که سلسله جنبان دار و گیر عالم ایجاد و تعبیه پرداز کن مکن
دایرهٔ کون و فساد است چنان اقتضا کرده که ریاست ممالک و سیاست مدن
که عبارت است از ارتباط احوال مقیم و مهاجر و انتساق مصالح کاسب و تاجر بدستیاری
پادشاهان عادل و دیده بانی شهریاران دریادل جلوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه
خراج که مدار علیه نظام عساکر نصرت و جنود اقبال که خارستان اعمار و اموال و حافظان عقاید
احوال خلایق اند باج اشیاست که در بازار بیع و شرا و چارسوی چمن و چرا در آمده که اگر
سنجیده میزان اعتدال ارباب صیانت و دیانت که نقادان نقود اجناس کونی
والی و مقومان اعراض انفسی و آفاقی اند گردد هر آئینه جمیع مصالح بمفاسد انجامد و تمامی
محامد بمذام کشد لله الحمد که از مبادی احوال نصفت اشتمال توجه که خاطر عدالت مناظر
و تدبیر باطن جلادت مواطن نادر رفاهیت عموم بریت و مراسم تربیت خصوص رعیت
که فی الحقیقه فرزندان معنوی و ودایع خداوندی اند مصروف بوده المنة لله که بافاضات
لوامع عدالت سواد اعظم هندوستان و دیگر ممالک محروسه منهل اصناف
ناز و نعیم و مامن مسافران هفت اقلیم ست درین ولا بموجب توسعه مراحم ذاتی و تکمله مکارم
فطری حکم نافذ و امر جازم شرف اصدار و عز ایراد یافت که از اصناف حبوبات و غلات
و نباتات از اغذیه و ادویه و روغن و نمک و شکر و اقسام عطریات و انواع کرباس و پنبه و
اسباب پشمینه و ادوات حریرینه و آلات مسینه و ظروف چوب و هیمه و نی و کاه و دیگر اشیا و
و اسباب و امتعه و اجناس که مدار معاش جمهور انام و ملاک معیشت خواص و عوام ست و اری
اسپ و فیل و شتر و گوسفند و برده و اسلحه و قماش که در تمامی ممالک محروسه تمغا و باج و زکوة و
صدیک و آنچه از قلیل و کثیر میگرفته اند معاف و مرفوع القلم بوده باشند تا این زمان که متصدیان
کارخانهٔ سلطنت امثال این امور معمول میداشته اند بملاحظه خبرداری بوده که دست تطاول
اقویا به ضعفا دراز نگردد و پای تعدی زبردستان کوته اندیش سرکوب زیردستان خاک نشین

رضا ازلی کی کامل دانائی کے بموجب (کہ اس کی یہی عالم دنیاوی کے انتظام وبندوبست کی سلسلہ جنبان
اور دائرہ دنیاوی کے لعروبنی کی آراستہ پیراستہ کرنے والی ہے) ایسا مناسب سمجھا کہ ملکوں
کی حکومت اور شہروں کا انتظام (جس سے مراد دیسی اور پردیسی کے حالات کا درست کرنا
اور دستکاروں اور سوداگروں کے اسباب معاش کا تیار کرنا ہے) منصف بادشاہوں کی مدد سے
اور سچی سلطانوں کی نگرانی سے جلوہ نما اور صورت پذیر ہو۔ اور محصول کی صورتوں میں سے ایک
صورت (جس پر اقبالمند لشکریوں اور فتمند فوجوں کے انتظام کا دارمدار ہے۔ کیونکہ فوجی لوگوں کی
عمروں کے نگراں اور خلقت کے حالات اور عقائد کے محافظ ہیں) چیزوں کا محصول ہے جو خرید
فروخت کی منڈی میں اور پوچھ گچھ کے بازار میں آیا ہے وہ اگر ایمانداروں اور نگرانوں کی منصفانہ
ترازو سے تل جائے (کیونکہ وہ لوگ کسبی اور قدرتی پیداوار اور نقدیوں کے پرکھنے والے اور روحانی
وجسمانی اسباب کی قیمت لگانیوالے ہیں) تو بیشک ساری درستیاں اور کاروبار فساد
کے درجے پر پہنچ جائیں اور کل خوبیاں برائیاں بنجائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف پر شامل ہونے
والے ابتدائی حالات سے ہماری برادرانہ وطن رکھنے والی باطنی تدبیر اور منصفانہ نظر رکھنے والی
دلی توجہ تمام مخلوقات کی بہتری میں اور پرورشی قاعدوں میں (خاصکر کے رعیت کے بارے میں
جو دراصل باطنی اولاد اور خدا کی امانت ہے) صرف ہوتی رہی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ انصاف
والی روشنیوں کے چمکنے سے ہندوستان کا کل علاقہ اور دیگر ممالک مقبوضہ مختلف ناز ونعمت کے
چشمے اور مسافران ہفت اقلیم کی جائے پناہ بن گئے ہیں۔ اس وقت اپنی ذاتی مہربانیوں کو بڑھانے
اور پیدائشی اخلاقی نیرنگیوں کو کامل کرنے کے لئے اس حکم قطعی اور فرمان لازمی نے صادر ہونے
اور جاری ہونے کی عزت حاصل کی کہ مختلف زراعتی بیجوں اور غلوں اور سبزیوں اور ترکاریوں
سے جیسے (خوراکیں اور دوائیں اور تیل (نمک اور کھانڈ (تھاس) اور سارے عطر اور موٹے موٹے
بورے ٹاٹ اور ردی اور ادنیٰ سامان اور چمڑے کا اسباب اور تانبے کے برتن اور لکڑی کی
چیزیں اور ایندھن اور بانس سرکنڈے گھاس وغیرہ اور اور چیزیں درمیان اور کیری (بقیہ)

نگرد واکنون که هیبت و شوکت و ابهت بادشاهی در قلوب افراد عالم نشسته و انوار عدالت و رافت در اقطار و اکناف ممالک نسق بسته و شکرانه الطاف منعم حقیقی حاصلات انهمه اشیا که خزینهٔ موفوره و گنجینهٔ معموره است بغیر از آن هفت چیز که مصالح ملکی مستثنی شده بتمام و کمال بخشیدیم باید که فرزندان کامگار و امرای نامدار و متصدیان مهمات صوبها و حکام بلاد و جاگیرداران امصار و عمال خالصات و مقاطعان سواضع و قصبات و جمیع راهداران و گذربانان و محافظان طرق و ضابطان مسالک و زمینداران حدود نامور ان ممالک مضمون فرمان را بگوش هوش جا داده در اجرای حکم جهان مطاع کمال اهتمام لازم دانند و دقیقه از دقائق امر لازم الاتباع فرو نگذارند فرمان حضرت شاهنشاهی بوراجی علی خان فرمانروای خاندیس امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت دستگاه نقادهٔ دودمان عزو علا عضادهٔ خاندان مجد و اعتلا زبدهٔ مخلصان سعادت کیش و خلاصهٔ مختصان صواب اندیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آلاف خیرخواهی وافر التصدیق راسخ البرهان عمدهٔ اهل دول راجی علیخان باصناف الطاف پادشاهی و اضعاف اعطاف ظل الهی مستظهر و مستبشر بوده بداند که الحمد لله والمنة لله که بمیامن توجهات سلطانی که اثر سیت قوی از عنایات سبحانی است چنین فتحی عظیم و نصرتی فخیم از کمن بطون بمامن ظهور رو ی نمود و چون روابط اخلاص و ضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاه معلی ثابت و راسخ بوده موجب مزید ابهر و ی وانند یا دعزت ادادلا در نظر دوربین ما ثانیاً پیش نهاد بیان شد و بمکارم توجهات باطن قدسی مواطن شاهنشاهی در سفین مهمات کل دکن و انتظام مهام حکام آنجا با آن مصدر خیرخواهی بازگشت مستحسن آنکه قدر این عنایت کبری شکر این عطیهٔ عظمی دانسته پیش همواره در امتثال اوامر احکام مطاعه کمال سعی و اهتمام نماید که کار آن ایالت پناه روز بروز در افزونی باشد و الحق همیشه از آن مظهر خیراندیشی خدمات پسندیده که لایق خیرخواهان دوربین و کارآگاهان حقیقت بین تواند بود بظهور آمده

اب جبکہ شاہی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ دنیا بھر کے دلوں میں بیٹھ چکا اور عنایتوں اور انصاف کی روشنیوں نے ملک کی چاروں سمتوں میں حلقہ باندھ لیا۔ خدا کی حقیقی مہربانیوں کے شکریہ میں ان تمام مذکورۂ بالا چیزوں کا محصول اور جنگی (کہ یہ آمدنی بھی پورا پورا خزانہ اور بھرپور گنجینہ ہے) (ان سات چیزوں کے علاوہ جو ملکی مصلحتوں کی وجہ سے مخصوص کر دی گئی ہیں) تمام کا تمام اور پورا کا پورا چھوڑ دیا یا بخش دیا۔ اقبالمند فرزندوں یا نامور امیروں اور صوبوں کے کاروبار کے منتظموں اور شہر کے حاکموں اور علاقوں کے جاگیرداروں اور شاہی کارندوں، قصبوں اور ضلعوں کے گرداوروں اور سارے جنگی خانوں کے افسروں اور راستے کے نگہبانوں اور چوکیداروں اور سڑکوں کے انسپکٹروں اور حلقے کے زمینداروں یا ذیلداروں اور ملکوں کے ناموروں کو چاہئے کہ اس گشتی چٹھی کے مضمون کو عقل و ہوش کے کانوں سے سنکر ہمارے دنیا بھر کے مطیع کرنے والے فرمان یا سرکلر کے جاری ہونے میں پورا پورا بند و بست لازمی جانیں اور لازمی پیروی کرنیوالے کاموں میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے دیں (واہ واہ ابو الفضل واقعی تو قلم کا دھنی ہے۔ عتبا) **اکبر شاہی فرمان راجی علیخان حاکم خاندیس (متعلقہ دکن کے نام)** حکومت اور سرداری کو نیا ڈھنگ دینے والے محبت و عقیدت پر قابو رکھنے والے خاندانی بزرگی و برتری کے انتخاب بڑائی اور بزرگی کے مددگار۔ اقبالمند دوستوں میں سے چھٹے ہوئے خیر خواہ مخصوص بندوں میں سے چنے ہوئے شاہی مہربانیوں میں واقع ہونیوالے ہزار شاہی خیر خواہوں کے ظاہر کرنے والے بہت بڑے راست گو مستقل رائے والے حاکموں میں سے سب سے عمدہ حاکم راجی علی خاں نامی مختلف شاہی عنایتوں اور دگنے شاہانہ الطافوں سے خوشنود و مسرور ہو کر واقف ہو کہ خدا کا شکر و احسان ہے کہ شاہی مہربانیوں کی برکتوں سے (جو خداوند عالم کی زبردست عنایتوں کی نشانی ہے) اتنی بڑی فتح اور بڑی بھاری جیت پردۂ غیب سے ظاہری حالت میں نمودار ہوئی اور چونکہ تم دوست صادق کے محبت و پیار کے ربط و ضبط اور خاص تعلقات ہمارے دربار مبارک میں ثابت اور مستقل ہو چکے ہیں۔ جو پہلے تو شاہی تجربہ کی نظر میں تمہاری زیادتی عزت اور مزید آبرو کا باعث ہوئی اور دوسرے دنیا والوں کے سامنے بھی عزت و آبرو بڑھ گئی۔ اور شاہی پاک مقامات والے دل کی اعلیٰ توجہوں سے در حقیقت کل صوبہ دکن کا (بقیہ)

وهمین مرکوز وملحوظ خاطر قدسی مظاهرست وانتظام احوال آن سعادت کیشان بنوعیکه
غبار اختلال بر دامن آن نشیند پیش دید ضمیر عرش مناظر است و از آنجا که فطرت
سلیم وفطانت مستقیم آن هوشمند سعادت آثار مستیقن باطن اقدس ست باید که
همواره مطرح نظر راست بین ومطمح ضمیر سعادت گزین باشد که بتائیدات الهی وفتوحات
نامتناهی که نقوش ناصیهٔ اقبال درقوم رانجیهٔ احوال ما ست انقیاد واطاعت حضرت ما دیباچه
ازدیاد سعادت والقای دولت ارباب دین ودول ست ومخالفت وانحراف از قبله گاه
عتبهٔ ما عنوان شقاوت ابدی ودلیل زوال سرمدی اصحاب ملک وملل بر عالمیان هویداست
که ابتدای جلوس براورنگ جهانبانی تا امروز که سنه سابع ست از قرن ثانی واول بهار
سلطنت ونوروز سال اقبال ست بهر طرف که لوای عزیمت برافراشته ایم وعنان توجه معطوف
داشته فتح واقبال طلایهٔ عساکر اجلال ومقدمهٔ جنود افضال بوده ودرین مرتبه نهضت رایات عالیات که بجانب
پنجاب اتفاق افتاده بود بجهت تصفیه کابل وتسخیر ولایت کشمیر وتنبیه جوش افاغنه وتادیب بلوچان
صوبه قندهار بوده بتائید غیبی هر اراده که در باطن الهام مواطن ما که مرات جهان نمای غیبی ست
صورت بسته بود خوبتر از آن در عالم ظهور آمده اگرچه استخلاص قندهار وسیستان نیز مکنون خاطر اشرف
بود اما چون عظمت وشوکت دستگاه شاه عباس که فرمانروای ایران ست بود ورابطهٔ یکجهتی سابق
را منظور داشته ایلچیان کاردان مع عرائض اخلاص وهدایای گرامی بدرگاه معلی فرستاده
اظهار اخلاص وانکسار نموده استمداد همت وهرگونه استعانت کرده بود واز قدیم الایام
آبا واسلاف او مستمد از ظهور دولت خود را از عنایت حضرت صاحبقرانی میدانسته اند چنانچه
استخلاص امرای روم استطلاق رؤسای آن مرز وبوم باستدعای جد بزرگ شاه اسمعیل
وخروج او به نیروی آن جماعت از جرائد تواریخ ظاهرست وروابط حضرت جنت آشیانی
بادشاه ببرور مغفور معلوم همگنان درینولا که ایشان را کار پیش آمده باشد فتوت
پادشاهی اقتضای آن نمود که عساکر منصوره را از عبور بدان نواحی ممنوع فرمودیم وقندهار را

اور یہی خیال بادشاہ کے مبارک دلمیں پوشیدہ طور سے بیٹھا ہوا ہے اور تم خیر خواہ کے حالات کی بہتری (اس طرح پر کہ اختلاف کا غبار اس کے دامن پر نہ بیٹھے) بادشاہ کے بلند دل کے مدنظر ہے۔ اور چونکہ تم عقلمند اور اقبالمند کی راست بیں دانائی اور درستی طبیعت شاہی دل میں جمی ہوئی ہے اس لئے تم کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ راست بینی تمہارے مدنظر اور خیر خواہی تمہارے دل کے سامنے ہو۔ کیونکہ خدا کی مددوں کے ساتھ اور از حد فتوحات کی وجہ سے (جو ہماری اقبالمند پیشانی پر کے نقشے اور ہمارے ستارے کی تحریریں ہیں یعنی ہم خوش نصیب اور تائید یافتہ ہیں) ہمارے دربار کی خیر خواہی اور فرمانبرداری زیادتی سعادت کی ابتدا ہے۔ اور حکمائے دنیا اور علمائے مذہب کی شریعت وحکومت کے لئے باعث زندگی ہے اور ہمارے آستان دولت سے پھرنا اور مخالف ہونا۔ دنیا والوں مذہب والوں اور حکومت والوں کے لئے دائمی بدنصیبی کا عنوان اور مدت العمر کے لئے مٹنے اور برباد ہونے کی ظاہرہ دلیل ہے اور ابتدائے تخت نشینی سے ابتک کہ اس وقت ۳۷ واں برس ہے۔ اور سلطنت کی ابتدائی بہار اور اقبال وبخت کے لئے سال وروز کی مثال ہے جس طرف کہ شاہانہ جھنڈوں کو بلند کیا۔ اور ارادے کی باگ کو موڑا فتح واقبال زبردست فوجوں کا نگہبان اور عنایت والے لشکروں کی ابتدا بن گیا۔ اور اب کے بار جبکہ بلند جھنڈوں کی روانگی پنجاب کی طرف واقع ہوئی تھی تو صلح کابل اور فتح کشمیر کے لئے اور وحشی افغانوں کو تنبیہ کرنے اور صوبہ قندھار کے بلوچیوں کو سزا دینے کے لئے ہوئی تھی۔ خدا کی امدادوں سے جس ارادے نے ہمارے الہام والے دلمیں (جو بھی جام جہاں نما ہے) صورت قبول کی تھی۔ وہ ارادہ اس سے بھی اچھی شکل میں ظاہر ہوا۔ اگرچہ قندھار اور سیستان کا آزاد کرنا بھی قلب شاہی میں پوشیدہ تھا۔ چونکہ عظمت وشوکت دستگاہ شاہ عباس نے جس سے ایران کی حکومت متعلق ہے) پہلی محبت کے سلسلے کو نظر میں رکھکر تجربے کار ایلچی محبت والی عرضیوں سمیت اور اعلیٰ تحفوں کے ساتھ ہمارے دربار بزرگ میں روانہ کرکے عاجزی اور محبت ظاہر کرکے ہماری ہمت سے ہر قسم کی مدد اور اعانت طلب کی تھی اور اس کے بزرگ قدیم زمانے سے اپنی سلطنت کی ابتدا حضرت امیر تیمور صاحبقران کی مہربانی کی وجہ سے سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے دادا شاہ صفوی نعیم

بمیرزایانی که از منتسبان آن دودمان نهند مسلم داشتیم و سیر کشمیر که از عنفوان ما حال
مطلوب و مرغوب خاطر اشرف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدهٔ شکرگزاری
پروردگار بر آن سرزمین که از عطیات مجددهٔ الٰهی بوده بجا آوریم باوجود جبال مرتفع و
متصاعده و اشجار عظیمه متراکمه و طغیان آبهای طوفانی که در راه بود مرور و عبور
عساکر منصوره از آن جاده محال می نمود بتوفیق ایزدی با موکب عالی روی توجه
بآن حدود در آوردیم و حکم عالی شده بود که چند هزار خاراتراش چابکدست پیش
پیش خانهٔ عالی سیر رفته در تفتیح و توسیع راه بدطوری مینمودند چنانچه در اندک
فرصتی تا اقصای کشمیر و کوهستان تبت سیر فرموده طنطنهٔ کوس عزیمت بجانب کابل بلند
ساختیم و مجددا عرصهٔ لطافت سرشت کابل را مخیم جنود افضال ساخته طرح قلعهٔ جدید که حصن حصین
حفظ الٰهی تواند بود بنفس نفیس خود انداختیم و چنان مکنون خاطر دور اندیش بود که جمعی
از بهادران شجاعت پیشه را بیشتر تعین فرموده ولایت بدخشان را مستخلص ساخته
بمیرزا شاهرخ مرحمت فرمائیم لیکن درین اثنا ایلچیان حکومت پناه شجاعت دستگاه عبدالله خان
اوزبک با تحف و هدایای متوافره مکرر بطریق تواتر و توالی بدرگاه عالم پناه رسیدند چون
مطرح نظر بلند بین غیر از موافقت و اخلاص از ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم
بدولت و اقبال مراجعت نموده بدار الملک لاهور که مرکز ممالک محروسه است نزول اجلال
فرمودیم و تنبیه و تادیب افغانان کوه نشین کوتاه بین بنوعی شده که اکثر حلقه بندگی در گوش کشیدند
و آنانکه سر از قبلهٔ اقبال تافتند هزاران هزار سر بر جبال سطوت و جبروت ما که ظلال قهر و جلال
کبریای الٰهی ست می گشتند و در سمرقند و بخارا و ترکستان بفروخت میرفتند و چون ازین ناحیه
خاطر اشرف بالکل جمع شده بمشیت الله تعالی درین زودی در ساعت مسعود و زمان محمود که
منتخب بلند بینان زوایای نهانی و مختار دقائق شناسان جداول آسمانی باشد بدار السلطنة
آگره مراجعت میفرمائیم و بر منتظران مقدم عالی ابواب فیض و افضال میگشائیم و پیش از انتهاس

ان مغلوں کے سپرد کردیا جو اس خاندان کے متعلقین میں سے ہیں اور کشمیر کی سیر جو ابتدائے جوانی سے اس وقت تک ہمارے شاہانہ دل کو پسندیدہ اور مرغوب تھی ہم نے چاہا کہ کشمیر فتح ہونیکے بعد اس سرزمین پر سجدۂ شکر پروردگار بجالائیں (جو خداوند عالم کی جدید عنایتوں میں سے ہے) اونچے اور دشوار گزار پہاڑوں کے ہوتے ہوئے اور بڑے بڑے جھنڈ والے درختوں کے ہوتے ہوئے اور طوفانی ندیوں کے باوجود (جو راستے میں واقع تھیں) فتحمند فوجوں کا وہاں سے عبور کرنا محال دکھائی دیتا تھا۔ لیکن ذات خدا پر بھروسہ کرکے شاہی سواری کے ساتھ اس علاقہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے حکم دیدیا تھا کہ کئی ہزار بیلدار ہوشیار شاہی شامیانے کے آگے چلتے تھے اور راستے کے کھولنے اور چکلا کرنے میں پورا کمال ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں تبت کی پہاڑیوں اور کشمیر کے علاقے تک سیر کرکے شاہی ارادہ کا نقارہ کابل جانے کیلئے بجایا اور دارالسرور کابل کے پاکیزہ میدان کو مہربانیوں کی فوجوں کا خیمہ گاہ بناکر جدید قلعہ بنانیکی بنیاد بذات خاص ڈالی (جو حفاظت خدا کا مضبوط قلعہ بنجائیگا) اور دوراندیش دل میں یہ بات پوشیدہ تھی کہ بہادروں کے ایک دستے کو پہلے مقرر کرکے ملک بدخشاں کو چھوڑواکر مرزا شاہرخ کو بخشدیں لیکن اسی عرصے میں حکومت پناہ شجاعت دستگاہ عبداللہ خاں ازبک کے ایلچی بہت سارے تحفوں اور نذرانوں کے ساتھ پے درپے ہمارے دربار میں آپہنچے۔ چونکہ ہماری بلند بیں نظر کے مدنظر سوائے محبت و دوستی کے اور کچھ نہیں ہے۔ مجبوراً دولت و اقبال کے ساتھ واپس ہوکر دارالخلافہ لاہور میں (جو ہماری سلطنت کا مرکز ہے) تشریف لے آئے اور پہاڑی افغانوں کی تنبیہ اور تادیب اس طرح پر کیگئی کہ بہت سے ان میں سے فرمانبردار ہوگئے اور جنھوں نے ہمارے اقبالمند دربار سے سرکشی کی ہزارہا ہماری شان وشوکت اور زبردستی کی رسی میں گرفتار ہوگئے (کیونکہ ہماری شان وشوکت خدائے بزرگ کے قہر و جلال کا نمونہ یا سایہ ہے) اور چونکہ شاہی دل اس علاقے کے انتظام سے مطمئن ہوگیا ہے۔ خداوند عالم نے چاہا تو جلدی سے اچھے وقت اور نیک گھڑی میں (کہ وہ نیک گھڑی آسمانی پوشیدہ گوشوں کے واقف کار نجومیوں کی چھانٹی ہوئی اور برج فلکی کے ممتاز جوتشیوں کی چنی ہوئی ہوگی) دارالخلافہ آگرہ کو واپس جائینگے (بقیہ

الویه مواکب عالی چون اندیشهٔ انتظام بخش جهانیان بمزید ترفیه و تعمیر صوبهٔ مالوه مصروف
گشته شاهزادهٔ کامگار برخوردار غرّهٔ ناصیهٔ دولت و اقبال قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال
درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد
را بآن صوبه سپهر سیتم لایق آنکه امیخی راعین نزول رحمت الٰهی محض ورود سعادت نامتناهی دانسته
در لوازم اطاعت و اخلاص مساعی جمیله تقدیم نماید و تازگی خود را مورد عنایت خسروانی
گرداند و چون قرب مسافت ردی نموده همواره کسان را با عرائض اخلاص فرستاده
مراسم یکجهتی بتقدیم میرسانیده باشد و هرگاه آن زبدهٔ ارباب اخلاص را در امرای از امور احتیاج
بامداد و کمک شود حقیقت احوال مشروحاً بعرض گرامی شاهزاده کامگار رساند که سفارش
آن زبدهٔ مخلصان بحضور اشرف فرموده ایم که آن مخلص هواخواه را از یکجهتان خاص و
ثابت قدمان شاهراه اخلاص دانسته در همه باب انواع امداد و اعانت نماید درین هنگام
که نسبت آن عمدهٔ ارباب عقیدت بایں درگاه نبوی درست شده که بالتماس و استدعای
او مهمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه جای مطالب و مقاصد آن مخلص هواخواه باید
که هیچ گونه اندیشه بخود راه ندهد و قرب و جوار شاهزادهٔ جوان بخت از مقدمات دولت روز
افزون خود دانسته در مراسم اطاعت اهتمام نموده منشرح خاطر و مسرور دل باشد و بر هوشمندان
جنیز پوشیده نیست که سلاطین عالیمقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد همت والا نهمت
ایشان ست از حکام دیار و ولات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب مقصود ندانسته اند و
دولتمندی که بمقتضای دوربینی و کاردانی خود این معنی را منظور داشته در تاسیس مبانی اخلاص و
عقیدت رسوخ نماید هر آینه ننگ و ناموس او بحال خود مانده موجب اعزاز و ترقی گردد و آن عقیدت پناه
خود از مخلصان قدیم و هواخواهان مستمر الاخلاص ست و آنکه در آن مرتبه که اعتضاد الممالک العظمی اعتماد
الخلافة الکبری قدوة الخوانین العظام عمدة الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارز الدین اعظم خان
بدان حدود رفته بود لوازم خدمت از آن خیر اندیش بوجود نیامد بواسطهٔ بعضی امور که محتاج

اور چونکہ شاہی سواروں کے جھنڈوں کی روانگی سے پہلے ہی دنیا والوں کے لیے انتظام بخشنے والا شاہی خیال صوبۂ مالوہ کے بسانے اور ترقی دینے کی طرف متوجہ ہو چکا ہے۔ اس لیے بلند اقبال برخوردار جبین اقبال کی روشنی عظمت و جلال کے خنکی چشم سیارگی اور عقلمندی کے تاج کے درِ شاہوار حق پسندی اور سعادتمندی کے ہار کے بڑے موتی شہزادہ ارجمند سلطان مراد کو اس صوبہ میں بھیجے دیتے ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ اس امر کو خاص رحمت خدا کا نازل ہونا اور ازدیاد اقبالمندی کا وارد ہونا سمجھ کر فرمانبرداری اور دوستی کے اسباب کو پورا کرنے میں کوشش کامل صرف کی جائے اور از سرنو اپنے کو عنایات شاہانہ میں واقع کرے اور چونکہ شہزادے کے وہاں پہنچ جانے کا راستہ نزدیک ہو گیا اس لیے ہمیشہ لوگوں کو دوستانہ خطوط روانہ کر کے باہمی اتفاق کی رسموں کو پورا کرتے رہیں اور تم دوستوں میں سے خاص دوست کو جس وقت کسی کام میں مدد و اعانت کی ضرورت واقع ہو شہزادے مراد کی خدمت میں پوری پوری تشریح کے ساتھ حالات عرض کریں۔ کیونکہ ہمنے تمہاری سفارش شہزادے صاحب سے زور دار زبانی خاص کی ہے کہ وہ تم کو خاص دوستوں میں سے اور راہ محبت پر مستقل رہنے والوں میں سے جان کر ہر کام میں ہر طرح کی مدد و اعانت کریں۔ اس وقت ہمارے دربار میں تمہارا تعلق ایسا رہ گیا ہے کہ تمہاری خواہش اور مرضی کے موافق اور وعدوں کا انتظام و بندوبست کیا جائے۔ تمہارے مطلبوں اور مقصدوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ تم کو لازم ہے۔ کہ اپنے دل میں کسی قسم کا خیال نہ پیدا ہونے دو۔ اور شہزادے مراد کے قریب ہونے کو اپنے روز افزوں اقبال کی ابتدائی صورتیں تصور کر کے اطاعت کے قاعدوں پر عمل کر کے خوشنود اور مسرور رہو اور سیانے داناؤں پر چھپا ہوا نہیں کہ جن عالی رتبہ بادشاہوں کی بلند ہمت کے سامنے دنیا بھر کا فتح کرنا مقصود ہے ملکی حاکموں اور اطراف و جوانب کے والیان ملک سے سوائے دوستی اور اطاعت کے اور کچھ مطلب نہیں رکھتے۔ اور جو بھاگوان اپنی دوربینی اور تجربہ کاری سے اس امر کو مدنظر رکھ کر محبت و اعتقاد کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرے تو بیشک اسکی عزت و آبرو برقرار رہ کر ترقی کا سبب ہو۔ اور تم تو خود ہی قدیمی دوستوں میں سے اور دائمی (بقیہ)

شرح نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن راسخ الاخلاص فتوری رفته باشد لهذا در بارهٔ او
انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جملهٔ مراحم شاهنشاهی آنکه آن
امارت پناه عمدة الملک مستشار الدوله موتمن السلطنه قدوهٔ مقربان سریر زبدهٔ محرمان اسرار ضمیر معتمد
ارباب علم و حکم مظهر فیض ازلی و فضل اتم جامع کمالات صوری و معنوی ناظم مآثر دینی
و دنیوی علامی شیخ ابوالفضل که از دمسازان بزم عرفان سرشت ماست نسبت قرابت
فرمودیم تا چنانچه علامی مشار الیه نقادهٔ مخلصان درگاه است آن مورد حق پسندی نیز مجموع
باطن و مطمئن خاطر گشته در سلک کمال ارباب اخلاص درآید و همواره او را بنظر محرمیت دیده
وار یکجهتان صمیم القلب تصور فرموده عنایاتی که در خاطر صلاح اندیش او خطور نکرده باشد
بظهور رسانیم تا موجب امیدواری عالمیان گشته دستور العمل اخلاص جمیع بزرگ نژادان
عالم گردد درینولا مخطور بخاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم مجدداً مصدر خدمات
پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده مشمول انواع عنایات ساخته رخصت
فرمائیم تا من بعد هیچ احدی در بارهٔ آن وافر الاعتماد سخن ناشایسته بمسامع عالی نرساند و بازار
ارباب غرض کساد پذیرد اما بواسطهٔ آنکه آن حدود را خالی گذاشتن از مسافت بعید طلب داشتن
لایق نبود عنان اراده ازین ادا منحرف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد که دیدن
او حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص عقیدت صمیم آن مصدر آداب خیراندیشی فهمیده
بعرض اشرف رساند بنابر آن افادت و افاضت مآب حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول
والمنقول حاوی الفروع والاصول عمدهٔ مخلصان درگاه زبدهٔ مخصوصان بارگاه مقرب الحضرة
السلطانیه اعتماد الدولة الخاقانیه المخاطب بملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی را که در ظلال
عنایت ما تربیت یافته و هرگز از بارگاه والا تجویز دوری او نفرموده ایم و رموزدانی و نکته‌بینی
و دوربینی و آدم شناسی و مراتب اخلاص فهمی و مدارج اعتقادشناسی او در حضرت ما ظهور تمام
دارد پیش آن نقادهٔ ارباب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کماهی خاطرنشان

کچھ اس وجہ سے نہ تھا کہ تم سچے خیر خواہ کی دوستی میں کسی قسم کا فرق پیدا ہو گیا تھا۔ اور اسی لئے اس کا لحاظ کر کے تمہارے ساتھ طرح طرح کی مہربانیاں ظاہر کر کے دنیا والوں میں دست بہ زیادہ عزت بخشی اور شاہانہ عنایتوں میں سے یہ امر بھی ہے کہ اگرچہ عمارت پناہ عمدۃ الملک مستشار الدولہ امین السلطنت تخت شاہی کے مقربان درگاہ کا پیشوا۔ دلی بھیدوں کے واقفوں کا خلاصہ علما اور حکمار کا راہبر۔ مکمل بخشش اور پوری عنایتوں کا جائے ظہور۔ ظاہری اور باطنی خوبیوں کو جمع رکھنے والا۔ مذہبی اور دنیاوی عمدہ علامتوں کا نظم کرنے والا علامہ شیخ ابوالفضل سے (جو ہماری معرفت والی خفیہ مجلس کے دوستوں میں سے ہے) رشتہ داری کے متعلق فرما دیا ہے۔ تاکہ جس طرح ابوالفضل ہمارے دربار کے چیدہ اشخاص میں سے ہے۔ تم خود پسند بھی باطنی اتفاق سے مطمئن ہو کر خاص دوستوں کی شمار میں آجاؤ۔ اور ہمیشہ تمکو بھیدی واقف کاروں کی آنکھ سے دیکھکر اور سچے متفقہ دوستوں میں سے خیال کر کے وہ خاص عنایتیں جو کبھی تمہارے اچھے گمان میں بھی نگزری ہوں۔ ہم ظاہر کریں تاکہ دنیا بھر کی امید و آرزو کا باعث ہو کر سارے جہان کے شرفا کیلئے اخلاص کا قاعدہ بنجائے۔ اس وقت قلب شاہی میں گزرا تھا کہ چونکہ تم قدیمی خیر خواہ از سر نو پسندیدہ خدمتوں کے ظاہر کرنے والے ہوگئے ہو۔ اسلئے بطور عزت و تعظیم تم کو بلوا کر مختلف عنایتوں میں شامل کر کے واپس رخصت کر دیں تاکہ اس کے بعد آئندہ کوئی شخص تم قابل اعتماد شخص کے بارے میں ناشائستہ بات ہمارے گوشگذار نکرے اور خود غرض لوگوں کے خیالات فاسد ہو جائیں (یا ان کا بازار بدرونق ہو جائے) لیکن اس علاقے کو خالی چھوڑنے اور دور کی منزل پر بلانے کے خیال سے مناسب نہ معلوم ہوا۔ اس ارادے کو بدل کر ہمارے دل میں آیا کہ کسی آدمی کو روانہ کرنا چاہئے۔ کہ جسکی ملاقات ہماری ملاقات کی برابر ہو۔ تاکہ تم خیر خواہی ظاہر کرنے والے کے طور طریقوں کو سمجھ کر تمہارے اعتقاد کی مضبوطی اور دینی مطالب کی حقیقت کو ہمارے سامنے بیان کرے اس خیال سے تاکہ فیض اور فائدہ پہنچانے والے حکمت اور معرفت کا پورا حصہ رکھنے والے منقولات اور معقولات (علم فلسفہ و علم شریعت) کو جمع کرنے والے (بقیہ)

ساخته آن خیرخواه سعادت انتباه را بجلائل توجهات پادشاهی ومکارم عنایات نامتناهی واثق نماید و تمنائی که مرکوز خاطر اشرف ارفع ست باتمام رساند وسرانجام حقیقت عقیدت واخلاص ودقائق عقیدت واختصاص از ضمائر فهمیده بعیار دانش سنجیده بموقف سمع عالی معروض دارد باید که آن مخلص خیراندیش سخنان حقایق بنیان ما را چه از آنچه در فرمان عنایت مشحون مندرج ست و چه آن کلمات قدسی سماعت که زبانی با فاضت مآب مشار الیه در خلوت فرموده‌ایم بسمع دانش اصغا نموده مراتب الطاف خسروانی ومدارج اعطاف خاقانی را بعقل دوراندیش خود دریافته آنچنان اهتمام مخلصانه بکار آگاهانه نماید که حکام دکن کلهم علی الخصوص حکومت پناه امارت انتباه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سلیمانی برهان نظام الملک که مجدداً تربیت یافته این درگاه است لوازم نیکوخدمتی وقوانین حق شناسی بروجه اتم واکمل بظهور رسانند وسخنان کوتاه اندیشان ناعاقبت بین از جاده اطاعت و عقیدت انحراف نورزند چه این معنی باعث عنایات آن مخلص حقیقت گزین هم موجب امن و امان خلایق آن دیار خواهد بود وچون مدتی بود که وکلاء عرائض حکام دکن بدرگاه گیتی پناه نرسیده بود درین مرتبه بخاطر اشرف میرسید که بحکام دکن کس فرستاده شود لیکن از آنجا که عنایت پادشاهی عام است و آن مخلص خیرخواه را با آنها ارتباط تمام است از علاوه عنایت با آن هواخواه حقیقی دانسته چندی از مقربان درگاه را که بمزید عنایت والتفات مخصوص اند همراه افاضت پناه مذکور فرستادیم باید که در سامان وسرانجام آن جماعت و زودی روانه ساختن بدرگاه معلی کمال سعی لازم داند بمقتضای ظهور الطاف عالیه اظهار ما فی الضمیر نموده هر مطلب و مهمی که باشد بوسیله افاضت مآب موما الیه معروض درگاه معلی سازد که از آنجا که کمال عنایت قدسی سرایت درباب آن زبده مخلصان هواخواه مرکوز باطن اقدس ست همه در معرض قبول و انجاح مقرون خواهد بود وبموجب وفور عنایت والتفات که بآن اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر مرصع و دو راس اسپ عراقی و دو در اسهار و یک قطار شتر نر ولایتی جهت آن مخلص خیراندیش فرستادیم باید که بتسلیم و دیده

تم اقبالمند خیر خواہ کو بڑی شاہانہ عنایت کی طرف اور از حد اعلیٰ نوازشوں کی طرف اطمینان دلا دے اور جو خفیہ باتیں کہ ہمارے بزرگوار دل میں ہیں، بخوبی بیان کر دے اور تمہارے عقیدے اور محبت کی پوشیدہ حقیقتوں اور مخصوص اور معتقدانہ باریکیوں کو عقل کی کسوٹی پر کس کر امتحان لیکر ہمارے گوش گذار کرے۔ مناسب ہے کہ تم خیر خواہ دوست ہماری سچی باتوں کو خواہ ہمارے عنایت نامے میں درج ہیں اور خواہ پاک نشانیوں والی باتیں جو کچھ بھی فیضی سے خلوت میں کہدی ہیں عقل و ہوش کے کانوں سے سنکر شاہی مہربانیوں کے رتبوں اور سلطانی عنایتوں کے درجوں کو اپنی دور اندیش عقل سے جانچکر اس طرح پر خالص دوستانہ اور تجربے کار صورت نکالو کہ سارے صوبہ دکن کے حاکم خاصکر حکومت کو پناہ دینے سردار سے واقفیت رکھنے والا اور نظر شاہی میں منظور ہونے والا بادشاہی الطافوں میں شامل ہونے والا برہان نظام الملک (جو زیر سایہ ہمارے دربار کا پروردہ شدہ ہے) اچھی خدمتوں کی تیاری اور نمک حلالی کے قانونوں کو بخوبی تکمیل کر دے اور وہ ناعاقبت اندیش جاہلوں کی باتوں پر اطاعت اور اعتقاد کے راستے سے منحرف نہ ہو جائے کیونکہ یہ امر تم حقیقت پسند دوست کے اعتبار کا باعث اور صوبہ دکن کی مخلوق کے امن و امان کا باعث ہوگا اور چونکہ عرصہ ہو گیا تھا کہ دکن کے حاکموں کی درخواستیں اور وکیل ہمارے دربار میں آئے اب کے ہمارے دل میں بھی آیا کہ کسی کو ان کے پاس دکن روانہ کیا جائے چونکہ شاہی نوازش عام ہے اور تمہارا احکام دکن سے پورا ربط ضبط ہے۔ اس وکالت کے عہدے پر دیگر شاہانہ نوازشوں کے علاوہ تمہارا حق سمجھ کر چند دربار کے مقرب لوگ جو خاصکر شاہی عنایت و مہربانی میں مخصوص ہیں، فیضی کے ساتھ بھیجے ہیں۔ تم لوگوں کو چاہیے کہ ان لوگوں کے اسباب و سامان کی تیاری میں اور جلد دربار شاہی کو واپس کر دینے میں پوری پوری کوشش بجا لاؤ اور ہماری شاہانہ عنایت کے موافق دلی منشا ظاہر کر کے جو مطلب اور مشکل کام در پیش ہوا ناصحت پناہ فیضی کے ذریعہ سے ہماری جناب میں عرض کرو چونکہ قلب شاہی میں بہت ہی پاکیزہ اثر والی مہربانی تم جیسے خیر خواہ سچے دوست کے بارے میں پوشیدہ ہے۔ تمہارے تمام مطالب اور مشکلات قبول اور تکمیل سے نزدیک ہونگے (بقیہ)

خاطر خود را جمع داشته توجه باطن اقدس را شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد و امال خود دانند و چون همواره توجه عالی در تربیت و ترفیه مستعد آن طوائف انام سیما طبقه ارباب علم و حکمت مبذول ست مردم حکمت و حذاقت مآب فضائل اکتساب جالینوس الزمانی حکیم مصری را که در آں حدود دانند چناں کنند که بالکل بدرگاه معلی رسیده بحکمت مآب مشار الیه ملحق شوند و بعضے کارہا که مشار الیه آنجا را دارد به نیک وجه انصرام باید که از مرضیات خاطر اشرف خواهد بود پیوست خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول امانی و امال خود دانسته امیدوار عنایات گوناگون باشد.

فرمان حضرت شاهنشاهی به برهان نظام الملک مسند نشین احمد نگر

حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت دستگاه عمدة اعاظم حکام زبدة اماجد انام اسوه مخصوصان درگاه نقاده مخلصان خیرخواه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سبحانی مهبط عنایات متوالی مطرح توجهات متعالی کامل الاعتقاد وافر الاعتماد برهان نظام الملک بجلائل مکارم شاهنشاهی و جزائل مراحم ظل الهی مفتخر و مباهی بوده بداند که چون آن شوکت دستگاه از صدق طویت التجا بدرگاه گیتی پناه ما که موطن صاحبان ناز و نعیم و ملجا مستعدان هفت اقلیم ست آورده بود و همواره مرکوز ضمیر الهام پذیر میگشت که ولایت دکن با و تفویض یابد و ظهور این امر جلیل موقوف بسعادت وقت بود الحمد لله آں طور فتحی که خاطر قدسی میخواست و بخیال در نمی آمد بتوجه اقدس صورت یافت و عمده اماجد عظام راجی علی خاں که مکرراً بفرمان عنایت منشور و التفات سرافراز گشته باں خدمت مامور شده بود بوسیله ظهور آں مورد فرمایا اعتبار و اعزاز شاهنشاهی بر ... نی بخت قدر آں داند و همیشه حضور اشرف ما را بخاطر داشته در اظهار آثار اخلاص و عقیدت که سرمایهٔ دولت دو جهانی و پیرایه آبروی جاودانی ست جهد موفور نماید و درین هنگام که اندیشهٔ انتظام بخش جهانیاں بمزید ترفیه و تعمیر ولایت مالوه مصروف شده و شاهزادهٔ کامگار برخوردار غرهٔ ناصیه دولت و اقبال قرة باصره عظمت و اجلال درة التاج فرخی و فیروزمندی واسطة العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزند ارجمند شاه مراد را بانصوب سفر مستقیم

ہماری باطنی توجہ کو اپنی امیدوں اور مقصدوں کے حاصل ہونے کا ذمے دار اور حالات و انتظام
کی روشنی پر شامل خیال کریں اور جبکہ ہمارا شاہانہ دھیان لوگوں کی بھلائی اور بہتری پر شامل
ہے خاصکر صاحبان علوم فنون کے بارے میں تو علم و فن کے پناہ دینے والی بزرگیوں اور کمالات
کے حاصل کرنے والے جالینوس زمانہ حکیم مصری کے بال بچے جو تمہارے علاقے میں ہیں ایسا کریں
کہ سب دربار میں پہنچکر انہی حکیم مصری کے ہمراہ رہیں اور جو کاروبار وہاں کے حکیم مصری کے متعلق ہیں
وہ بخوبی مکمل ہو جائیں۔ کیونکہ ان کی تعمیل ہمارے قلب مبارک کی پسندیدگی کا باعث ہوگی عالم
روحانی کے ملاحظہ کرنے والے شاہی دل کو اپنے مقصدوں اور مطلبوں کے کامیاب بنانے کی طرف
متوجہ سمجھکر ہر قسم کی عنایتوں کے امیدوار رہیں۔ **اکبر شاہی حکمنامہ برہان نظام الملک
احمد نگر کے مسند نشین کے نام**۔ حکومت و سلطنت کے پناہ دینیوالے محبت دینداری پر قابو رکھنے والے
سب سے عمدہ دنیاوی لوگوں کے خلاصے۔ دربار کے مخصوص سردار۔ خیر خواہ ملازموں سے چیدہ شاہی
منظور نظر۔ خدائی مہربانیوں میں شامل ہونیوالے۔ متواتر عنایتوں میں وارد ہونے کی جگہ۔ خدائے
بزرگ کی توجہوں کے مقام نظر۔ پورا اعتقاد اور زیادہ بھروسہ رکھنے والے برہان نظام الملک نامی
(جو شاہی اعلیٰ خدمتوں اور سلطانی اعلیٰ مہربانیوں پر فخر و افتخار کرنے والا رہا ہے) واقف اور خبردار رہے
کہ چونکہ تم زبردست طاقت والے سچے ارادے سے ہماری دنیا کو پناہ دینے والی درگاہ میں خواہش و
آرزو کو لے کر آئے تھے۔ جو ناز و نعمت، والے لوگوں کا وطن اور ساتوں ولایتوں کے قابل لوگوں کی
جائے پناہ ہے۔ اس سے غیبی خبر رکھنے والے دل میں یہ خیال آتا تھا کہ صوبہ دکن تم کو سونپ دیا
جائے مگر اس کا یہ بزرگ کام مبارک وقت پر موقوف تھا۔ شکر خدا کہ بادل جس قسم کی فتح مندی
چاہتا تھا شاہانہ توجہ کے ساتھ اس سے بھی بڑھکر جسکا کسی کو خیال تک نہ تھا ظاہر ہوئی اور اس کی
وجہ سے بڑے سرداروں میں سب سے عمدہ راجی علی خاں زیادہ اعتبار و عزت شاہی میں واقع
ہوا جو اس کام پر لگایا تھا۔ یہی راجی علی خاں کئی بار رہ چکے تھے، شاہی عنایت نامے اور خوشنودی
والے فرمان سے معزز ہوا ہے (اب جبکہ صوبہ دکن فتح کر کے تم کو دیا گیا) تو مبدا قبالی (بقیہ۔۔۔

آرا و رو سعادت انگاشته بمشورهٔ عقل دوراندیش در استحکام مبانی هواخواهی فراوان
کوشش بکار برد و پیوسته عرائض اختصاص فرستاده گلشن یکجهتی تازه دارد که هوشمندی
حقیقت شناسی حرز متین و حصن حصین ملک و ناموس ست و بر ارباب دانش و بینش ظاهر
و باهر ست که سلاطین عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش دید همت والا دارند از حکام دیار
و ولایات اصلا جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند چون باطن اقدس
متوجه ازدیاد سعادت آن عزت پناه است امین الدین را که یکی از ملازمان خاص و مریدان
با اخلاص ست فرستادیم که تهنیت آن فتح گفته فرط توجه اشرف اقدس را مجدداً خاطرنشان ایشان
سازد باید که ملکوش هوش اصغا نماید و انتظام و انتساق آن ولایت را از کمال خردمندی و
حق پسندی چنانچه در ملازمت اقدس مافهمیده است بتقدیم رساند و قوانین ما را بدستور که
در ممالک محروسه جاری و ساری ست رائج گرداند و کریمت شعاران کوتاه بین را که جز
پیش پای نبینند و غیر از انشاء و اخلاق نکوشند در معاملات دخل ندهد و در رعایت خاندانهای
قدیم و پیش آورد و اصحاب اخلاص که براستی گفتار و درستی کرداری مشهور و
موصوف باشند کوشش نماید و در اعتبار ارباب علم و فضل و اعلای اهل دانش
و حکمت سعی موفور بجا آورد و شبانروز را در مرضیات الهی معمور داشته آنچنان آگاه
باشد که دست اقویا از ضعفا کوتاه بوده زیردستان در مهاد امن و امان مرفه الحال
و فارغ البال باشند و چون منشور عاطفت بنام عمدة المخلصان شرف عمود یافت
بخاطر ملکوت ناظر بمقتضای شمول رأفت که احاطه عموم خلایق دارد رسید که فرامین قضا جریان
نصائح بنیان بعادل خان و قطب الملک عز ایراد یابد که اگر توفیق رهنمون آنها شود در
لوازم اطاعت بر خلاف سوالف ایام سلوک نمایند چه از آن بهتر که عنقریب بتائید دولت ابد
پیوند ما باهم اتفاق نموده باعث فتوحات فرنگستان و سایر بنادر شوند و مورد هزارگونه عنایات
گردند اگر بواسطه خردسالی و هجوم کوته بینان که بعد مسافت را حصن حصین خود خیال کرده بغفلت

شہزادے کی تشریف آوری کو ذریعہ سعادت سمجھ کر عقل دور اندیش کے مشورے سے خیر خواہی کی بنیادوں کو مضبوط
کرنے کے لئے زیادہ کوشش کام میں لائیں اور ہمیشہ مخصوص عرضیاں بھیجکر گلزار دوستی کو تر و تازہ رکھیں
فرمانبرداری میں دانائی برتنا اور حقیقت اور احسان کو پہچاننا ملک اور آبرو کے لئے مضبوط
قلعہ اور زبردست تعویز ہے۔ سیانے اور ہوشیار لوگوں پر ظاہر ہے کہ زبردست بادشاہ جو
دنیا بھر کی فتح کا خیال ہمت بلند کے سامنے رکھتے ہیں. شہروں کے حاکموں اور ملکوں کے مالکوں
سے سوائے محبت اور فرمانبرداری کے اور کچھ واسطہ نہیں رکھتے ہیں. اور چونکہ شاہانہ مزاج تم جیسے معزز
کے ساتھ زیادہ اقبالمندی کی طرف متوجہ ہے اس لیے امین الدین نامی کو بھیجا ہے جو خاص لوگوں
اور سچے خیر خواہوں میں سے ہے کہ فتح دکن کی مبارکبادی دیکر ہماری شاہانہ توجہ کو نئے سرے سے
تمہارے دل نشین کر دے۔ چاہیئے کہ ہوشیاری کے کانوں سے سنو اور اس صوبہ کا انتظام اور
بندوبست نہایت دانائی اور سچائی سے ادا کرو جس طرح سے ہماری ملازمت سے نہیں
سمجھ چکے ہو اور ہمارے ملکی قانون کو جس طرح پر کہ وہ یہاں جاری ہیں وہاں بھی پھیلاؤ
ناسمجھ مکار طبیعت والے لوگوں کو جو دور کی نہیں سوچتے اور خلل و فساد کے سوا اور کسی طرح کی کوشش
نہیں کرتے کاروبار میں خلل نہ دینے دیں۔ اور پرانے گھرانوں کی دیکھ بھال اور بچے اُٹھایا کرنے
والے لوگوں کو پاس بلانے کے بارے میں کوشش کریں۔ جو سچ بولنے اور نیک چلنی میں مشہور
و موصوف ہوں اور صاحبان علم و فن کی آبرو بڑھانے اور دانشمندوں اور خردمندوں کو ترقی
دینے میں از حد کوشش کریں اور رات دن کے وقتوں کو خداوند عالم کی رضاجوئی پر صرف کریں
اس طرح جیتے رہیں کہ کمزوروں پر زبردستوں کا ہاتھ نہ بڑھے اور غریب ماتحت چین چان سے
گہوارے میں خوش حال اور بیفکر رہیں اور مہربانی والا حکمنامہ تم کو لکھا جارہا تھا کہ فرشتوں
کی حالت ملاحظہ کرنیوالے دل میں آیا کیونکہ ہمارا دل کل مخلوقات کو احاطہ کئے ہوئے ہے
کہ حکم خدا کی طرح جاری ہونے والے اور نصیحت کرنے والے فرمان عادل خاں اور قطب الملک کے
تحریر کئے جائیں کہ اگر مدد خدا ان کا ساتھ دے اور فرمانبرداری کی صورت یا پچھلے دنوں کے (بقیہ)

گرانید نیز بتوفیق ربانی و تائیدات آسمانی در اندک فرصتی تمام ملک آنهان بآن تربیت
کرده ما تعلق خواهد گرفت باید که عنایات اعلی خاقانی را منتظم احوال سعادت اشتمال خود
داند فرمان حضرت شاهنشاهی در طلب یکی از فضلای شیراز المنة لله که از آغاز
ابتسام صبح اقبال و طلوع نیر اجلال که مبدای جلوس بر اورنگ سلطنت ست تا امروز که
عوام سعادت انتظام خلافت بار بعین پیوسته در نظر دوربین عنفوان ریعان بهار دولت
دا هتزاز ریحان حدیقهٔ افضالست همگی همت فلکی اعتصام به تکمیل و ترتیب مستعدان هر صنفی
سیما معترفان بحار علوم و حکم بوده و علی الدوام مستکملان هر فریق در حواشی سریر والا بمطالب
عالیه رسیده کامیاب صورت و معنی اند چه بیان حکمت الهی بر آن صورت پذیر گشته که
چنانچه پادشاهان عظیم القدر توجه عالی باین فرقه گرامی بیگمارند همچنین این گروه نیز جویای
التی و وصول بمحل عالی که محفوف بمفاخر و معالی ست میباشند درین هنگام که صیت فضائل
و کمالات کسبی و وهبی افادت اتصاف مرضی الشمائل جامع الکمالات چلپی بیگ مکرراً
بسمع اشرف رسیده همانا که حسن و اخلاق ذاتی او بر باطن الهام مواطن پرتو انداخته
توجه علی الطلب او شرف ظهور یافت مستحسن آنکه بقاید الطاف الهی در ساتق سکارم
شاهنشاهی محل امید بامنصوب صواب بر بند و بزودترین وقتی باستعداد حضور
فائض السرور مستسعد گردد و در آمدن و آوردن ارباب استعداد اهتمام نماید و
بسعادت نقش نقاحای شیرازی در باب سرانجام راه حکم اشرف صادر شده بجلو ظهور خواهد
رسید

بر تو گے۔ کیونکہ تم نے راستے کی دوری کو اپنے لئے مضبوط قلعہ خیال کر لیا ہے۔ پھر بھی خدائی
مدد اور آسمانی امداد سے تھوڑے عرصے میں وہاں کا سارا ملک تمہارے ملک سمیت (جنکو ہم نے
تربیت کیا ہے) ہمارے متعلق ہو جائے گا۔ اس لئے چاہیئے کہ ہماری شاہانہ عنایتوں کو اپنے اقبالمند
حالات پر شامل کریں۔ **اکبر شاہی فرمان شیراز کے کسی فاضل کو بلانے کے بارے
میں۔** خدا کا شکر و احسان ہے کہ صبح اقبال کے مسکرانے والے اور بزرگی کے ستارے کے نکلنے کے
زمانے سے لیکر (جو تخت نشینی کا ابتدائی وقت ہے) اس وقت تک جبکہ اقبالمند سلطنت کو چالیس
برس لگ گیا ہے۔ اور تجربے کاروں کی نظر میں ہماری سلطنت کا یہ زمانہ بہار دولت کا آغاز
جوانی ہے۔ بلکہ عنایات خدا کے باغ کی کلیوں کے کھلنے کا وقت ہے۔ ہمیشہ سے ہماری آسمان پر
چنگل مارنے والی ہمت ہر قسم کے لائقوں کو کامل بنانے اور تربیت کرنے میں مصروف رہی ہے خاص کر
صاحبان علوم و فنون کے ماہروں کے بارے میں اور ہمیشہ سے ہر قوم کے صاحب کمال تخت شاہی
کے آس پاس رہکر بلند رتبوں پر پہنچکر دین و دنیا میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ حکم خدا اس طرح جاری
ہوا ہے کہ جس طرح بلند مرتبہ بادشاہ اس معزز فرقے کی طرف شاہی توجہ کو صرف کرتے ہیں اسیطرح یہ
گروہ بھی انسانی مقصدوں کے تلاش کرنیوالے اور دربار شاہی میں پہنچنے والے ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ انکا
دربار بلندیوں اور عزتوں کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے۔ اس وقت جبکہ چلپی بیگ کے خدائی اور دنیاوی
کمالوں اور خوبیوں کی شہرت کئی بار گوش شاہی میں پہنچی ہے (جو خوبیوں میں موصوف اور پسندیدہ عادتوں
والا اور کل کمالات کو جمع رکھنے والا ہے) بیشک اسکی ذاتی خوش اخلاقیوں نے ہمارے غیبی خبر رکھنے
والے دل پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلئے شاہانہ توجہ اس کے بلانیکی طرف متوجہ ہوئی۔ سب سے زیادہ
مناسب یہ ہے کہ خدائی عنایتوں کو رہنما بنا کر اور شاہی بزرگیوں کو ہمراہی میں لے کر اس درست راستے
کی طرف امید کے کجاوے کو باندھے (روانہ ہو) اور بہت جلد خوشی کشش والی حاضری کی لذت سے اقبالمند
اور قابل لوگوں کے آنے اور لانے کی تیاری کرے اور نیک طبیعت فتاحات کے شیرازی کو جو شاہانہ حکمنامہ
راستے کے بندوبست کے لئے صادر کیا گیا ہے اس کا اثر ظاہر ہوگا + (تمام شد)

بقیہ ترجمہ صفحہ وار

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳

افلاطون اُٹھ گیا۔ اس فضل وکمال کی صدر مسند پر بیٹھنے والے کے خطوط کہ وہ خطوط احکام خدائی کی تصویروں کے البم اور مدارج کمال کے قوانین میں آتر بتر پڑے تھے۔ میں عبدالصمد نامی جسکے والد کا نام افضل محمد ہے اس شاہی طبیعت رکھنے والے ارسطو یعنی ابوالفضل کی نظر میں بھائی بھی ہونے کے علاوہ دامادی کا رشتہ رکھتا تھا اور اس کی تربیت و پرورش کی نظر میں منظور شدہ تھا یعنی شاگرد بھی تھا اس دانائی کے گلدستے کو سجانے میں اپنی سعادتمندی کا اچھا وسیلہ جانکر اسکے جمع کرنے میں کوشش کی کمر کسی اور اس کی درستی و تربیت کیلئے ہمت باندھی +

ہیں امید ہے کہ ہمیشہ یہ باغ عقل کے پودے اور چشم بینائی کے بوٹے انصاف کی دائمی بہار میں پلا کر سرسبزی اور شادابی سے کامیاب ہوں۔ بادشاہ جہاں کا خطہ رجو سچائی میں غور کرنیوالا۔ انصاف کی طرف رغبت کرنیوالا۔ بلند مرتبہ۔ آسمان شاہی کا ستارہ +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷

دماغ نے از سرنو شگفتہ۔ دماغ نے بیحد تراوت پائی۔ محبت کے باغ سرسبز ہوگئے اور قدیمی رشتہ داری ہری ہوگئی۔ خالص میل ملاپ اور محبت کی نیو مضبوط ہوگئی۔ سچ ہے یہ خط بھیجنے کی پسندیدہ عادت جو در اصل روحانی ملاقات اور زبانی بات چیت کے برابر ہے۔ پچھلے زمانے کی طرح صاف دل کی خوشنود کرنیوالی اور شوقین دل کی خوشی بڑھانے والی ہوسکے گی بلکہ ظاہری کلام کرنے اور بات کا بدل بدلا شمار ہوسکیگا۔ اور برادری کے خوشبو دینے والے قلم سے جو جناب سے یہ بات لکھی گئی تھی کہ صلح کی بنیادوں کی مضبوطی میں اور محبت کے چشموں کو صاف کرنے میں دونوں طرف سے تیاری

کی جائے اور کوہ ہند دلکش ہماری تمہاری درمیانی حد ہے (اسبات نے) مقام پسندیدگی پر جلوہ کیا دیکھو بھی پسند آئی) ظاہر ہے کہ مورخین نے یا حکیموں نے یا پیغمبروں نے) اس بننے اور آگے جانے والی اور تعلقات والی دنیا میں میل جول اور محبت و پیار کے سوا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹

زیبا ہو۔ واقعی اگر وہ دلکش باتیں جو خط اور ایلچی ظاہر کرے ممکن ہو جائیں تو اس سے بہتر کونسی بات ہے۔ ورنہ کوئی مقام (ملاقات) مقرر کرنا چاہیے تاکہ اس مقررہ جگہ پر دوستی کی محفل آراستہ ہو اور کسی برائے اور بیچ لائے کے بغیر دین و دنیا کے مقصد اور ظاہری و پوشیدہ مطلب صاف گوئی اور حقیقی بیان سے روشن ہوں۔ اور یہ بھی ہمارے گوش گذار ہوا ہے کہ نکمی طبیعت رکھنے والی ایک جماعت نے ہمارے حدود پنجاب میں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱

اور مرتب نہیں ہوئے ہیں کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ مان بھی لیا جائے کہ اگر کوئی امر ناراضگی ہوتا بھی تو اس سے دوستی کے دامن پر رنج و ملال کا گرد و غبار نہیں جاتے۔ اولاد کو سگے باپوں سے ایک خاص قسم کا لاڈ ہوا کرتا ہے۔ خاصکر تمہارا بیٹا تو بہت ہی لاڈلا ہے۔ اگر خدا نخواستہ چچاؤں کے ساتھ بھی ایسی ہی صورت پیدا ہو تو کیا مضائقہ ہے (اللہ دستگاہ کے دوسرے معنی مسخرے کے ہیں۔ جو مناسب مقام ہیں) سعادتمند فرزند تو وہ ہے جو باپ کی رضا جوئی کو اپنا مقصد ہمت بنا کر اس قاعدے کی نگہبانی میں کوشش کرے۔ وہی بڑے بڑے وعدے وعید اور بڑے عہد و پیمان جو تجربے کار تاجر۔ دل کے ذریعے سے پکے بعد دیگرے مقرر ہو چکے ہیں۔ ہمارے دل پسند دلمیں جمے ہوئے اور جمے ہوئے ہیں۔ اور اسلامی قاعدے اور بزرگانہ طریقے میں ارکان دوستی و محبت کے برقرار رکھنے کیلئے دوستانہ طبیعت رکھنے والے عام حق پسند کو ان عہد و پیمان کا پاس اثر محبت کا جو تمہاری طرف سے ہمارے دل میں ہے) ذرا ظہور ہی کافی ہے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳

ضرب المثل ہے۔ نہیں گئے تھے) دلی رازدوں میں سے تھا۔ کیونکہ وہاں کے

طرف سے ہمارے فرزند شاہ رخ مرزا کے واقعہ میں قلم محبت سے لکھا ہوا آیا تھا۔ ہمارے منصف دل کو پسند آیا۔ واقعی شاہرخ مرزا طفلی اور کم ظرفی اور بد صحبتی کی وجہ سے اس قدر نالایق باتوں کے (اظہار) کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۲۹

سادات میں سے اور اس شہر کے بڑے پرہیزگاروں میں سے ہیں مقرر کر دیا تھا جو بعضے کاموں کی وجہ سے تاخیر میں پڑا ہوا تھا۔ اس وقت حکمت پناہ حکیم ہمام کے ساتھ روانہ کر دیا۔ تحفوں اور سوغاتوں میں سے کچھ تھوڑا سا بطور نمونہ عمدۃ خواص محمد علی کی سپردگی اور ذمہ داری میں علیحدہ بھیجا ہے جسکی تفصیل اس کے پاس موجود ہے) مناسب ہے کہ اس حدیث پر (مسلمانوں تم آپسمیں تحفہ اور سوغاتیں دو تاکہ دوستی زیادہ ہو) عمل کر کے ہمیشہ دونوں طرف سے خط و کتابت اور سوغاتوں کی روانگی کا طریقہ جاری رہے۔ شہر فرغانہ سے منگوا کر پری پرواز کبوتروں کے بھیجنے اور حبیب کبوتر باز کے آنے سے محبت و پیار کا شاہباز پھر پھڑ پھڑانے لگا اور ہمارا (نفس ناطقہ) میل ملاپ اور ایکے کی خوشبوئیں سونگھنے لگا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۱

ابھی پیدا ہوئی ہے اور سفر کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و خرمی کا پہناوا اور دلگی و خوشدلی کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی نیو نئے سرے سے اونچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو بڑھ چڑھ گیا مشک والے شاہی قلم سے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۳

اکبر سے خط و کتابت بند کر لی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعونی دعوے کی خبر سنی تھی۔ اکبر کے بہت سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کے خدائی دعوے کی خبر سنکر ایسا کیا گیا تھا۔ اکبر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر لنگ عجیب قسم کا) جو اسی طرح پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا (مطلب نہ کھلا) کیونکہ دشمنوں کے بارے میں آپکا فکر و تردد

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط کتابت کے نہ کرنے پر کس طرح آباد
۱۰۲ اور بدذات بدنصیبوں اور نڈر باتیں بنانے والوں نے کچھ بیہودہ قسم کی باتیں (نظم) کہہ
(ایسے بھی ہیں) جنکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں - وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں
دماغ تک پہنچنے کا ارادہ کریں تو دھواں بنجائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگ طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہ عقل کے گوہر شب چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال بادشاہوں اور سیانے عقلمندوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہوا کرتی ہے ۔ کیونکہ جب (فرشتے) پیدائشی کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور لیاقت کے موافق
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے ÷

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۳

اور ان عقلمندوں کے قریب ہونے اور اعتبار حاصل کرنے کا سبب ہوتی ہے ۔ جو بڑے گروہ کی بدذاتی
کی وجہ سے گمنامی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے ۔ اور یہ جاہل اپنے کو عالم بتانے والے ذاتی برائی
اور عادت کی وجہ سے خود ہی چھپ کر اور راہ راست سے پھر کر نالائق باتوں کو مشہور کر کے چند بیگانی
امیروں کے بہکانے کا سبب ÷

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۴

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا - اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں ۔ محبت و پیار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے پکا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی بنیاد دینے والے خیرخواہ
میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیم ہمام نامی ÷

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام ۔ بڑی بزرگیوں والے

ہے

سے منگوا کر بیری کی پرواز

کے آنے سے محبت و پیار کا شاندار کھیر و شیر پکڑانے

حس باطنہ میں ملاپ اور ایکے کی خوشبو بھی سونگھنے لگا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۱

ابھی پیدا ہوئی ہے اور سفر کردہ مسافر کی مانند ہے۔ خوشی و خرمی کا پہناوا اور دلگی و خوشدلی کا سرمایہ ہوا۔ دوستی کی نیو نئے سرے سے اونچی ہو گئی اور اتفاق کا طریقہ از سر نو بڑھ چڑھ گیا مشک والے شاہی قلم سے۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۳

اکبر سے خط و کتابت بند کر لی تھی۔ کیونکہ اس نے فرعونی دعوے کی خبر سنی تھی۔ اکبر کے بہت سے خطوط کے بعد اس نے ایک خط لکھا۔ اور لکھا کہ لڑائیوں کی وجہ سے اور آپ کی خدائی ادعوے کی خبر سنکر ایسا کیا گیا تھا۔ اکبر اب لکھتا ہے کہ آپ کا یہ عذر لنگ عجیب قسم کا) جو اسی طرح پوشیدگی کے پردے میں چھپا رہا (مطلب نہ کھلا) کیونکہ دشمنوں کے بارے میں آپکا فکر و تردد

کرنا اور دنیاوی سرکشوں کے ساتھ لڑائی کی تدبیر کرنا خط و کتابت کے نکرنے پر کس طرح آباد
۱۰۲ اور بدذات بدنصیبوں اور تذر باتیں بنانے والوں نے کچھ (بیہودہ قسم کی باتیں (نظم) کہہ
(ایسے بھی ہیں) جنکو اپنی حالت کی بھی خبر نہیں - وہ بجائے ہنر کے عیب کو پسند کرتے ہیں - اگر
دماغ تک پہنچنے کا ارادہ کریں تو دھواں بنجائیں اور ہوا کی مثال ہو جائیں ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۳۵

بزرگ طبیعت بادشاہ اور عالی خاندان شہنشاہ عقل کے گوہر شب چراغ کی روشنی سب سے
زیادہ رکھتے ہیں اور بلند اقبال بادشاہوں اور بیانے بھاگوانوں میں سب سے زیادہ دانائی
ہوا کرتی ہے - کیونکہ جب (فرشتے) پیدائشی کارخانے میں ہر ایک کو ضرورت اور لیاقت کے موافق
عقل و دانش دیا کرتے ہوں گے ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۲

اور ان عقلمندوں کے قریب ہونے اور اعتبار حاصل کرنے کا سبب ہوتی ہے - جو بڑے گروہ کی بدذاتی
کی وجہ سے گمنامی کے گوشوں میں رہنے لگے تھے - اور یہ جاہل اپنے کو عالم بتانے والے ذاتی برائی
اور عادت کی وجہ سے خود ہی چھپ کر اور راہ راست سے پھر کر نالائق باتوں کو مشہور کر کے چند بگانی
امیروں کے بہکانے کا سبب ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۴

بھول جانے کے سوا اور کچھ دھیان میں نہیں آتا - اور تم عالی خاندان کی دوستی اور
سے بھی یہی امید کی جاتی ہے کہ اس کی گستاخی سے چشم پوشی کریں - محبت و پیار کی باتوں کے مضبوط
کرنے اور دوستانہ تعلقات کے پکا کرنے کے لئے حکمت و دانش کی پناہ دینے والے خیرخواہ
میں سے خصوصیت رکھنے والے تجربے کار رازداروں میں سے حکیم ہمام نامی ؛

بقیہ ترجمہ صفحہ ۴۵

اکبر شاہی فرمان شاہ عباس تخت نشین ملک ایران کے نام - بڑی بزرگیوں والے

اور پاک وصاف قانون والے۔ خدا سے وحدت کی دہلیز پر سر نیاز جھکا کر شکریہ ادا کریں کی اصلیت الہی
ہستی کو اگر سارے عقلاء مل کر بھی اور دانشوران کی سطریں تو اسے ادراک کی قوتوں اور علوم کے لشکروں کے
ساتھ جمع ہو جائیں تو خدا سے واحد کی تعریف کی کتاب میں سے ایک حرف کی ذمہ داری کو ادا نہیں
کر سکتے۔ اور اس کے آفتاب حمد کا ایک پہلو بھی چھپا نہیں سکتے۔ اگرچہ نظر تحقیق میں دنیا کی سارے
ذرے حمد خدا کا ایک چشمہ ہیں کہ باوجود بے زبان ہونے کے زبان حال سے گویائی کے لئے تیار
ہو کر حمد حقیقی کے سبب انتہا حیران ہیں۔

بقیہ صفحہ ترجمہ ۴۷

اور جو کچھ ظاہری قلم سے خط وخبر دوستی کے لکھتے ہیں تاخیر ہو جانے کے بارے میں لکھا گیا
تھا اس نے خوب اپنے موقع پر پسندیدگی ظاہر کی۔ واقعی اندرونی تعلقات یہ چاہتے تھے کہ خط
کتابت میں اتنی دیر نہ ہو۔ لیکن آپ نے آنے جانے والوں سے سن لیا ہوگا کہ کیسے بڑے بڑے
کمال دبدبہ اور زبردست لڑائیاں جھگڑے فسادات اس شہر کے راجاؤں اور ہندوستانی صوبوں کے باشندوں
کے ساتھ اس ملک کو خطوط آسمانی کے ناپنے والوں نے ساتوں ولایتوں کا دو تہائی بتایا ہے
واقع ہوتی تھیں۔ ایک مدت دراز میں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۱

جو قدر بارشتے کی دریچہ کا دوستانہ خط نصیحت سے دیدیا گیا۔ اور مظفر حسین مرزا ہمارے ربط و
ضبط اور میل ملاپ کی شمولیت کو شکر

بقیہ ترجمہ صفحہ ۵۵

توجہ اور سے یہ گوش گزار کیا گیا کہ پہلے زمانے میں جبکہ آپ نے سیادت مآب شاہ محمد کو ایلچی
بھیجا تھا تو یہ امر خوشحالی دل کی زیادہ مہربانی کا باعث ہوا تھا۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۱

خوش حالی اور کھلے دل رکھ کر عبادت کی رسموں کو پورا کریں اور بندگی خدا کے طریقوں پر جمے

رہیا اور کسی میں بھی دنیا داروں کا ظلم و ستم کا ہاتھ رعیت پر تعدی کر کے بیچاروں اور غریبوں پر تعدی نہ
پائے۔ اور مخلوق سے جہانتک ہو سکے ہم کو اچھا وسیلہ گردانکر سب ساری نعمتوں کے دسترخوانوں
سے (خدا کی مہربانی سے جن نعمتوں کا بانٹنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے) لطف و لذت حاصل کرنے دیا

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۴

اور جیسا کہ حکم دیا گیا تھا کہ جو بعض عجیب و غریب چیزیں معلوم ہوں اور ان کے خریدنے کے لئے اگر
روپیہ نہ ہو تو مقررہ روپے میں سے کچھ روپیہ ان کی خرید میں اٹھا کر (ہمارے حکم کی) پیروی کریں۔ مگر
اسی خیال سے اس کی تعداد بھی مقرر نہیں کی گئی۔ اور ہمارے گوش گزار یہ بھی ہونا ہے ؛

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۵

مسلسل اور وابستہ کیا ہے۔ ایسا اندازہ کرنے والا مالک ہے کہ محبت و پیار کا سلسلہ اور وابستہ اور قوانین میل
ملاپ کا مقرر شدہ نسبت و الفت کا ٹھاٹھ باٹھ دنیاوی جماعتوں میں اور مختلف قسم کی مخلوقات میں
پیدا کر دیا ؛

بقیہ ترجمہ صفحہ ۶۷

بلکہ روشن اور ثابت ہو چکا ہے کہ دنیا کا جسمانی عالم آخرت کے عالم روحانی کے مقابلے پر بیاد ہے۔ بلکہ تمام
اور جہان بھر کے سیانے اور ہر شہر کے بڑے اس ظاہری حالت فانی کو کوچ کرنے کے کس قدر اعلیٰ کوشش
اور بڑی بڑی خواہشیں عمل میں لا سکتے ہیں ؛

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۵

اکبر شاہی فرمان سپہ سالار خانخانان ولد بیرم خاں کے نام۔ حکومت و نظم و نسق کے قوت بازو
سلطنت و ملک گیری کے قابل اعتماد شخص۔ اقبال مندی اور جہانداری کی انگوٹھی کے نگینے حقیقت پر
کے موتی کی آب و تاب۔ بادشاہت کے شہنشاہی کی مستی بھری تلوار۔ میدان جنگ میں دشمن کو قتل کرنے کے
لئے سان پر چڑھے ہوئے تیر۔ بزرگی و شان و شوکت کی آستین پر عمدہ نقش و نگار رکھنے والے دبدبہ
و اقبال کے تخت پر چڑھا ہوا موتی کی مثال والے شاہی بھیدوں کو چھپانے والے خدا پرستی اور خیر خواہ

کے اطوار وں کے جمع کرنے والے - دنیا کی فتح کرنیوالی لڑائیوں کے ہراول مقصدوری اور کامیابی کی محفلوں میں آگے بڑھنے والے ✤

بقیہ صفحہ ترجمہ ۷۷

غالب - بے قراری - سچائی اور درستی کے طریقوں کا عاشق غمخوار مضمون گرمھنے کی صورت کا نقاش ہم زبانی اور ہمنشینی کے فرش پر باریکیاں پیدا کرنے والا شاہی بھیدوں کی تہ کو پہچاننے والا - مزاج سلطانی کی حقیقت سے واقف ہونے والا مشکل پسندوں کی گرہ کو کھولنے والا - آسمان خیال دل کو تپانے والا کچھ بھی بیان کرنیوالی جماعت کا سردار ✤

بقیہ ترجمہ صفحہ ۷۹ -

سارے تعلقات قطع ہونے والے ہیں اور کل تکلیفیں جھیلنے والے ہیں - اگرچہ اس مرنے والے کا خیال ہر وقت نظروں کے سامنے ہے اور اس عالم آخرت کے مسافر کی اچھی عادتیں ہمارے روبرو ہیں

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۱

سے بالکل اطمینان ہو گیا - خدا نے چاہا تو عنقریب ہی دار الخلافہ شاہی سواری کی خیمہ گاہ ہوگا - جن دنوں میں ہمارا دل پریشان تھا - تمہاری درخواست آئی - چونکہ اس کی اندرونی تحریر سے محبت و صفائی کی خوشبوؤں کی لپٹیں آرہی تھیں اور اس کے مضامین سے وفاداری اور بندگی کی ہوائیں چل رہی تھیں

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۳

وہاں ٹھہر کر خود فتح دکن کی طرف متوجہ ہو جائیں - اکبر شاہی فرمان خانخانان سپہ سالار کے نام

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۵

بیٹھنے والوں کی بے پروائی پر موجودہ صورت میں یہ آگ لگاتی ہے - رباعی - سورج کہ ہیں بخشش مقصد کا پھول پیدا کرتی ہے اور جو ترو تازہ ٹہنی سے اچھائی کا پھل دیتی ہے - ۲ - پہل کی طرف دیکھ کہ اس طرح ڈالیاں سورج کے چمکنے سے ترو تازہ پھل پکاتی ہیں ✤

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۷ بچے ہوں گے یا نہیں - جتنے کبوتر روانہ کئے تھے سب خیریت سے آپہنچے ✤

بقیہ ترجمہ صفحہ ۸۹

تھے تم کیونکر نہ سمجھو گے ۱ خاصکروہ پرنگار نامی تجربے کار کبوتر جو عمر رسیدہ بڈھوں کی طرح اُڑتا ہے تمہاری خدمت میں ایسا بے مثل سلام پیش کرتا ہے جو عاشقوں کے دلوں کو چکرا دے۔ بلکہ آسودہ دل فقیروں کو ناچ اور کھیل کود میں لگا دے اور عرض کرتا ہے کہ جب دولت و اقبال کے راہ نمائے دلی صفائی اور عقیدے کے خالص ہونے پر صبح کی دعاؤں کی وجہ سے ہمارے حال پر مہربانی کی اور مدد آسمانی کی خوش نصیبی سے جہاں پناہ کے شاہی دربار میں پہنچا دیا جس حکومت کی نیو خدا نے رکھی اور جس کا حاکم قدر شناس ہے مجھ آرزومند کے دل میں جوانی کی اُمنگ پیدا کرکے نئی زندگی اور بے حد کامیابی بخشی ہے۔ دربار کے خیر خواہوں سے اور شاہی ملازموں سے یہ التماس ہے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۱

نامی کبوتر کہ جس کے پیچھے عاشقوں کے دل کا دھواں اُڑتا ہے اور وہ مجیلی گرڑیا یعنی چھٹے پاؤں والی کبوتری کہ جس کے پیروں کے گھنگرو یا جھانجھن الیلیٰ کی پازیب کو یاد دلاتے ہیں۔ اور عاشقوں کے پاؤں میں دیوانگی کی بیڑی پہناتے ہیں۔ بلکہ سامنے نامی کبوتر غٹرغوں کرنے والے البیلی تیوروالے جو +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۳

سے واقفیت رکھنے والے شاہی پرائیویٹ مجلس کے دوست سودوستی کے خلوت خانے کے ساتھی دنیا بھر کے فاضلوں میں چھٹے ہوئے۔ خاص بزرگوں میں سے چنے ہوئے اپنے زمانے کا جالینوس حکیم ہمام نامی شاہی اعلیٰ مہربانیوں سے خوشنود ہو کر اور شہنشاہی بڑی عنایتوں سے مقصود اور سرفراز ہو کر واقف ہوئے کہ جس وقت میں آسمان جیسے بلند جھنڈوں کی روانگی اور زمین کے ناپنے والے لشکروں کی جولانی کشمیر کے دلپذیر صوبے کے سیر و شکار کی طرف ہوتی تھی (جو مجھ درگاہ خدا کے نیازمند کے لئے نئی بخششوں میں سے) تو یہ قصہ تھا کہ اس سدا بہار کشمیر کے باغ میں (قدرت پروردگار کا نمونہ ہے، خدا کو یاد کرکے چند سانس لیوے اور چند روز اس سرزمین پر

[illegible] پیشانی معبودِ حقیقی کے سجدے کے لئے جھکا کر بسر کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۹۹

بلکہ ایسا بھی کرتے ہو (یعنی اسی پر آمادہ ہو) بیشک وہموں میں پڑ کر غلط خیال سونچکر اپنی سیانی سمجھ سے بغیر [illegible] وہموں کے پھیلنے پر بیکار ہو کر +

بقیہ صفحہ ۱۰۳

[illegible] کہ دنیا میں خدا کی سب سے عمدہ عبادت خلقت کے کاروبار کا پورا کرنا ہے۔ کہ دوستی دشمنی اپنے پرائے کا خیال نہ کرکے فراخ پیشانی سے ختم کرے اور فقیروں اور غریبوں خاکساروں اور گوشہ نشینوں کے ساتھ حتی الامکان نیکی کرے۔ کیونکہ وہ آمد و رفت کا دروازہ بند کرکے زبان سے سوال نہیں کیا کرتے اور خدا کے متلاشی گوشہ نشینوں کی صحبت میں جا کر دعائے خیر طلب کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۰۵

بدگمان بھی نہ ہو جائے۔ کیونکہ ملازم کے لئے خوشامد کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جہانتک ہوسکے [illegible] دیکھ بھال کی پرستش کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱۱

[illegible] اسطرح کروں۔ بلکہ اس کو بڑی عبادت جانکر اس تشریح کے موافق پوری طرح ادا کرے +

بقیہ صفحہ ۱۱۵

اور [illegible] یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ کو قاعدے کے موافق بجا لایا کریں اور نوروز کی رات کو اور شب [illegible] کو چراغ کریں جس طرح شب برات میں چراغاں کیا جاتا ہے اور جس رات کی [illegible] اس رات کو نقارہ بجائیں۔ اور عیدوں کے دن ہر شہر کے سرے پر باجا بجائیں۔ اور عورتیں بلا ضرورت گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ اور دریا کے گھاٹ مردوں سے نہانیکے علیحدہ ہوں اور پانی [illegible] جداگانہ بنائے جائیں۔ اور عورتوں کے گھاٹ علیحدہ مقرر کر دیئے جائیں

اکبر شاہی فرمان شہباز خان کمبوہ کے نام۔ چونکہ ہماری اعتدال پسند ہمت اور مجموعہ [illegible]
خدا کے نیاز مند کی منصفانہ نیت تخت شاہی پر ابتدائے جلوس سے لیکر اور چتر شاہانہ کے
لگانے کے زمانے سے لیکر اب تک اس کے مدنظر رہا ہے کہ رعایا سب باشندے [illegible] اور رعیت اور
تمام دنیا اور مخلوق جو خدا کی عجیب و غریب امانتیں اور بڑی زبردست ذمہ داریاں ہیں اور نگاہ
عنایت بلند ہے اور مہربانی اور انصاف کے سایہ میں آرام و اطمینان سے رہ کر خدا کی شکر
گزاری کے وظیفوں میں اور دولت کی ترقی کے باعث اور اقبالمندی کے استقلال ۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۱۶

اقبال کا وقت میرے ابتدائے تخت نشینی کے حساب سے ۳۴ واں سال ہے اور ہمارا دولت
اقبال کے شگفتہ ہونے کی ابتدا اور صبح جلال و جمال کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔ عدالت کی سرحدوں
والے ملک اور فیض کی بنیاد رکھنے والے فرمان نے ظاہر ہونے کی روشنی حاصل کی۔ چونکہ شریعت
اور خدا کی دائمی سلطنت کے بڑے قانون نے خدا کی بندگیاں بہت بلند اور پاکیزہ ہیں۔

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۱

اور پیداوار جس پر مخلوق کی معاش کا دارومدار اور دنیا کی معاش کے ذریعے ہیں داخل
ہیں [illegible] ہاتھی [illegible] اونٹ [illegible] بکری [illegible] بھیڑ [illegible] اور ریشم کا کیڑا وغیرہ کے علاوہ
جن پر سارے ملک [illegible] ساگرات اور محصول [illegible] جسقدر بھی تھوڑا بہت لگتی
رہتی ہیں آئندہ سے معاف رہیں [illegible] اور اس وقت تک جو سلطنت کے
کاروبار کے منتظم [illegible] واقفیت اور خیر خواہی کے خیال سے [illegible] ہوتا رہا ہے
تاکہ زیر دستوں [illegible] اور زیر دستوں [illegible]
پاؤں غریب [illegible] مصیبت والا [illegible]

بقیہ صفحہ ۱۲۳

کہ دربار اور [illegible] حاکموں کے باہمی تنازعات کا انتظام [illegible] پسندیدہ [illegible]

ہے۔ کہ اس اعلیٰ عنایت کی قدر اور اس بڑی بخشش کی شکر گزاری بجا لا کر اسی طرح پر ہمیشہ فرماں برداری شاہی حکموں کو اور شاہی جاری شدہ فرمانوں کی تعمیل میں پوری پوری کوشش اور تیاری ادا کرے۔ تاکہ تمہارا معاملہ ہر روز ترقی کرتا جائے۔ اور واقعی تم جیسے خیر خواہی ظاہر کرنے والوں سے ایسی اعلیٰ خدمات جو تجربہ کار خیر خواہوں کے لائق اور حقیقت مند واقف کاروں کے لئے موزوں ہوا ظاہر ہوئی ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۵

کے کہنے سے امرائے روم کا آزاد ہونا اور اس ملک کے رؤسا کا قید سے چھڑانا۔ پھر انہی آزاد شدہ قیدی امرا کی طاقت سے خروج کر کے شاہ اسمٰعیل کا حاکم بننا تاریخی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے والد بزرگوار ہمایوں بادشاہ کا طہماسپ صفوی کی مدد سے ہندوستان فتح کرنا سب کو معلوم ہے۔ اس وقت جبکہ ان کو مشکل کا سامنا آپڑا ہو تو شاہانہ سلوک اس امر کا مقتضی ہوا کہ تمہاری فوجوں کے علاقہ جات میں آنے جانے سے روک دیا +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۷

اور جو لوگ ہمارے آنے کے منتظر ہیں ان پر بخشش و انعام کے دروازے کھولیں گے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۲۹

محبت کرنے والے خیر خواہوں میں ہو اور رہا یہ امر کہ جس وقت ممالک عظمیٰ کا قوت بازو خلافت کبریٰ کا قابل اعتماد شخص بڑے خانخاناؤں کا پیشوا امرائے بزرگ میں سے عمدہ رکن سلطنت عالی مبارز الدین خانخاناں اس علاقہ میں گیا تھا۔ تم خیر خواہ نے خدمت کے اسباب کو پورا نہ کیا تو بعض صورتوں کی وجہ سے ایسا ہوا جن کی تشریح کی ضرورت نہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۱

علم فلسفہ اور علم شریعت کے فروع اور اصول پر حاوی ہونے والے دربار شاہی کا سب سے عمدہ شخص محفل سلطانی کا خلاصہ۔ دربار شاہی کا پاس رہنے والا سلطنت شاہی کا بھروسے والا

ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی کو (جس نے ہمارے عنایت کے سائے میں پرورش پائی ہے) ہم نے اور کسی موقع پر بھی اپنے دربار سے اس کی دوری کو تجویز نہیں فرمایا۔ فیضی کا بھیدوں سے واقف ہونا اور بات کو جانچنا اور تجربے کار ہونا اور انسان کا پہچاننا اور دوستانہ مرتبوں کا پرکھنا اور اعتقاد کے درجوں کا سمجھنا ہمارے سامنے بخوبی روشن ہے۔ مخصوص دوست کے پاس روانہ کیا ہے تاکہ ہماری مختلف مہربانیوں کو بخوبی ذہن نشین کرے +

بقیہ صفحہ ۱۳۳

اور چونکہ تم اخلاص شعار کے ساتھ زیادہ عنایت و مہربانی رکھتے ہیں اس خیال سے شاہانہ خلعت اور جڑاؤ تلوار اور دو عراقی گھوڑے اور دو سواری کے گھوڑے اور ایک ولایتی اونٹ تمہارے لئے بھیجا ہے۔ چاہئے کہ سب طرف سے اپنے دل کو مطمین کرے +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۵

بلند اقبالی کی وجہ سے اس کی قدر جانو اور ہمیشہ ہم کو یا ہماری حاضری کا خیال دلپر رکھکر محبت و خلوص کی علامتوں کو ظاہر کرنے میں بڑی کوشش کریں۔ کیونکہ ایسا کرنے میں دنیا و دین کی عزت اور دائمی آبرو ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا کا انتظام کرنے والا خیال صوبہ مالوہ کی زیادہ آبادی اور بہتری کی طرف مصروف ہو چکا ہے اور ہم بلند اقبال برخوردار شہزادہ مراد کو (جو اقبال و دولت والی پیشانی کی روشنی اور بزرگی و عظمت والی آنکھ کی ٹھنڈک اور بہار کی تحمندی کے تاج کا یکتا موتی اور حق پسندی اور سعادتمندی کے ہار کا گوہر بزرگ ہے۔ صوبہ دکن کی طرف روانہ کرتے ہیں +

بقیہ ترجمہ صفحہ ۱۳۶

برخلاف) عمل کریں۔ تو اس سے اچھی کونسی بات ہو سکتی ہے کہ انہی دونوں میں ہماری مدام برقرار رہنے والی حکومت کی مدد سے آپس میں میل ملاپ کرکے یورپ اور کل بندرگاہوں کے فتح کرنیکا باعث نہیں۔ انگریز پچھنے اور ناسمجھوں کے اکٹھے ہو جانیکی وجہ سے لاپروائی +

۴۸۶

فرہنگ الفاظ

واضع لغت نے لفظ کی تحقیق دو صورتوں میں مقرر کی ہے۔ ایک حقیقی۔ دوسری مجازی۔ کسی لفظ کے حقیقی معنی تلاش کرنے میں حقیقت لغوی حقیقت شرعی اور حقیقت عرفی سے بحث کی جاتی ہے۔ اور مجازی معنی دریافت کرنے میں مجاز لغوی مجاز شرعی اور مجاز عرفی عام پر نظر کی جاتی ہے۔ اور یہ کام صاحب لغت کا ہے۔ لہذا اس فرہنگ میں بطور لغت کسی لفظ کی تشریح مقصود نہیں بلکہ صرف وہ معنی لکھے گئے ہیں۔ جو محاورے کے طور سے مناسب محل و موقع ہیں کسی لفظ کے مختلف معنی اور اصطلاحات عامہ و خاصہ کے لیے عربی و فارسی لغات کی کتابوں سے انتساب مقصد حاصل کیا جائے۔

مقبل

فرہنگ الفاظ

گوناگوں۔ ف۔ نوع بنوع مختلف رنگ برنگ

نیایش۔ ف۔ دعا و ثنا

کسوت۔ ع۔ لباس پوشاک

ستائش۔ ف۔ از مصدر ستائیدن سراہنا۔ تعریف کرنا

سفارت۔ ع۔ ایلچی گری۔ رسالت

دست بسر۔ ف۔ متفکر۔ حیراں۔

خاشاک۔ ف۔ کوڑا کرکٹ

بشر۔ ع۔ عام انسان حضرت آدمؑ

افسر۔ ع۔ تاج۔ علم

دشوار۔ ف۔ دشوار و مشکل

ژرف نگاہ۔ ف۔ بغور دیدہ

راہ نورد۔ ف۔ مسافر سیاح

شاہراہ۔ ف۔ اسم تکبیری بڑی سڑک

علامہ۔ ع۔ عالم بزرگ

آصف۔ ع۔ آصف برخیا جو حضرت سلیمانؑ کے وزیر تھے

انفس۔ ع۔ عالم ارواح

آفاق۔ ع۔ عالم اجسام

بر۔ ف۔ جسم۔ بدن

از عالم شدن۔ عف۔ مرجانا ہمیشہ کیلئے

مفاوضات۔ ع۔ ج۔ مفاوضہ خط۔ رقعہ۔

چار بالش۔ ف۔ مسند۔ مقام تکیہ زدن

کارنامہ۔ عف۔ مقلوب نامہ کار بمعنی تاریخ و جنگ نامہ دستور نامہ کتاب قصے انشا ضابطہ

دلاویز۔ عف۔ نظر فریب۔

منش۔ ف۔ طبیعت و فطرت

درایت۔ ع۔ علادہ و تدبیر

دست آویز۔ ف۔ تحریر۔ تحفہ و نذرانہ

شگرف۔ ف۔ نادر و مناسب

جرم۔ ع۔ جسم اجرام۔ سورج و چاند ستارے وغیرہ کہ بوقت وجود کمال نمودار ند بر خلاف عالم اجسام

کتان۔ ف۔ ایک کپڑا کہ چاندنی سے پارہ پارہ گردد

خرمہرہ۔ ادنیٰ مہرہ۔ چھوٹی سیپ

یارا۔ ف۔ مصدر یارستن۔ طاقت رکھنا۔

مجتبیٰ۔ ع۔ چنیدہ برگزیدہ رہنما

اہلکار۔ ع۔ جمع کارکن۔ کسب کاشتکاری

صباحت۔ ع۔ خوبصورتی و آراستگی

خریدہ۔ ع۔ دوشیزہ نازنین چنچل لڑکی

رعنا۔ ع۔ جوان مست اعضا

مشاطگی۔ عف۔ آرائش دلہن کی

نائن کا کام کرنا۔ دین
بنانا۔ ادھر ادھر کی
باتیں سنانا۔
وانمودن۔ ف۔ نمایاں کرنا
اظہار۔
تگاپو۔ ف۔ تگ دپو۔ دوڑ دھوپ
کوشش و محنت۔
نگار بستن۔ ف۔ مہندی لگانا
سنوارنا۔
عرائس۔ ۔ ح۔ عروس
جلائے وافر۔ عف۔ روشنی زیاد
عنوان۔ ۔ سرنامہ۔ سرخی۔
تحسین۔ ف۔ ین بستی ہے
پھلا۔
معانی سنج۔ عف۔ مضامین نویس
کلک۔ ۔ تھنا۔ قلم۔ پینی۔
خوانین۔ معرب ج۔ خان پٹھان
سردار۔ حاکم
خطب۔ ۔ ح خطبہ۔ مراد
مضمون و خط۔
بیاض۔ کاپی۔ نوٹ بک

حیز۔ مکان۔ در۔ حافظہ
فراز پیدائی منقام اظہار
فہامی۔ ۔ بسیار فہمندہ۔
منصہ۔ ۔ چوکی۔ تخت بمقام
نشست۔ عروص
شہود۔ ۔ عالم اظہار و
شہادت
پیرایہ۔ ف۔ لباس۔ پوشاک
و زیور
تابدان۔ عف۔ روشندان۔ موکھا
کاخ۔ ۔ محل و خانہ۔
نوباوہ۔ عف۔ پودا و بوٹا۔
فائز گشتن۔ عف۔ کامیاب شدن
حق پژوہ۔ عف۔ اسم فاعل پژو
ہیدن۔ جستجو کردن
حق پسند و حق جو۔
عدالت گرائے۔ عف۔ اسم فاعل
گرائیدن۔ رغبت کردن
خواہش نمودن۔ عدل
پسند
ظل الٰہی۔ ۔ حکومت و سلطنت

غازی۔ ۔ بہادر۔ جنگجو۔ مذہبی
مجاہد
ازبک۔ ت۔ قوم ترکمان است۔
سپہدار۔ ف۔ سپہ سالار۔ حاکم
بادشاہ جھوٹے وار
قدسی اساس ۔ بنیاد پاکیزگی
مبدع۔ ۔ چیزے تو پیدا کنندہ
سزد۔ ف۔ از مصدر سزیدن
زیب دینا۔
شیون۔ ۔ ج شان۔ حالت
و شان۔ تغیرات۔
بطون۔ ۔ ج باطن۔ حالت دلی
انام۔ ۔ مخلوق۔ پبلک۔
قہرماں ۔ مراد غلبہ۔
صور علمیہ۔ ۔ عالم موجودات
نیرو۔ ف۔ طاقت و زور
فرمانروایان یعنی۔ مراد اماموں
اور پیغمبروں سے ہے
انبیاء۔ ۔ ح۔ نبی۔ خبر دہندہ۔
پیغمبر
رسل۔ ۔ ح۔ رسول۔ ایلچی و پیغمبر

علی النبیا - ع - ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلعم

صلواۃ - ع - سلام و دعا -

وحدت ارادی - عف - واختلاط واتحاد

منخرط - ع - پروئی ہوئی چیز شمولہ شترک - منسلکہ

التیام - ع - بند و بست

سطوت - ع - حملہ و دبدبہ

اساطین - ع - ج اسطوانہ ستون

صورت - ع - ظاہر - دنیا جہان

جبروت - ع - بزرگ - بزرگی و شان جلال

انسلاک دادن - عف - شامل کردن

وحدت قہری - عف - اتحاد واجتماع کہ بسبب زور و زبردستی بود -

رواں - ف جسم - روح و بدن -

مراحل - ع - ج مرحلہ - راستہ -

ناسکان - ج ناسک - اہل دنیا

مشاعر - ع - جائے ظہور و مقام عبادت - ج شعر

ہامون - ع - جنگل و صحرا -

اہتدا - ع - راہ ہدایت پر لانا -

ائتلاف - ع - الفت کردن -

محمود العاقبہ - ع - انجام و آرام نیک

مسعود العاقبہ - ع - مبارک انجام

خلوت خانہ لقا - مراد بہشت سے ہے -

توفیقات سماوی - ع - آسمانی امدادیں -

نژاد - ف - نسل و خاندان

فتن - ع - ج فتنہ - ف - د پراگندگی -

علیا - ع - بلند و برتر -

جمہور - ع - پبلک - عوام و خواص

بسیط - ع - بچھائی ہوئی - زمین غیر مرکب شے - علم عروض کی تیسری بحر -

بہجت - ع - خوشی و تازگی سرسبزی

صفوت - ع - برتری - قابلیت لیاقت

لوح - ع - تختی مراد خط سے ہے

دیباچہ - ف - اڈیٹوریل - رخسارہ آغاز

اصطفا - ع - پاکیزگی و عمدگی ونفاست -

نگارستان - ف - ڈرائنگ روم نقاش خانہ - مراد باغ و لالہ زار

شمائم - ع - ج شمیم - خوشبوئے لطیف - ہوائے تازہ

خلت - ع - دوستی و یگانگت

ولا - ع - دوستی و یگانگت

روائح - ع - ج رائحہ - خوشبوئے روحانی -

روحانی - عف - الٰہی حرف نسبت روح بمعنی خوشبوئے لطیف -

بسطہ - ع - کشادگی -
شقائق - ع - ج لالہ کا پھول جمع اور واحد دونوں ہے -
حدائق - ع - ج حدیقہ - کیاری باغیچے -
مبانی - ع - بنا - بنیاد - جڑ - نیو -
ریاحین - ع - ج ریحان - سبزہائے باغ -
مشام - ع - دماغ - مغز
استشمام - ع - مصدر خوشبو گرفتن -
ابتسام - ع - مصدر - مسکرانا شگفتہ ہونا -
نضارت - ع - تر و تازگی سرسبزی -
تخصیص - ع - خاص و برگزیدہ ہونا -
وفاق - ع - میل جول اتفاق -
سجیہ - ع - عادت و خصلت

رضیہ - ع - پسندیدہ و خوب -
مکالمہ - ع - گفتگو کردن مباحثہ
مواخات - ع - بھائی چارہ کرنا
شمامہ - ع - خوشبو - خوشبودار پھول
توکید - ع - مضبوط اور مستقل کرنا
مناہل - ع - ج منہل چشمہ
تصفیہ - ع - صاف و پاکیزہ کردن -
استحسان - ع - پسندیدگی و مرغوبیت
کون و فساد - ع - ف - بودن و تباہ شدن -
تودد - ع - از وداد - دوستی کردن
توافق - ع - موافقت کردن
مبسوط - ع - آویختہ و منحصر
مربوط - ع - بستہ متعلق
منتج - ع - نتیجہ دہندہ
حسنات - ع - ج حسنہ - نیکی
مآل - ع - انجام -
الوف - ع - ج الف - ہزار

صنوف - ع - ج صنف - قسم و نوع -
مہاد - ع - ج مہد - گہوارہ -
ابراز - ع - ظاہر نمودن -
مصادقت - ع - دوستی صادق کردن -
بادی - ع - ابتدا کنندہ -
طویت - ع - مصدر بمعنی [illegible] پیچیدہ -
انکشاف - ف - مصدر ظاہر شدن
منہج - ع - راہ کشادہ
وادی - ع - راہ کشادہ صحرا -
مراقبت - ع - امید رکھنا رقیب بننا
مراعات - ع - ج رعایت خیال
سوالف - ع - ج سالف زمانہ گزشتہ -
یادگار - ف - مراد فرزند
استغاثت - ع - مدد کردن گرفتن
سعیر و سمیر - ع - [illegible] صحرا گرمی [illegible] -

جوار ۔ ع ۔ ہمسایہ ۔ پڑوس
اجابت ۔ ع ۔ قبولیت ۔ ماننا
مقرون ۔ ع ۔ نزدیک شدہ
تفویض ۔ ع ۔ سپرد کرنا ۔ دینا
جنود ۔ ع ۔ ج جند ۔ فوج و لشکر
اوباش ۔ ع ۔ ج وبش ۔ حقیر و ذلیل
ناحیہ ۔ ع ۔ علاقہ ۔ صوبہ
ادبار ۔ ع ۔ بدبختی و نامبارکی
میانجی ۔ ف ۔ درمیانی ۔ ثالث
تنقیح ۔ ع ۔ کھولنا تحقیق کرنا
نہضت ۔ ع ۔ روانگی و کوچ
ژاژخا ۔ ف ۔ خائیدن چبانا ۔
ژاژ ۔ گھاس ۔ مراد بکواس کرنا ۔ بیفائدہ کام کرنا ۔ یہ اسم فاعل ترکیبی ہے بکواسی
خسیس طینت ۔ عف ۔ رذیل و حقیر ۔ چھچھورا ۔
دست آویز سخن ۔ ف ۔ [illegible] اتہام ۔ الزام
مقاطع ۔ ع ۔ ج مقطع ۔ جائے

طلوع ۔ ع ۔ موقع اظہار
اکفا ۔ ع ۔ ج کفو ۔ ہمسر ۔ برابر
انطباق ۔ ع ۔ چھپنا ۔ چسپنا
استقرار ۔ ع ۔ مستقل ہونا
سائر ۔ ع ۔ کل ۔ ہر ایک ۔ متفرقات
زلال ۔ ع ۔ آب خالص و شیریں ۔ ستھرا پانی
صفح ۔ ع ۔ معاف کردن ۔ گزشتن
دودمان ۔ ف ۔ خاندان ۔
مکافات ۔ ع ۔ بدلہ ۔ معاوضہ
بادیہ ۔ ع ۔ جنگل ۔ صحرا
غربت ۔ ع ۔ مسافرت ۔ پردیس
درگزرانیدہ شد ۔ ف ۔ معاف کردیا گیا ۔
ایما ۔ ع ۔ اشارہ کنایہ
نقاد ۔ ع ۔ خالص
عبدیت ۔ ع ۔ بندگی و سرافگندگی
اشتعال ۔ ع ۔ شعلہ شدن
صعوبت ۔ ع ۔ [illegible] ۔ مشقت ۔ بد[illegible]
درخور ۔ ف ۔ لائق و قابل ۔

استعذار ۔ ع ۔ عذر کردن
برادران مجازی ۔ عف ۔ چچا خالو وغیرہ ۔
جلائل ۔ ع ۔ ج جلیل ۔ بزرگ ۔ بڑا ۔
عہود ۔ ع ۔ ج عہد ۔ وعدہ
سنوح ۔ ع ۔ سانحہ و واقعہ
شرائف ۔ ع ۔ بھلائیاں ۔ بزرگیاں ۔
مواثیق ۔ ع ۔ ج موثق ۔ استوار مضبوط ۔
مرۃ بعد اخرے ۔ ع ۔ یکے بعد دیگرے ۔
مرتسم ۔ ع ۔ نقش گرفتہ ۔ چھپا ہوا
مودت ۔ ع ۔ محبت و دوستی
عشر عشیر ۔ ع ۔ دس کا دسواں حصہ ۔
وضوح شدن ۔ عف ۔ کھلنا ۔ ظاہر ہونا ۔
بدرود کردن ۔ ف ۔ رخصت کرنا ۔ دنیا سے اٹھنا ۔

غوامض۔ ع۔ ج غمضہ۔ آنکھ کا اشارہ۔ نکتے۔ باریکیاں
مکنون۔ ع۔ پوشیدہ۔
مکامن۔ ع۔ ج مکمنہ۔ گھات کی جگہ پوشیدگی۔
ازقوۃ بفعل آمدن۔ ع۔ ظاہر شدن وعمل کردن
نشار۔ ع۔ عالم۔ حالت۔
ابلاغ۔ ع۔ پہنچانا۔ پیغام دیدینا۔
لوامع۔ ع۔ ج لامعہ۔ چمکارا۔ روشنی۔
للہ الحمد۔ ع۔ شکر خدا۔
عنفوان۔ ع۔ مسیں بھیگنا۔ جوانی۔ شروع شباب۔
اورنگ۔ ف۔ تخت حکومت
عاشر۔ ع۔ دسواں حصہ
قرن۔ ع۔ سال مدت سی سال
میامن۔ ع۔ ج میمنہ برکتیں عمدگیاں۔
مزلقہ۔ ع۔ پھسلانے والا۔

قلاع۔ ع۔ ج قلعہ۔ گڑھ
حصینہ۔ ع۔ مشکل و دشوار مقام
محال۔ ع۔ ج محل۔ پرگنہ۔ صوبہ
تارک۔ ف۔ سر۔ خود
اناس۔ ع۔ ج انس۔ آدمی
تبائن۔ ع۔ دو چیزوں کا مخالف ہونا۔ جدائی۔
حیطہ۔ ع۔ احاطہ
برخے۔ ف۔ کسیقدر۔ تھوڑا سا یائے وحدت ہے۔ برخ
نعم۔ ع۔ ج نعمت۔
دادار۔ ف۔ ازکلمہ نسبت منصف عادل
مرآت۔ ع۔ آئینہ۔ شیشہ۔
اشراقات۔ ع۔ ج اشراق
محتجب۔ ع۔ پوشیدہ۔
مرکب۔ ع۔ سواری
استحسان۔ ع۔ پسندیدگی
سہیم۔ ع۔ شریک۔ ساتھی۔
عدیل۔ ع۔ برابر والا
مرکوز۔ ع۔ پوشیدہ
شہامت۔ ع۔ دلیری چیت

وتواناں شدن
احسن وجوہ۔ ع۔ اچھی صورتیں عمدہ شکل۔ اسباب نیک
مجددہ۔ ع۔ جدید۔ تازہ۔
گلگشت۔ ف۔ سیر۔ سپاٹا۔
اقصیٰ۔ ع۔ بہت دور۔ اطراف
تصادم۔ ع۔ ٹکرانا۔ اژدہام
تزاحم۔ ع۔ مزاحمت کردن سدّ راہ کردن
گریوہ۔ ف۔ ٹیلہ۔
مغاک۔ ف۔ گڑھا۔ نماز
ہائلہ۔ ع۔ خوفناک
جریدہ۔ ع۔ دفتر کتاب۔ تن تنہا
مرز۔ ف۔ زمین۔ ملک۔
بوم۔ وطن۔ زمین جنم بھومی
ناحیت۔ ع۔ علاقہ۔ صوبہ
خطرہ وتردد جستجو۔ کوشش
رفاہیت۔ ع۔ بھلائی۔ بہتری خیرخواہی۔
فراگرفتہ۔ ف۔ دریافتہ
مطویات۔ ع۔ ج مطوی پیچیدہ۔ دلی ارادہ

تادیب ۔ ع ۔ سزا دینا
بہائم ۔ ع ۔ ج بہیمہ ۔ چوپایہ
سریرت ۔ ع ۔ باطن
سواد ۔ ع ۔ میدان لق و دق
قوافل ۔ ع ۔ ج قافلہ
قطاع الطریق ۔ ع ۔ راہزن ڈاکو
شقاوت ۔ ع ۔ بدبختی و بداقبالی
انحراف ۔ ع ۔ سرکشی ۔ منحرف ہونا
حبائل ۔ ع ۔ حبل ۔ رسی ۔ حلقہ
افلاح ۔ ع ۔ فلاحیت ۔ بہتری و ترقی برائی سے آزاد کرنا
رجاء ۔ ع ۔ امید رکھنا ۔ آس کرنا
راہ گرفتن ۔ ف ۔ راستہ روکنا
بادیہ ۔ صحرا و جنگل
یغما ۔ ت ۔ لوٹ تاراجی
تمغا ۔ ت ۔ جنگی بجری محصول
برگ ۔ ف ۔ اسباب خانگی
مجاہدہ ۔ ع ۔ راہ خدا میں جہاد کرنا للہ
دیار ۔ ع ۔ باشندہ ۔ ج دیر
زنہار خواستن ۔ ف ۔ پناہ مانگنا۔

غاشیہ بر دوش کشیدن
ف اطاعت منظور کرنا۔
بدائع ۔ ع ۔ مخزن عجیب و غریب۔
سوانح ۔ ع ۔ ج سانحہ ۔ واقعہ
عتبہ ۔ ع ۔ چوکھٹ ۔ دہلیز
ہدم ۔ ع ۔ گرانا ۔ ویران کرنا۔
مبارز ۔ ع ۔ جنگ کنندہ ۔ لڑاکا
بلاد ۔ ع ۔ ج بلد ۔ شہر ۔ ملک
مسامع ۔ ج سمع ۔ گوش ۔ کان
عواطف ۔ ع ۔ ج عاطفہ ۔ مہربانی و عنایت
استمال ۔ ع ۔ متوجہ ۔ مائل کرنا
طغیان ۔ ع ۔ سرکشی ۔ حد سے بڑھنا
معاودت ۔ ع ۔ برگشتن ۔ واپس ہونا ۔ لوٹنا۔
مسلک ۔ ع ۔ راستہ ۔ طریقہ
استیصال ۔ ع ۔ بربادی ۔ بیخ کنی
سرکردگی ۔ ف ۔ فوجی سرداری
غرہ ۔ ع ۔ روشنی ۔ سفیدی پیشانی
قرہ ۔ ع ۔ خنکی چشم

حوزہ ۔ ع ۔ احاطہ و تیغہ
نعما ۔ ع ۔ نعم ج نعمت
بسندہ ۔ ف ۔ کافی ۔ پورا
استسعاد ۔ ع ۔ طلب سعادت کردن
واژگونی ۔ ف ۔ بدبختی و برگشتگی
منازعت ۔ ع ۔ منازع کردن جھگڑنا۔
مظاہر ۔ ع ۔ ج مظہر ۔ جائے ظہور۔
یلغار ۔ ت ۔ یغر ۔ ڈاک طرح
مجدداً ۔ ع ۔ نئے سرے
گل زمین ۔ عف ۔ قطعہ زمین سرسبز مقام
استلذاذ ۔ ع ۔ لذت گرفتن
صوری و معنوی ۔ ع ۔ ظاہری و باطنی
تعویق ۔ ع ۔ تاخیر ۔ ڈھیل ۔ دیر کرنا۔
ابتلا ۔ ع ۔ مصیبت میں مبتلا ہونا
امتلا ۔ ع ۔ ہیضے کی بیماری۔

سلالہ ۔ع۔ نطفہ اور خلاصہ
رسل ۔ع۔ ج رسول پیغمبر
رسائل ۔ع۔ ج رسالہ پمفلٹ
چھوٹی کتاب ۔ خط۔
تنصیص ۔ع۔ ظاہر کردن کھولنا
ترخیص ۔ع۔ استوار کرنا۔
بجھانا ۔ جوڑنا ۔ چھانا۔
ترصد ۔ع۔ امید کرنا ۔ گھات
لگانا
خلت ۔ع۔ دوستی و یگانگت
مصافات ۔ع۔ باہم دوستی کردن
مصالات ۔ع۔ باہم دوستی کردن
مطاوی ۔ع۔ پیٹ ۔ مراد تحریر
فحادی ۔ع۔ ج فحوی مضمون
انیقہ ۔ع۔ خوب و پاکیزہ ۔
تمیقہ ۔ع۔ [illegible]
منقبت ۔ع۔ تعریف و توصیف
ابہت ۔ع۔ بزرگی و سرداری
فارس ۔ع۔ سوار
مضمار ۔ع۔ میدان ۔ مقام
ریاضت اسپاں۔

ایالت ۔ع۔ سرداری و حکومت
مرتقی ۔ع۔ ترقی کرنے والا ۔
چڑھنے والا۔
علا ۔ع۔ بلندی و بزرگی
عضادان ۔ع۔ قوت بازو
اعتلا ۔ع۔ بلند شدن ۔
مطرح ۔ع۔ جائے انداخت
تیر و نظر۔
اشعہ ۔ع۔ ج شعاع ۔ روشنی
بوارق ۔ع۔ بارق ۔ روشنی
مجلی ۔ع۔ جلا دینے والا ۔
شوارق ۔ع۔ روشنی و نور
مشید ۔ع۔ بلند کرنے والا مضبوط
کرنے والا
موسس ۔ع۔ اساس اور بنیاد
قائم کرنے والا
بنیان ۔ع۔ بنیاد ۔ اساس
بسالت ۔ع۔ دلیری و بہادری
فائز ۔ع۔ کامیاب شدہ
ہمم ۔ع۔ ج ہمت
میامن ۔ع۔ ج میمنہ ۔ برکت و مبارکی

اشہب ۔ع۔ اسپ سفید رنگ
تہور ۔ع۔ بے جا دلیری کرنا۔
ادہم ۔ع۔ اسپ سیاہ
نہنگ ۔ف۔ مگرمچھ
لازالت ۔ع۔ مدام ۔ ہمیشہ
دعائم ۔ع۔ ستون ۔ ج دعامہ
مندمج ۔ع۔ کسی شے میں سمانا۔
تشیید ۔ع۔ کسی بنا کا اٹھانا۔
بلند کرنا ۔ استقلال و
مضبوطی۔
مورث ۔ع۔ پیدا کرنے والا
بخشندہ
معالم ۔ع۔ ج معلم ۔ نشان و
علامت۔
انس ۔ع۔ خوگرفتن بچیزے۔
الہامات ۔ع۔ ج الہام ۔ خدا
کی طرف سے جی میں کسی
خیال کا پیدا ہونا۔
حظوظ ۔ ج حظ ۔ سرور لذت
مواسات ۔ع۔ یاری کردن
بمال و تن مدد کرنا

مماسات۔ ع۔ ج مماس۔ دو چیزونکا آپسمیں ملنا
ترفیہ۔ ع۔ آسائش دنیا۔
ارجمند۔ ف۔ از ارز مصدر ارزیدن۔ قابل۔ لائق بزرگ
معطوف۔ ع۔ پھیرا ہوا۔ برگشتہ
مساحان۔ عف۔ ج مساح ناپنے والا۔ سیاحت و سفر کرنیوالا
ربع مسکون۔ عف۔ چہارم حصہ آبادی۔
ہامون۔ ع۔ میدان صحرا۔
سواد اعظم۔ عف۔ اقلیم بزرگ
چہار دانگ۔ ف۔ چھ حصوں میں سے چار حصے
دانگ۔ ف۔ حصہ ششم درم کو کہتے ہیں ۱/۶
دریائے محیط۔ عف۔ سمندر
ملہوف۔ ع۔ مظلوم
محظور۔ ع۔ جو کچھ خیال جی میں آئے۔
استعجال۔ ع۔ جلدی کرنا۔

شیمہ۔ ع۔ عادت خصلت
قوعہ۔ ع۔ مضبوط مستحکم
سجیہ۔ ع۔ خو۔ عادت
معہذا۔ ع۔ اسکے ساتھ ہی
متمکن۔ ع۔ مستحکم
ضمیمہ۔ ع۔ شاملہ۔
لاحقہ۔ ع۔ موجودہ۔
فکیف۔ ع۔ خاصکرکے۔
دواعی۔ ع۔ ج داعیہ۔ اسباب و خواہش۔
اغماض۔ ع۔ چشم پوشی کردن۔ ٹالنا
ذو ولد۔ ع۔ صاحب اولاد
کہن۔ ع۔ جادو۔ کاہن۔ جادوگر۔
ورے۔ ع۔ مخلوق۔
بدو۔ ع۔ شروع و آغاز۔
تکوین۔ ع۔ ایجادِ مخلوق۔
شعشعہ۔ ع۔ روشنی و چمک
مطمع نظر۔ عف۔ پیش نظر
ساطع۔ ع۔ روشن۔ منور۔
مرضیات۔ ع۔ پسندیدگی

راسخ۔ ع۔ مضبوط
انتما۔ ع۔ نسبت دادن۔
ارائک۔ ع۔ ج اریکہ۔ تخت چوکی۔
برایا۔ ع۔ ج بریہ۔ مخلوق
ودائع۔ ع۔ ج ودیعت۔ امانت
صمدیت۔ ع۔ بے نیازی خدا۔
بلیغ۔ ع۔ زیادہ۔
تنسیق۔ ع۔ انتظام کردن
فسیح۔ ع۔ وسعت۔ کشادگی
مستقر۔ ع۔ جائے قرار۔ قیام گاہ
امکنہ۔ ع۔ مکانات
الی ہذا الایام۔ ع۔ اس زمانہ تک ابتک۔
جوافر۔ ع۔ ج جافر۔ سم
خیول۔ ع۔ ج خیل۔ اسپ
سیوف۔ ع۔ ج سیف۔ دو دھاری تلوار۔
خواقین۔ ع۔ ج خاقان۔ بادشاہ
پیرامون۔ ف۔ گرداگرد۔

کنائس ۔ ع ۔ ج کنیسہ ۔ گرجا ۔

معابد ۔ ع ۔ ج معبد ۔ عبادتخانہ

خذلان ۔ ع ۔ گمراہی و ضلالت

مشاعر ۔ ع ۔ عبادتخانہ

ارباب الغاس ۔ عف ۔ صاحبان یقین ۔

المنۃ للہ ۔ خدا کا شکر و احسان

تقدس و تعالیٰ ۔ عف ۔ پاک و بلند ۔

مآثر ۔ ع ۔ صاحب نشان و علامت

انضباط ۔ ع ۔ قاعدہ مقرر کرنا ۔

مصداق ۔ ع ۔ مطابق ۔

تاسیس ۔ ع ۔ مضبوط کرنا ۔

رافت ۔ ع ۔ عنایت و مہربانی

اشاعت ۔ ع ۔ پھیلانا ۔ شائع کرنا

مبذول ۔ ع ۔ مصروف ۔

حدائق ۔ ع ۔ ج حدیقہ ۔ کیاری ۔ باغیچہ ۔

امانی ۔ ع ۔ ج امنیہ ۔ آرزو ۔ خواہش ۔

رشحات ۔ ع ۔ ج رشح ۔ بوند قطرہ

سحاب ۔ ع ۔ بادل ۔ ابر ۔

مطرات ۔ ع ۔ ج مطر ۔ باران مینہ

امتنان ۔ ع ۔ احسان ماننا ۔

بدرقہ ۔ ع ۔ راہبر ۔ راہنما ۔

زائر ۔ ع ۔ زیارت کرنیوالا ۔ حاجی

حرمین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ مکہ مدینہ ۔

عروہ ۔ ع ۔ دستہ ۔ ہینڈل

وثقیٰ ۔ ع ۔ مضبوط ۔ مستحکم ۔

بے اندامی ۔ ف ۔ بیقاعدگی

رشد ۔ ع ۔ رشادت ۔ لیاقت ۔ قابلیت

مبرہن ۔ ع ۔ روشن و ظاہر ۔

کان لم یکن ۔ ع ۔ نیست و نابود ۔

دفعات ۔ ع ۔ ج دفع ۔ مقابلہ

انتساب ۔ ع ۔ منسوب شدن

سیما [illegible] ۔

تعارف ۔ ع ۔ واقفیت ۔ شناسائی

مسموع ۔ ع ۔ سنا گیا ۔

تحف ۔ ع ۔ ج تحفہ ۔ نذرانہ

کمک ۔ ت ۔ امداد

نہمت ۔ ع ۔ قصد و ارادہ

صوب ۔ ع ۔ طرف ۔ صوبہ

مخیم ۔ ع ۔ جائے خیمہ زدن

سرادقات ۔ ع ۔ ج سرادق ۔ خیمہ

مضرب ۔ ع ۔ جائے ضرب و زدگی

مقدسین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ دو مبارک چیزیں ۔

مجد ۔ ع ۔ بزرگی ۔ سرداری

بہا ۔ ف ۔ قیمت

بالمشافہ ۔ ع ۔ زبانی بات چیت کے طریقہ سے ۔

لقاہت ۔ ع ۔ ستودگی ۔ تعریف شرافت

افاضت ۔ ع ۔ فیض پہنچانا ۔

شرائف ۔ ع ۔ ج شریف ۔ خلعت و پوشاک ۔ اعلیٰ ۔ مرد بزرگ خاندانی ۔

عاطر ۔ ع ۔ خوشبودار ۔ پاکیزہ شے

اشبلح - ع - ڈھانچہ - قالب - کالبد - جمع - شبح - جسم و تن -

مرکوزہ - ع - گڑا ہوا - پوشیدہ شدہ - محکم - از مصدر رکز نوکدار شے -

استرضا - ع - رضائے خدا -

مستحسن - ع - پسندیدہ و مرغوب

مستدعی - ع - مستوجب و باعث

اغوا - ع - ورغلانا - بھڑکانا -

تساہل - ع - سستی کرنا -

القا - ع - خدا کی طرف سے دل میں کسی خیال کا پیدا ہونا -

اعتصام - ع - پناہ بردن و دست زدن

عاطفت - ع - عنایت و مہربانی و رحمدلی

تفقدات - ع - ج تفقد دلجوئی -

تلطفات - ع - تلطف - لطف و عنایت -

مامول - ع - امل کردہ شدہ آرزو شدہ -

زلات - ع - ج زلل - لغزش و خطا -

اقدام - ع - قدم برداشتن

اغماض - ع - چشم پوشی کردن

ہمام - ع - بزرگ و پیشوا -

مرعیات - ع - رعایت کردہ شدہ

غفران پناہ - عف - مرحوم و مغفور -

رضوان - ع - نام باغبان بہشت

مآب - ع - جائے بازگشت - جائے پناہ

نصاب - ع - خلاصہ و منتخب

اجلہ - ع - جلیل و بزرگ ترین

اتقیا - ع - پرہیزگار ترین مردم

تیمر - ع - ساطر و عقد -

ترائی - ع - تاثیر شعر -

الیوفرج - معرب - خوشہ

تحویل - ع - سپردگی -

غرا - ع - روشن و سفید

نہاوو - ع - ہدیہ اور تحفہ دو

تحائف - ع - تحیہ اور تحفہ او

اتحاف - ع - تحفہ فرستادن

عشقباز - ف - مرد کبوتر باز

فرغانہ - ف - نام ملک است در ماوراء النہر

ذی - ع - صاحب - والا

بال - ع - دل

انتعاش - ع - بلند شدن حرکت کردن

اہتزاز - ع - حرکت - خوشی - جانور کا پنکھ پھیلانا -

استشمام - ع - خوشبو لینا -

وداد - ع - دوستی - اتفاق

لہو ولعب - عف - کھیل کود

چرخ - ف - چکر - حلقہ

ارباب وجہ - عف - صاحبان خانقاہ - فقرا -

مبدا - ع - خدا - جائے ابتدا

احیانا - ع - اتفاقاً - گاہے -

جلباب - ع - پردہ - نقاب

مجرد۔ ع۔ فوراً۔ آزاد۔ تنہا
صحائف۔ ع۔ ج صحیفہ۔ کتابِ آسمانی
سلاسل۔ ع۔ ج سلسلہ۔ زنجیر
استطلاع۔ ع۔ آگاہی عقل۔
طلوعِ دانش
خجستہ۔ ف۔ مبارک وسعید
جولانگاہ۔ عف۔ جہاں گھوڑے
کو پھرائیں۔
چتر۔ اردو۔ چھتری
کیانی۔ ف۔ ایران کا کنایہ
خاندان جسمیں کے خسرو
کیقباد۔ کیکاؤس۔ اور
کے ہراسپ ہوئے ہیں
تارک۔ ع۔ سر۔ پیشانی۔ مانگ
نورس۔ ف۔ نوبادہ۔ پودا۔ بوٹا
آذر۔ ف۔ مہینہ۔ ساون۔
وضوح پیوست۔ عف۔
ظاہر شد
دیہیم۔ تاجِ بادشاہی۔ مکٹ
خرد بیں۔ ف۔ باریک بیں
ہویدا۔ ع۔ ظاہر و روشن

کتمان۔ ع۔ پوشیدگی
زعم۔ ع۔ گمان۔ کہنا۔ قول
فتراک۔ ع۔ شکار بند۔
سالوس۔ ع۔ مکر و فریب
سزاوار۔ ف۔ مناسب ولایق
نیرین۔ ع۔ تثنیہ۔ دو ستارے
مراد قرآن وحدیث
ساحت۔ ع۔ میدان
اعتضاد۔ ع۔ قوت بازو
ملل۔ ع۔ ج ملت۔ مذہب
نحل۔ ع۔ نحلت۔ مذہب مختلف
اسود حرم
توقیع۔ ع۔ نشان خط۔ عنوان
فرمان
وقیع۔ ع۔ صاحب عزت وقعت
علیہ۔ ع۔ عالیہ۔ بزرگ و برتر
فراخور۔ ف۔ موافق۔ مطابق
افادت۔ ع۔ فائدہ دینا۔
خاتم۔ ع۔ انگوٹھی۔ انگشتری
معطل۔ ع۔ بیکار۔ بیفائدہ۔
معاش۔ ع۔ دنیا کی زندگی

معاد۔ ع۔ آخرت
استعانت۔ ع۔ طلب مدد کردن
استمداد۔ ع۔ طلب شدہ کردن
خواندہ۔ ف۔ مراد عالم
مجملات۔ ع۔ ج مجمل۔ وہ آیات
قرانی جنکو تشریح کیفر ورت ہو
نصوص۔ ع۔ ج نص۔ آیت قرانی
تاویلات۔ ع۔ ج تاویل ظاہری
معنی کے۔ خلاف باطنی۔
رازو نکو بیان کرنا
تسویلات۔ ع۔ ج تسویل۔
آراستن کارے نمائش وغیرہ
مجتہدین۔ ع۔ مجتہد۔ کوشش
دررا مذہب۔
مستنباط۔ ع۔ ج مستنبط۔ بیرون
آوردہ شدہ جیتا نا ہوا منتخب
ماخذ۔ ع۔ جائے بر آوردن مقام
اخذ۔
تفحص۔ ع۔ تلاش و جستجو
تصفح۔ ع۔ صفحہ صفحہ کر کے دیکھنا
متنازع فیہ۔ ع۔ جس معاملے پر

جھگڑا ہو۔ سوالات مخالف
متداول۔ ع۔ رائج شدہ۔
مبسوطہ۔ ع۔ کشادہ شدہ۔
وسیع وضخیم۔
کساد بازاری۔ عف۔ بے رونقی
تلبیس۔ ع۔ فریب دہی۔
دہوکے بازی
تزویر۔ ع۔ زور دادن۔ و
فریب دادن
بدنفسی۔ عف۔ بدذاتی
زوایا۔ ع۔ ج زاویہ۔ گوشہ کونا
خمول۔ ع۔ گمنامی۔ گوشہ نشینی
سوء۔ ع۔ بدی و بدچلنی
بغی۔ ع۔ بغاوت و سرکشی۔
جوہر دماغ۔ ف۔ سر عقل
ادعائے الوہیت۔ دعوائے
خدائی
مدید۔ ع۔ دراز و طویل
عنا۔ ع۔ سختی مصیبت۔
دار البوار۔ ع۔ مقام ہلاکت۔
عقال۔ ع۔ رسی پچھاڑی۔

گرفتاری۔
سفیہ۔ ع۔ ذلیل و حقیر
بے محرفہ گو۔ عف۔ بکواس
مشرب۔ ع۔ گھاٹ۔ چشمہ
عذب۔ ع۔ شیریں۔ لذیذ
خانقاہ۔ ف۔ دھرم سالہ
ناقوس۔ ع۔ سنکھ
فرنگ۔ ف۔ فرنگستان۔ یورپ
شوریدہ بخت۔ ف۔ بداقبال
اعلا۔ ع۔ بلند کردن
اعلام۔ ع۔ ج علم۔ جھنڈا
اتم۔ ع۔ پوری طرح۔ بخوبی
احسن۔ ع۔ اچھی طرح۔ بحسن و
خوبی۔
خویشی۔ ف۔ رشتے داری۔
مواجید۔ ع۔ ج موجد شگفتہ شدن
ارباب۔ ع۔ ج رب۔ آدمی
جداول۔ ع۔ ج جدول سطر خط
فہوم۔ ع۔ ج فہم۔ دانائی
مدرکات۔ ع۔ ج مدرک۔ قوت ادراک
مکونات۔ ع۔ ج کون۔ مخلوق

ترزبان شدن۔ ف۔ گفتن
و بیان کردن
نعوت۔ ع۔ نعت۔ وصف۔
صفت
نبائل۔ ع۔ ج نبیل۔ طبعی شریف
و بزرگ
منابر۔ ع۔ ج منبر۔ کٹہرہ مسجد
کا بلند مقام۔ لکڑی کا اونچا
مقام جہاں واعظ کھڑا ہو کر
واعظ بیان کرتا ہے۔
تبیان۔ ع۔ ظاہر نمودن
سرائر۔ ع۔ ج سریرت۔ باطن
پوشیدہ راز
ذروہ۔ ع۔ کنگورہ کنارہ
معالی۔ ع۔ ج عالی۔ بزرگی
مستہلک۔ ع۔ مردنا شدہ۔
حقیقت و معرفت الٰہیہ
القائے مطلق۔ عف۔ ذات
باری
محامد۔ ع۔ تعریف
متعارفہ۔ ع۔ مشہور عام

حکمت عملی۔ عف۔ انتظام ملکی
امکان۔ ع۔ دنیا۔ جہان
منسوط۔ ع۔ وابستہ۔ شامل
مناہل۔ ع۔ ج منہل۔ چشمہ
گرم رَو۔ ف۔ تیز رفتار
ارواء۔ ع۔ سیراب و تر و تازہ کردن
مستفیض۔ ع۔ فیض گرفتہ
نکہت۔ ع۔ بوئے دہن۔ خوشبو
توقف۔ ع۔ تاخیر
تسطیر۔ ع۔ لکھنا۔
تماثیل۔ ع۔ ج تمثال۔ مراد خط
تمرد۔ ع۔ سرکشی۔
تجبر۔ ع۔ بڑائی۔ بزرگی
خواطر۔ ع۔ ج خاطر۔ دل۔ ضمیر
بادپیما۔ ف۔ اسم فاعل ترکیب
مفلس۔ بکواسی
گریوہ۔ ف۔ ٹیلہ
انقیاد۔ ع۔ فرمانبرداری
التیام۔ ع۔ ملانا۔
مساعی۔ ع۔ ج سعی۔ کوشش
صندل۔ ع۔ معروف۔

مستقر۔ ع۔ قیام گاہ۔
طرزداں۔ عف۔ واقف کار
کافہ۔ ع۔ مخلوقات۔
ایادی۔ ع۔ ج ایدی۔ ہاتھ
فئہ۔ ع۔ گروہ
متسلط۔ ع۔ غالب شدہ۔
انسداد۔ ع۔ بند کرنا۔ روکنا
طرق۔ ع۔ ج طریق۔ راستہ
ارتفاع۔ ع۔ بلندی۔ اونچائی
تراکم۔ ع۔ جھنڈ۔ کثرت۔ باہم چسپیدن۔
وفور۔ ع۔ وافر۔ کثیر۔ زیادہ
مصائب۔ ع۔ مصیبتیں۔ مشکلات
استیثاق۔ ع۔ بھروسہ اور اعتماد کرنا
عروہ۔ ع۔ دستہ
طیبہ۔ ع۔ پاکیزہ۔
ائمہ۔ ع۔ ج امام۔ پیشوا۔
معصومین۔ ع۔ ج معصوم۔ بیگناہ
مرور۔ ع۔ پار ہونا۔ گزرنا
احجار۔ ع۔ ج حجر۔ پتھر
ید طولےٰ۔ ع۔ پوری مہارت

الویہ۔ ع۔ ج لوا۔ جھنڈا
استظلال۔ ع۔ در سایہ آمدن
سباع۔ ع۔ درندے۔ ج سبع
متردداں۔ ع۔ ج متردد۔ [illegible]
ثعالب۔ ع۔ ج ثعلب۔ لومڑی
خدیعت۔ ع۔ مکاری۔
استطراد۔ ع۔ ضمناً۔ شریک ہو کر
علیین۔ ع۔ ج علیہ۔ کھڑکی دریچہ
تاسیس۔ ع۔ اساس نہادن۔ مضبوطی
اختلال۔ ع۔ خلل افتادن
تکاسل۔ ع۔ سستی کرنا۔
تقاعد۔ ع۔ کاہلی کرنا۔
طیبین۔ ع۔ ج طیب۔ پاکیزہ
طاہرین۔ ع۔ ج طاہر۔ پاک و صاف
جیوش۔ ع۔ ج جیش۔ لشکر
عواطف۔ ع۔ ج عاطفہ۔ مہربانی و عنایت۔
اصلح۔ ع۔ مناسب تر۔ بہترین
حرب۔ ع۔ لڑائی
افتراق۔ ع۔ جدا شدن۔ پھوٹ۔ جدائیگی
عباد۔ ع۔ ج عبد۔ بندہ۔ انسان
مرۃ بعد اخریٰ۔ ع۔ یکے بعد دیگرے

مشاہدہ ۔ ع ۔ دیکھا گیا ۔
ملحوظ ۔ ع ۔ لحاظ کیا گیا ۔
جازم ۔ ع ۔ مضبوط و مستقل
انتہاض ۔ ع ۔ روانگی ۔ کوچ
توالی ۔ ع ۔ پے در پے ۔ برابر
ممہد ۔ ع ۔ تمہید کیا گیا ۔ وابستہ
مطلب
ناموس اکبر ۔ ع ف ۔ احکام الٰہی
شریعت ۔ مذہب ۔
قسطاس ۔ رومی لفظ ہے ترازو
بیضا ۔ ع ۔ روشن و منور
تسویلات ۔ ع ۔ ج تسویل ۔
آراستگی ظاہری ۔
اکاذیب ۔ ع ۔ سخنان دروغ
زدا ۔ ف ۔ زدودن ۔ صاف کرنا
تخریب ۔ ع ۔ ویران کرنا ۔ اجاڑنا
مراقبہ ۔ ع ۔ نگہبانی کردن ۔
مستعار ۔ ع ۔ مانگی ہوئی شے ۔
اشفاق ۔ ع ۔ مہربانی کرنا ۔
ترس کھانا ۔
نصب العین ۔ ع ۔ مد نظر

پیش نگاہ ۔
متلون ۔ ع ۔ لون بہ لون
رنگ برنگ
ظلال ۔ ع ۔ در سایہ شدن
ربوبیت ۔ ع ۔ خدائی ۔
مستدام ۔ ع ۔ مدام رہنے والا ۔
شق ۔ ع ۔ جہت ۔ صورت
تبعیت ۔ ع ۔ پیروی کردن
مسترشدان ۔ ع ف ۔ ج مسترشد
سیدھی راہ طلب کرنے والا ۔
ہنجار ۔ ف ۔ طریقہ ۔ ڈھنگ ۔
مختص ۔ ع ۔ مخصوص آدمی ۔
جریدہ ۔ ع ۔ تن تنہا ۔
معدود ۔ ع ۔ عدد کردہ شدہ
طاغیہ ۔ ع ۔ سرکشی کردہ ۔
مہبط ۔ ع ۔ جائے فرود آمدن
ہبوط ۔ ع ۔ گرنا ۔
اقتباس ۔ ع ۔ اخذ کرنا ۔ نقل
کرنا ۔ نکالنا ۔
مرجو ۔ ع ۔ از رجا ۔ امید داشتہ
شدہ ۔

اصطفا ۔ ع ۔ برگزیدگی و طہارت
ارتضا ۔ ع ۔ پسندیدگی و عمدگی
اجتبا ۔ ع ۔ برگزیدگی ۔ تابعیت
مکارہ ۔ ع ۔ مکروہات ۔ برائیاں
مکائد ۔ ع ۔ ج کید ۔ مکر و حیلہ ۔
مصون ۔ ع ۔ بچا ہوا ۔
مہین ۔ ف ۔ ین نسبتی ہے ۔
بزرگ و کلاں
ہمال ۔ ع ۔ مانند و مثال ۔ برگزیدہ
گزیدگی ۔ ف ۔ انتخاب ۔ پسندیدگی
اکلیل ۔ ع ۔ تاج ۔
استظہار ۔ ع ۔ پشت پناہ ۔
مددگار
سترگ ۔ ف ۔ لائق و زیبا
گیتی ۔ ف ۔ دنیا ۔ جہان
جلائل ۔ ع ۔ ج جلیل ۔ بزرگ ۔
مکارم ۔ ع ۔ شریف عادات
خبایا ۔ ع ۔ ج خبیہ ۔ پوشیدہ
ذخیرہ ۔
وجیہ ۔ ع ۔ وجاہت ۔ برشک ۔
آویزش ۔ ف ۔ لڑائی ۔ جنگ

ذو فنون ۔ع ۔ مرادمکار ۔ حیلے باز
افاضت ۔ع ۔ فیض رسانیدن
نادرہ کار ۔ عف ۔ کاریگر ۔ پیشہ ور ۔
غرابت ۔ع ۔ انوکھاپن ۔ نرالا
حسان ۔ع ۔ حفاظت کنندہ ۔
بازرگان ۔ ف ۔ ان جمع کا نہیں ہے جزو کلمہ ہے ۔ سوداگر
ذمائم ۔ع ۔ ج ذمیمہ ۔ برائی
حنفا ۔ع ۔ ج حنیف ۔ جو مذہب حق پر
جلت نعماؤہ ۔ع ۔ خدا کی نعمتیں اعلیٰ ہیں ۔
مواظبت ۔ع ۔ ہمیشگی کرنا ۔
وجوہ ۔ع ۔ ج وجہ ۔ سبب و باعث اور چہرہ ۔ منہ ۔ روپیہ
تسلط ۔ع ۔ غلبہ ۔ زبردستی ۔
بقدر میسور ۔ عف ۔ بقدر میسر و ممکن
موائد ۔ع ۔ ج مائدہ ۔ دسترخوان
خیر البلاد ۔ع ۔ بہترین ممالک
احسن البقاع ۔ع ۔ عمدہ مقامات ۔
متکین ۔ع ۔ تکیہ زدہ ۔

متصف ۔ع ۔ موصوف شدہ
سیر حاج ۔ عف ۔ سرو ارج کنندگان ۔
اوزارات ۔ع ۔ ج اوزار ۔ وظیفہ روزینہ ۔ مدابرت ۔
تسع ۔ع ۔ ۹
ثمانین ۔ع ۔ ۸۰
مایہ ۔ع ۔ سو ۔ صد ۔ ۱۰۰
کتم ۔ع ۔ پوشیدگی
کعوبت ۔ع ۔ درشتی و سختی
شماتت ۔ع ۔ ہنسی ۔ مخول ۔
مبرات ۔ع ۔ نیک و پاکیزہ
حرمان ۔ع ۔ بدنصیبی ۔ ناامیدی
قضا ۔ع ۔ بند ۔ نافذ حکم خدا ۔ موت
سلغ ۔ع ۔ رقم ۔ روپیہ
طومار ۔ع ۔ دفتر ۔ کتاب ۔ خط
قضات ۔ع ۔ ج قاضی
مصارف ۔ع ۔ اخراجات
بالستر والکتمان ۔ع ۔ خفیہ اور پوشیدہ ۔
فجار ۔ع ۔ ج فاجر ۔ بدکار ۔

اہانت ۔ع ۔ ذلیل کرنا ۔
موشح ۔ع ۔ آراستہ ۔
افترا ۔ع ۔ الزام ۔
بہتان ۔ع ۔ الزام
بلہ ۔ع ۔ ج بیوقوف ۔ نادان
صبیان ۔ع ۔ ج صبی ۔ بچہ
اصغا ۔ع ۔ سننا
ادعیہ ۔ع ۔ دعائیں
ماثورہ ۔ع ۔ وہ دعا جو حضرت رسول صلعم سے اور اماموں سے منقول ہو
مفاوضہ ۔ع ۔ سپرد کردہ شدہ
بطہ ۔ع ۔ بٹیرا ۔
انتقال ۔ع ۔ منتقل ہونا ۔ بدلنا
فضا ۔ع ۔ میدان
بیدا ۔ع ۔ میدان و دشت
اختراع ۔ع ۔ چیز کو پیدا کردن
مدبر ۔ع ۔ تدبیر کنندہ
دستیاری ۔ ف ۔ مدد ۔ سہارا
پائمردی ۔ ف ۔ مدد ۔ سہارا ۔
مقدر ۔ع ۔ اندازہ کنندہ
طنطنہ ۔ع ۔ شہرت ۔

انشراح ۔ ع ۔ میل جول ۔
استیناس ۔ ع ۔ محبت کرنا
مکنونات ۔ ع ۔ ج مکنون ۔ مخلوقات
معاشر ۔ ع ۔ گروہ ۔ ج معشر
اصوب ۔ ع ۔ زیادہ درست ۔ موزوں
سبل ۔ ع ۔ ج سبیل ۔ راستہ
مقتبس ۔ ع ۔ نور گرفتہ ۔ روشن
ولایت ۔ ع ۔ محبت و الفت ۔ حکومت
منجلی ۔ ع ۔ جلا گرفتہ ۔
درایت ۔ ع ۔ دانائی ۔ عقلمندی
عالم ناسوت ۔ عف ۔ دنیا
عالم لاہوت ۔ عف ۔ عالم خدائی
قباب ۔ ع ۔ ج قبہ ۔ گنبد
محی ۔ ع ۔ زندہ کنندہ
جوار ۔ ع ۔ ہمسایہ ۔ پڑوس
احراز ۔ ع ۔ جمع کردن و حاصل کردن
خلف ۔ ع ۔ قائم مقام ۔ فرزند
فطنت ۔ ع ۔ ہوشیاری ۔ دانائی
ذکا ۔ ع ۔ تیزیٔ ذہن
محاوبہ ۔ ع ۔ جواب دادن
ابواب ۔ ع ۔ ج باب ۔ دروازہ

نشاتین ۔ ع ۔ صیغہ تثنیہ ۔ دنیا و آخرت ۔
مشخص ۔ ع ۔ تشخیص و اندازہ کردہ شدہ
مبرہن ۔ ع ۔ روشن کردہ شدہ
مدلل ۔ ع ۔ دلیل آوردہ شدہ
جزیلہ ۔ ع ۔ کثیر و زیادہ
مضمحل ۔ ع ۔ کمزور
منہمک ۔ ع ۔ انہماک مصدر سے ۔ دھنسا ۔ سمانا ۔ درآمدن
ازلی ۔ ع ۔ پیدائش ۔ قدیمی
لم یزلی ۔ ع ۔ دائمی
مشتہیات ۔ ع ۔ ج مشتہی ۔ خواہش کنندہ
سر ۔ ف ۔ ابتدا و آغاز ۔
فاتحہ ۔ ع ۔ ابتدا و آغاز ۔
مآرب ۔ ع ۔ ج مأرب بمقصد و مطلب ۔
ربقہ ۔ ع ۔ رسی
تقلید ۔ ع ۔ پیروی کرنا
متعارف ۔ ع ۔ دوست و آشنا

کیش ۔ ف ۔ مذہب و ملت
علت غائی ۔ عف ۔ وجہ اصلی سبب خاص ۔
ادیان ۔ ع ۔ ج دین ۔ مذہب ۔ ملت
مستفید ۔ ع ۔ فائدہ حاصل کرنا
تباین ۔ ع ۔ مباینت ۔ اختلاف ۔
السنہ ۔ ع ۔ ج لسان ۔ زبان
تام ۔ ع ۔ پورا ۔ کامل
شہر ۔ ع ۔ مہینہ
بالمشافہ ۔ ع ۔ زبانی گفتگو کرنا
درۃ التاج ۔ ع ۔ ہار کا بڑا موتی ۔
واسطۃ العقد ۔ ع ۔ ہار کا بڑا موتی
سداد ۔ ع ۔ درستی و قابلیت
رشادت ۔ ع ۔ قابلیت و ہنر
قلاوزی ۔ ت ۔ رہبر ۔ راہنما
مواہب ۔ ع ۔ ج موہبت ۔ بخشش و کرم
نہضت ۔ ع ۔ کوچ ۔ روانگی
کل ۔ ت ۔ گنجا ۔ کوتاہ ۔ ناقص
ملہم ۔ ع ۔ الہام کنندہ ۔
باریافتہ ۔ ف ۔ ملازم دربار

ماشاء اللہ – ع – دور باد
مشیت – ع – مرضی خدا
مخذول – ع – گمراہ
سہیل – ع – وہ ستارہ جو یمن کی طرف منسوب ہے۔
ولد الزنا – ع – حرامزادہ۔
لولیان – ف ج لولی – رنڈی کنچنی
گو – ف گڑھا –
شہریور – ف – سکندر کا مہینہ
ہاویہ – ع – طبقۂ دوزخ
اشتداد – ع – تشدت شدن – زیادتی۔
معسکر – ع – جائے فرود آمدن لشکر فوجی قیام گاہ
گرم سیر – ف – وہ علاقہ جہاں سردی کا موسم بسر کیا جائے۔
غوایت – ع – گمراہی
وسے – ف – ماگھ – و تاریخ
فص – ع – نگینہ
مسلول – ع – کھنچی ہوئی تلوار
رمح – ع – تیر

مصقول – ع – صیقل اور سان لگا ہوا ہتھیار
مقدمہ – ع – اگلا فوجی حصہ
جیش – ع – لشکر و فوج
محافل – ع ج محفل – بزم و مجلس
حریف – ع – ہم پیشہ و ہم صحبت
رحیق – ع – شراب خالص۔
بیت المعمور – ع – سدرالمنتہی زیر کعبہ
خلف الصدق – ع – سپوت بیٹا
اعطاف – ع – ج عطف – مہربانی و کرم
قدوہ – ع – پیشوا – سردار
برخوردار – ف – اقبالمند۔
چشم زخم – ف – نظر بد
ملاعنہ – ع – ج ملعون – لعنتی
خلال – ع – ج خلل – درہ – درمیان
متواری – ع – پوشیدہ – حیران
رؤس – ع – ج راس – سر
شعاب – ع – ج شعیب – درہ گھاٹی
صعاب – ع – ج صعب – دشوار
گرانبار – ف – بوجھل – اسباب لئے ہوئے

سراسیمہ – ف – پریشان – تتر بتر
توزک – ت – فوج – لشکر
کتل – ع – جنگل کا ٹیلہ – دیوار صحرائی
جلیس – ع – ہمنشیں – ہم صحبت
در باختن – ع – جان دیدینا
اختفار – ع – پوشیدگی
مشاکل – ع – ہمشکل –
منغص – ع – گدلا – خراب – بدمزہ
مقاطر – ع – پانی کا ٹپکانیوالا
چشمداشت – ف – امید آرزو۔
دردو – ف – تلچھٹ – گاد – تہ کی شراب
ہلاہل – ع – زہر
حدوث – ع – واقع ہونا
معراج – ع – بلندی – سیڑھی
تودہ – ف – ڈھیر – انبار
مجاور – ع – ہمسایہ – پڑوسی – درگاہ کا متولی – فقیر درگاہ
عالم قدم – عف – عالم قدیم – آخرت

تشبیح ۔ ع ۔ جسیم ۔ دہانچہ
تالم ۔ ع ۔ رنجیدگی
بلاد وجود ۔ عالم ہستی
متکفل ۔ ع ۔ ذمے دار
تسلیم ۔ ع ۔ سپرد کردن
مصابرت ۔ ع ۔ صبر کردن
تاسف ۔ ع ۔ سختی و مصیبت ۔
تدارک ۔ ع ۔ بدلہ ۔ معاوضہ
تلافی ۔ ع ۔ بدلہ ۔ معاوضہ
وفود ۔ ع ۔ ج وفد ۔ گروہ
تدبر ۔ ع ۔ سوچنا ۔
ستوزع ۔ ع ۔ پریشان
فائح ۔ ع ۔ خوشبو ۔ خوشبودار شے
لائح ۔ ع ۔ ظاہر ۔ روشن چمکنے والا
اصغا ۔ ع ۔ سننا
اطفا ۔ ع ۔ آگ کا بجھانا ۔
نوائر ۔ ع ۔ ج نائرہ ۔ لپیٹ ۔ آگ
اسرع ۔ ع ۔ زود تر ۔ بہت جلدی
مرکوز ۔ ع ۔ پوشیدہ
استعفا ۔ ع ۔ معافی خواستن
متلقی ۔ آگے چلنے والا ۔

تلقی ۔ ع ۔ ترقی و بلندی
مناشیر ۔ ع ۔ ج منشور ۔ فرمان
تجہیز ۔ ع ۔ سامان
معطل ۔ ع ۔ بیکار ۔ ناکارہ
باحسن شقوق ۔ عف ۔ اچھی
صورتوں میں
باہرہ ۔ ع ۔ روشن و درخشاں
مبتہج ۔ ع ۔ خوشنود
آواخر ۔ ع ۔ ج آخر
حوت ۔ ع ۔ بھاگن
اوائل ۔ ع ۔ ابتدا
نزاہت ۔ ع ۔ تر و تازگی
ابتسام ۔ ع ۔ شگفتگی ۔ مسکراہٹ
اہتزاز ۔ ع ۔ حرکت ۔ خوشی
آبائے علوی ۔ عف ۔ پیدا کن کائنات
مراد آسمانوں سے ہے
امہات سفلی ۔ عف ۔ زمین کی
مائیں ۔ مراد زمین کے طبقوں
سے ہے
انتساق ۔ ع ۔ انتظام ہونا ۔
بندوبست کرنا ۔

قوائے نامیہ ۔ عف ۔ نشو و نما
کی قوتیں ۔
تکوین ۔ ع ۔ عالم ایجاد ۔ پیدا
زرق ۔ ع ۔ فریب ۔ دھوکا
زاویہ ۔ ع ۔ گوشہ ۔ کونا ۔
عنا ۔ ع ۔ سختی و بلا ۔
اغصان ۔ ع ۔ ج غصن ۔ ٹہنی
شاخ ۔
نقطہ تقاطع ربیعی ۔ وہ زمانہ
جب دن اور رات برابر
ہو جائیں
متضرعان ۔ عف ۔ ان عبادت
جمع ۔ عاجزی ۔ زاری
کرنے والا ۔
مواہب ۔ ع ۔ ج موہبت ۔ بخشش
کرم ۔
تحمید ۔ ع ۔ اللہ کی حمد ۔ تسبیح
خضوع ۔ ع ۔ عاجزی و زاری
موقف کبریا ۔ عف ۔ درگاہ خدا
اصغا ۔ ع ۔ سننا
ہدایا ۔ ع ۔ ج ہدیہ ۔ تحفہ ۔

اصناف۔ع۔ج صنف قسم
ضمیمہ۔ع۔شریک وشامل کردہ
چرخ زدن۔ف۔قلابازی
کھانا۔
شاخ درشاخ۔ف۔رنگا
رنگ۔
انساب۔ع۔ج نسبت۔
خاندان ورشتہ
قل علی۔عف کبوتر باز کا
نام تھا۔
اندجان۔ت۔شہر کا نام ہے
جو ترکستان میں ہے
حمامہ۔ع۔کبوتری
برنا۔ف۔جوان
خوشہ پروین۔ف۔ثریا ستارہ
مراد ہے۔
گو بردن۔ف۔سبقت لیجانا
اولی الاجنحہ ع بازو والا
معلق زدن۔لوٹنی کھانا۔
قلابازی کھانا۔
ایجاب۔ع۔قبولنا۔

ملتمسات۔ع۔ج ملتمس خواہش
والتماس۔
قائد۔ع۔سردار فوج
جرنیل
رمز وایما۔عف۔اشارہ وکنایہ
ابراز۔ع۔ظاہر کرنا۔
تلافی۔عف۔بدلہ۔معاوضہ
مورث ع۔پیدا کرنے والے
باعث وسبب
انشراح۔ع۔دل کا خوش ہونا
ارتیاح۔ع۔راحت وخوشی
لعبت۔ع۔گڑیا۔کھلونا۔
زرہ۔ف۔بکتر۔
خلخال۔ع۔جھانجھن
نبائر۔ع۔ج نبیرہ۔پوتا۔
عشائر۔ع۔ج عشیرہ۔کنبہ
اصالت۔ع۔شرافت۔خاندان
بنات النعش۔ع ستاروں کی
چوکڑی مراد پریشان۔
مہمان نو۔ف۔پیدا ہونے والے
بچے سے مراد ہے۔

فطانت۔ع۔ہوشیاری و
دانائی خاص
ایاب۔ع۔بازگشتن
تفقدات۔ع۔ج تفقد
مہربانی وعنایت
مستظہر۔ع۔جائے اظہار
مستبشر۔ع۔جائے بشارت
وخوش خبری۔
مواکب۔ع۔ج موکب لشکر فوج
مملو۔ع۔پُرشدہ۔بھرا ہوا۔
مشمول۔ع۔شامل شدہ۔
شوامخ۔ع۔ج شامخہ۔بلندی
وچوٹی
کمر۔ف۔میانۂ کوہ۔
بال۔ع۔دل۔بازو۔
خیل۔ع۔سپاہی۔فوجی
حشم۔ع۔نوکر چاکر۔ملازم
خیم۔ع۔ج خیمہ
نیلاب۔ف۔دریائے اٹک
استلذاذ۔ع۔لذت پانا۔
مفارق۔ع۔ج مفرق۔سر۔

بینہ ۔ع۔ بنیاد، سرشت

مرداد ۔ف۔ ماہ شمسی کی ساتویں تاریخ۔

ماہ و تاریخ الٰہی ۔ مراد جلوس اکبری سے ہے۔

ہم نفس ۔عف۔ ہم کلام۔ دوست

مستشار ۔ع۔ مشورہ خواستہ شدہ جس سے مشورہ کیا جائے

موتمن ۔ع۔ امانت دار۔

اسہال ۔ع۔ دستوں کا آنا۔

ارتحال ۔ع۔ کوچ کرنا۔ روانگی

ہیکل عنصری ۔عف۔ شکل جسمانی

لطائف ۔ع۔ خوبیاں۔ اوصاف

نفس الامر ۔ع۔ اصل حقیقت

فروردین ۔ف۔ شمسی مہینہ کی ۲۴ تاریخ

علامۂ زماں ۔عف۔ بسیار دانندۂ زمانہ۔

فہامۂ دوراں ۔عف۔ دانا و دانشمند زمانہ۔

حکمائے مشائین ۔عف۔ وہ حکیم جنھوں نے کوشش و محنت سے علم تحصیل کیا۔

تبصرہ ۔ع۔ روشنی ڈالی ہوئی شئے، مطالعہ کردہ مضمون۔

متبحرین ۔ع۔ ج متبحر۔ عالم کامل

کشاف ۔ع۔ کھولنے والا

معاقد ۔ع۔ ج عقد، گرہ، مشکل دشواری۔

عضد ۔ع۔ قوت بازو۔

قدسی ناظر ۔عف۔ جائے فکر و غور

مشیت ۔ع۔ ارادہ خدائی

ارتضا ۔ع۔ راضی ہونا۔

اصطبار ۔ع۔ صبر کرنا۔

استلام ۔ع۔ سنگ اسود کا چومنا۔

کوکلتاش ۔ف۔ دودھ شریک بھائی

دریائے خونخوار سے مراد راہ دشوار و خطرناک۔

مستحسن الخدمہ ۔ع۔ عمدہ کارندہ۔

مثوبات ۔ع۔ ثواب آخرت

خسران ۔ع۔ نقصان، ٹوٹا

واہمہ ۔ع۔ خیالات فاسدہ

خمول ۔ع۔ گوشہ گمنامی۔

کنف ۔ع۔ پناہ گاہ

عقلاً ۔ع۔ بخیال عقل و دانائی

نقلاً ۔ع۔ بخیال مذہب و شریعت

خاطر خواستن ۔ف۔ دلجوئی کرنا۔ مرضی پر چلنا۔

طواف ۔ع۔ گرد پھرنا۔

طغیان ۔ع۔ حد سے بڑھنا۔

جیجی ۔ف۔ دائی۔ دائی اماں

مرکوز ۔ع۔ سمایا ہوا۔

وبال ۔ع۔ رنج و مصیبت۔

نکال ۔ع۔ عذاب و تکلیف۔

دستور العمل ۔ع۔ قاعدہ و دل۔ ضابطہ

عمال ۔ع۔ ج عامل۔ کارندہ۔ نوکر

متصدی ۔ع۔ منتظم و ذمہ دار

نوئینان ۔ع۔ ج نوئین بمعنی شاہزادہ و رشتے داران بادشاہ

منجیات - ع - نجات دینے والی چیزیں۔ نام کتاب۔
مہلکات - ع - ہلاک کرنے والی چیزیں۔ نام کتاب۔
تسویلات - ع - جمع تسویل - دھوکا دینے کے لیے کسی چیز کا سنوارنا۔
ارباب تزویر - عف - دھوکے باز آدمی
خداع - ع - فریب
مجرد - ع - آزاد
اغماض - ع - چشم پوشی
متمرد - ع - سرکش
تباین - ع - اختلاف
از ہم گزاشتن - ف - فصل کردن
احتراز - ع - بچنا - دور رہنا۔
فراخور - ف - مطابق - موافق۔
زعم - ع - گمان وخیال
احیاناً - ع - اتفاقاً
مستمع - ع - سننے والا۔
بلیہ - ع - مصیبت۔

کبریت - ع - گندھک۔
احمر - ع - سرخ - لال۔
انگبین - ف - شہد۔
مفتری - ع - فتنہ پرداز
صمت - ع - خاموشی
متہم - ع - تہمت لگایا گیا۔
اجلاف - ع - جلف - رذیل کمینہ
استمالت - ع - دلجوئی - طرفداری
تقاوی - ع - پیشگی زراعت کے لیے روپیہ دینا۔
متکفل - ع - ذمے دار
فراتر شدن - ف - آگے بڑھنا
شدید العداوت - ع - سخت دشمنی کرنے والا۔
گرانی - ف - سخت تکلیف۔
خرخشہ - ف - بیجا بھل کام اور لڑائی
ہزل - ع - بیہودگی
معزول - ع - برخاست کرنا۔
یراق - ت - گھوڑے کا سامان
مشغوف - ع - فریفتہ - عاشق
طرح اقامت - عف - بنیاد

قیام - مراد جمع کرنا۔
تحویل - ع - آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں جانے کا وقت۔
جمہور - ف - پبلک
ترویج - ع - رواج دینا۔
روستایانہ - انہ حرف نسبت - ع - زمیندارانہ۔
اتصال - ع - ملانا - قریب کرنا - مراد بسانا۔
صوابدید - عف - بمشورہ صلاح
اعلام - ع - خبرداری۔
مشتری - ع - خریدار
بائع - ع - بیچنے والا۔
متوفی - ع - مردہ - فوت شدہ
دخل - ع - آمدنی۔
خرج - ف - خرچ کرنا - اٹھانا
مرور - ع - گزرنا - مراد گرانی۔
فروردین - ف - شمسی مہینہ کا پہلا مہینہ - بیساکھ اور ۱۹ اپریل تاریخ ہر مہینے کی

شرف۔ ع۔ ستارے کا کسی برج میں ہونا۔

اردی بہشت۔ ف۔ جیٹھ تیسری تاریخ ہر مہینے کی

خرداد۔ ف۔ اساڑھ۔ ۶ تاریخ

تیر۔ ف۔ ساون۔ ۱۳ تاریخ

مرداد۔ ف۔ بھادوں۔ ۷ تاریخ

شہریور۔ ف۔ کنوار۔ ۴ تاریخ

مہر۔ ف۔ کاتک۔ ۱۶ تاریخ

آبان۔ ف۔ اگہن۔ ۱۰ تاریخ

آذر۔ ف۔ پوس۔ ۹ تاریخ

دے۔ ف۔ ماگھ

بہمن۔ ف۔ پھاگن ۲ تاریخ

اسفندیار۔ ف۔ چیت۔ ۵ تاریخ

محک۔ ع۔ کسوٹی

استدامت۔ ع۔ ہمیشگی

اقطار۔ ع۔ ج قطر۔ کنارہ

سامیہ۔ ع۔ ملبند۔

ارتقا۔ ع۔ بلندی جستن۔

اعتلا۔ ع۔ بلندی جستن۔

تفویض۔ ع۔ سپردگی۔

رتق و فتق۔ ع۔ بستن و کشادن انتظام۔

جبیر۔ ع۔ جوڑنا۔ مراد امداد سے ہے۔

شکستگان۔ ع ف۔ ج شکستہ عاجز۔ منطبوح۔

علوفہ۔ ع۔ خوراک۔ گھاس دانہ

تابعیان۔ ع ف۔ ج تابعین تابعدار

تجارو تجارت۔ بمعنی جلدی فوراً۔ وقت بیوقت

شائبہ۔ ع۔ ملاوٹ۔

نفاذ۔ ع۔ جاری ہونا

استصواب۔ ع۔ مشورہ لینا۔

منسلک۔ ع۔ شامل شدہ۔ وابستہ

منسجم۔ ع۔ جاری پانی۔ اشک ریزاں

ثواقب۔ ع۔ ج ثاقب بمعنی چمکنے والا۔

امضا۔ ع۔ جاری ہونا۔

اضطرار۔ ع۔ گھبراہٹ۔

زکوٰۃ۔ ع۔ جنگی محصول

سالع۔ ع۔ سالونہ۔

شعشعہ۔ ع۔ چمک۔ روشنی

ناموس اکبر۔ ع۔ مراد شریعت و قانون

بروز۔ ع۔ ظاہر ہونا۔

حکمت بالغہ۔ ع ف۔ حکمت کامل

تعبیہ۔ ع۔ پوشیدگی

مدن۔ ع۔ شہر۔ ج مدینہ

مہاجر۔ ع۔ مسافر

کاسب۔ ع۔ پیشہ ور

حمارس۔ ع۔ نگہبان و محافظ

چہارسو۔ ف۔ چوک۔ چوراہا

مقوم۔ ع۔ قیمت کنندہ

محامد۔ ع۔ ج محمدت۔ خوبی وصفت

ذمائم۔ ع۔ ج ذمیمہ۔ برائی و عیب

انضارت۔ ع۔ روشنی۔ چمکنا

منہل۔ ع۔ چشمہ

توسعہ۔ ع۔ فراخ کردن۔ کھولنا

تکملہ۔ ع۔ کامل کردن۔

مکارم۔ ع۔ ج مکرمت۔ بزرگی

جازم۔ ع۔ مضبوط و مستقل

ایراد۔ ع۔ وارد کرنا۔ آمادہ کرنا

حبوب۔ ۶۔ ج حب۔ دانہ۔ بیج
کرپاس۔ ف۔ ٹاٹ۔ بورا
چرمینہ۔ ف۔ چمڑے والا۔
مسینہ۔ عف۔ تانبے والا۔
ہیمہ۔ ۶۔ ایندھن۔
امتعہ۔ ۶۔ اسباب و سامان۔
اسلحہ۔ ۶۔ ہتھیار۔
قماش۔ ۶۔ جامہ نفیس و ریشمی۔
اسباب خانہ۔ جوہر۔ وصف
ادوات۔ ۶۔ ج اداۃ۔ سامان حرب یا
تمغا۔ ت۔ محصول بحری۔
باج۔ ف۔ محصول زمین۔
زکواۃ۔ ۶۔ چنگی۔
مرفوع القلم۔ بےحساب
نفادل۔ ۶۔ ظلم۔ پاپہ
تتق۔ ۶۔ پردہ
عمّال۔ ۶۔ ج عامل۔ کارندہ
امصار۔ ۶۔ ج مصر۔ شہر و ملک
خالصہ۔ ۶۔ بادشاہی۔
مقاطعان۔ عف۔ وہ شخص جو
کسی کے محصول کا ذمے دار
ہو ج مقاطع۔ مراد بالمقطع
مطاع۔ ۶۔ اطاعت کردہ شدہ
آلاف۔ ۶۔ ج الف۔ ہزار
وافر۔ ۶۔ زیادہ
دول۔ ۶۔ ج دولت۔ امیر
اضعاف۔ ج ضعف۔ دوچند
دگنا
فخیم۔ ۶۔ بزرگ و قابل فخر
مستحسن۔ ۶۔ پسندیدہ
امتثال۔ ۶۔ فرمان پذیرفتن
فطانت۔ ۶۔ تیزی ذہن
طلایہ۔ ۶۔ نگہبان فوج۔ پکٹ
صاحبقراں۔ عف۔ امیر تیمور
استطلاق۔ ۶۔ پیچش یا جلاب جاری
متراکمہ۔ ۶۔ درہم شدہ۔
ید طولےٰ۔ عف۔ مشق کامل۔
اقصا۔ ۶۔ بہت دور۔ اطراف
زوایا۔ ۶۔ ج زاویہ۔ گوشہ
انہماس۔ ۶۔ حرکت کردن
الویہ۔ ۶۔ ج لوا۔ جھنڈا
ترقبہ۔ ۶۔ از ترقب۔ امید رکھنا
انتظار۔
ولاۃ۔ ۶۔ ج والی۔ حاکم و سردار
مستمر الاخلاص۔ ۶۔ دائمی
محبت کرنیوالا۔
فتور۔ ۶۔ کمی و سستی۔
کافل۔ ۶۔ ضامن۔
سیما۔ ۶۔ خاصکر۔ بالخصوص
اماجد۔ ۶۔ ج امجد۔ بزرگ تر
اسوہ۔ ۶۔ پیشوا۔ سردار
ملجا۔ ۶۔ جائے پناہ
تہنیت۔ ۶۔ مبارکباد
تجددا۔ ۶۔ نئے سرسے
ساری۔ ۶۔ شائع۔ جاری
گربزت۔ ف۔ مکاری
مہاد۔ ۶۔ ج مہد۔ گہوارہ
ملکوت۔ ۶۔ بادشاہی۔ خدائی
غلبہ۔ عالم ارواح۔ فرشتہ۔
سوالف۔ ۶۔ ج سالفہ۔ گزشتہ
بنادر۔ ۶۔ ج بندر۔ بندرگاہ
عنفوان۔ ۶۔ شروع عمر۔ ابتدائے
نوجوانی۔

ریعان ۔ ع ۔ جوانی۔
اعوام ۔ ع ۔ ج عام ۔ سال و برس
اہتزاز ۔ ع ۔ خوشی سے حرکت کرنا ۔ سرسبز ہونا
اربعین ۔ ع ۔ چالیس
حدیقہ ۔ ع ۔ کیاری
افضال ۔ ع ۔ ج فضل ۔ بزرگی و عنایت
اعتصام ۔ ع ۔ دست زدن
علی الدوام ۔ ع ۔ دائمی طور پر
حواشی ۔ ع ۔ ج حاشیہ ۔ گرداگرد
معترف ۔ ع ۔ قبول کردن

مرضی الشمائل ۔ ع ۔ حقیقت ہائے پسندیدہ
قائد ۔ ع ۔ پیش کنندہ ۔ افسر فوج ۔
سائق ۔ ع ۔ پس کشندہ ۔ وہ فوجی افسر جو فوج کے پیچھے کی نگرانی کرے
فائض السرور ۔ ع ۔ خوشی پر کامیاب ہونے والا
محرمیت ۔ ع ۔ رازداری
کساد ۔ ع ۔ کھوٹ ۔ نقصان ۔ بے رونقی ۔
مومی الیہ ۔ ع ۔ اشارہ کردہ شدہ
انجام ۔ ع ۔ پورا کرنا ۔

ابوالفیض فیضی فیاضی

یہ شیخ مبارک کے فرزند اور ابوالفضل کے بڑے بھائی تھے۔ ان کے سلسلہ نسب کا یہ پتہ ملتا ہے کہ شیخ موسیٰ پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے علاقہ سیستان میں جا بسے تھے۔ دسویں صدی کے شروع میں انکے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو دیکھیں۔ چنانچہ رشتہ داروں سمیت ناگور علاقہ اجمیر میں پہنچے۔ یہاں ۹۱۱ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علوم معقول و منقول میں بہرۂ کامل حاصل کیا۔ ادھر ناگور میں وبا پھیلی ادھر تحصیل علم کا شوق اٹھا ہوا تو گجرات پہنچے۔ اور آخرکار آگرہ میں آکر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے آٹھ فرزند تھے اور چار دختر تھیں جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) ابوالفیض فیضی فیاضی۔ (۲) ابوالفضل (۳) ابوالبرکات (۴) ابوالخیر (۵) ابوالمکارم (۶) ابوتراب (۷) ابوحامد (۸) ابوراشد۔ آخر کے دونوں کنیزک زادے تھے۔

فیضی سنہ ۹۵۴ھ میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے اور بہت جلد علم و فضل کا سرمایہ والد سے تحصیل کیا
اور علوم عقلی و نقلی جو ایشیا میں مروج تھے۔ سب میں بہرۂ کامل حاصل کیا۔ مگر فن شعر میں جو کمال
دکھایا وہ ثابت کرتا ہے کہ فیضی کا دل و دماغ فیضان قدرت سے شاداب تھا۔ حکیم بھی تھا۔ اور
طبیب بھی۔ مگر والد کا ابتدائی زمانہ اور فیضی کا بچپن عسرت میں بسر ہو رہا تھا۔ کہ سنہ ۹۷۴ھ میں
کسی تقریب پر دربار اکبری میں ذکر ہوا۔ اکبر چونکہ کمال کا جوہری تھا۔ بیقرار ہو گیا اور فوراً طلب کیا
اس نے راستے میں قصیدہ کہا جس کے تقریباً دو سو شعر ہیں اور ہر شعر میں فلسفہ حکمت اور مناسب
حال مضامین موجود ہیں۔ مطلع یہ ہے۔ شعر

سحر نوید رسان قاصد سلیمانی   رسید ہمچو سعادت کشادہ پیشانی

چنانچہ دربار میں جا کر پڑھا۔ اکبر بہت خوش ہوا اور ملک الشعراء کا خطاب دیا۔ یہ بلند مرتبہ فلاسفر
جلد مصاحب ہو کر شاہزادوں کا اتالیق اور استاد مقرر ہو گیا۔ چنانچہ سلیم مراد۔ دانیال تینوں
کو اسکی شاگردی پر فخر حاصل تھا۔ اسکے بعد ابو الفضل دربار میں داخل ہوا۔ اور رفتہ رفتہ
مہمات سلطنت کا دار و مدار اسی کی زبان پر ٹھہر گیا۔ فیضی دکن کی سفارت پر مامور ہوا اور نہایت
کامیابی سے واپس آیا۔ آخرکار ۱۰ صفر سنہ ۱۰۰۴ھ میں بعارضہ دمہ و دق انتقال کیا۔ ابتدا میں مشہور
تخلص کیا کرتا تھا۔ بعد ازاں فیضی رکھا۔ چار ہزار چھ سو کتابوں کی سمت کی تھی۔ جو بعد وفات اکبری
کتب خانہ میں داخل ہو گئیں۔

تصنیفات میں ایک دیوان ہے جس کا نام تباشیر الصبح ہے۔ اس کو خود فیضی نے مرتب کیا
تھا جسمیں ۹ ہزار اشعار ہیں۔ سنہ ۹۹۷ھ میں جب کشمیر کی مہم سر ہوئی تو بادشاہ گلگشت کو پہنچے اسوقت
فیضی نے یہ قصیدہ پڑھا۔ جو داخل نصاب ہے۔ عرفی نے بھی کشمیر پہنچکر بڑے زور کا قصیدہ لکھا
ہے جس کا مطلع یہ ہے۔ شعر

ہر سوختہ جانے کہ بہ کشمیر در آید   گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید

مگر عرفی نے مضامین خیالیہ و بہاریہ میں بلند پروازی اور معنی آفرینی کی ہے۔ فیضی کا قصیدہ دیکھو

تو تمام مضامین عالیہ کی تصویر ہے۔ دوسری کتاب انشائے فیضی ہے جس میں اکثر عرضداشتیں ہیں سنہ ۹۹۳ھ میں بحکم اکبری خمسۂ نظامی کے مقابلے پر ذیل کی کتابیں نظم کی ہیں۔ مخزن اسرار نظامی کے جواب میں مرکز ادوار ہے۔ خسرو شیریں پر سلیمان و بلقیس ہے۔ لیلےٰ مجنوں پر نل دمن لکھی۔ اور ہفت پیکر پر ہفت کشور کو نظم کیا۔ سکندر نامہ پر اکبر نامہ لکھا۔ مگر ابو الفضل نے ختم کیا۔ ابو الفضل کے قول کی بنا پر کل پچاس ہزار شعر ملتے ہیں۔ اگرچہ مرتب کرتے وقت اتنے ہی اشعار دریا برد کر دیئے۔ ایک کتاب لیلاوتی علم حساب میں ہے۔ جس کو سنسکرت سے فارسی لباس پہنایا ہے۔ مہابھارت کا ترجمہ بھی شروع کیا تھا مگر ادھورا رہ گیا۔ بھاگوت اور اتھرون وید کو بھی فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ مگر دستیاب نہیں ہوتا۔

یہ بھی مشہور ہے کہ فیضی عالم شباب میں بنارس پہنچا اور کسی بڑے گنوان پنڈت کی خدمت میں ہندو بنکر رہا۔ جب سنسکرت تحصیل کر چکا تو رخصت کے وقت راز کھولا، اور عفو تقصیر چاہی اس نے افسوس کیا۔ مگر اسکی ذہانت اور قابلیت سے خوش تھا۔ عہد لے لیا کہ گایتری کا منتر اور چاروں وید بھاشا یا فارسی میں نکرنا۔ سنہ ۱۰۰۲ھ میں تفسیر سواطع الالہام لکھی۔ ۵ جز کی کتاب اور قرآن کی تفسیر اور کل بے نقط۔ اس میں ایک ہزار بیت کا دیباچہ لکھا ہے۔ میر حیدر معمائی کاشانی نے اس کی تاریخ سورۂ اخلاص سے نکالی جس پر فیضی نے دس ہزار روپے انعام دیئے یہ شگفتہ مزاج خوش طبع اور آرائش محفل تھا۔ اس کا کلام فلسفہ الٰہیہ کی جان ہے اور حالات روزمرہ کی تصویر ہے۔ ہم اس موقعہ پر مثنوی سلیمان و بلقیس کے اشعار پیش ناظرین کرتے ہیں جو مقبل کی زبان زد ہیں۔ اشعار

الٰہی پردۂ تقدیس بکشاے — سلیمانے مرا بلقیس بنماے
درین بتخانہ ناقوس جویان — زبانے دہ مرا قدوس گویان
حصار قدس را کنگر بلند است — بہر کنگر چہ سرہا در کمند است
ہمہ ذرات در تقدیس و تہلیل — مرا لب بستہ از افسون عزازیل

چہ سازم با بتاں پیوند دارم ・ پری در شہر دہلی در بند دارم
بلائے ہست کیں جان من نیست ・ کہ دیو نفس در فرمان من نیست
بتان ہند تسبیح گسستند ・ بہر موئیم دو صد زنّار بستند
دریں شہد بغفلت ہر کہ تن داد ・ نگین دل بدست اہرمن داد
دل من با بتاں آذری چند ・ سلیماں گرفتار پری چند
چنانم از بلندی ورده آواز ・ کہ آید بد بدشوتم بپرواز

ابوالفضل

یہ شیخ مبارک کا دوسرا فرزند اور فیضی کا چھوٹا بھائی ہے۔ اس کا سلسلۂ نسب بھی وہی ہے۔ یعنی شیخ موسےٰ پانچویں پشت میں ان کے دادا تھے۔ جو یمن علاقۂ سیستان میں جا بسے تھے۔ دسویں صدی کے شروع میں ان کے دادا شیخ خضر کو آرزو ہوئی کہ ہندوستانی اولیا کو بھی دیکھیں چنانچہ رشتے داروں سمیت ناگور علاقۂ اجمیر میں پہنچے۔ یہاں ۹۱۱ھ میں شیخ مبارک پیدا ہوئے۔ اور بہت جلد علوم معقول و منقول میں بہرۂ کامل حاصل کیا۔ ادھر ناگور میں وبا پھیلی۔ ادھر تحصیل علم کا شوق دامنگیر ہوا۔ تو گجرات پہنچے۔ اور آخر کار آگرے میں آکر سکونت اختیار کی۔ شیخ مبارک کے آٹھ فرزند تھے اور چار دختر تھیں۔ جنکے نام یہ ہیں۔ ابوالفیض فیضی فیاضی (۲) ابوالفضل (۳) ابوالبرکات (۴) ابوالخیر (۵) ابوالمکارم (۶) ابوتراب (۷) ابوحامد (۸) ابوراشد آخر کے دونوں بھائی کنیززادے تھے۔

ابوالفضل ۶ صفر ۹۵۸ھ میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے۔ مگر ذہن وذکا کا کیا ٹھکانا ہے۔ سوا برس کی عمر میں باتیں کرنے لگا۔ اور پانچ برس کا ہوا تو معاملات کو سمجھنے لگا۔ پندرہ برس میں تو اپنے والد ماجد شیخ مبارک سے کل علوم تحصیل کر لیے۔ ۲۰ برس کی عمر میں دربار اکبری کی شرکت نصیب ہوئی۔ اور آیۃ الکرسی اور سورہ فتح کی تفسیر پیش کی۔ اس سے پیشتر کا زمانہ

افلاس سے بسر ہوا تھا۔ پہلے پہل دارالانشا کی خدمت سپرد ہوئی۔ پھر تاریخ مہمات سلطنت لکھنے کا حکم دیا گیا۔ رفتہ رفتہ مشیر خاص ہو گئے۔ اور فتح دکن پر مامور ہوئے۔ جہاں اقبال اکبری سے فتوحات نمایاں کیں مگر واپسی پر قتل ہوا جسکا سبب یہ تھا کہ انہی دنوں میں جہانگیر نے بغاوت کی اور اکبر نے اس معاملے کی خبر ابوالفضل کو بھیجی۔ شاہزادے نے خیال کیا کہ اگر ابوالفضل باپ سے ملا تو اور میری چغلیاں کھائے گا۔ بہتر ہے کہ دکن سے واپسی پر قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ بندیلہ راجپوت نرسنگھ دیو کو لکھا کہ جب ادھر سے گزرے تو قتل کر دے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ۵۲ برس چند ماہ کی عمر تھی کہ دنیا سے رخصت ہوا۔ اس کی قبر انتری میں موجود ہے۔ جو گوالیار سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر ہے۔

تصنیفات میں سے اکبرنامے کی آخری جلدیں جنکو ناکمل چھوڑ کر بڑا بھائی چل بسا تھا مکمل کیں (۲) آئین اکبری (جسکا ترجمہ انگریزی میں ہو چکا ہے) (۳) مکاتبات علامی یادگار ابوالفضل (۴) رقعات ابوالفضل (۵) کشکول یا نوٹ بک (۶) جامع اللغات (۷) رزم نامہ جو مہابھارت پر دیباچے کے طور سے لکھا تھا۔

ایک فرزند عبدالرحمٰن نامی تھا جس کو جہانگیر نے دو ہزاری منصب دیا تھا۔ ابوالفضل عالم کامل اور زبردست انشا پرداز تھا۔ معاملات سیاست کی بڑی اچھی سمجھ رکھتا تھا۔ سلطنت مغلیہ میں کوئی ایسا سیاست دان شخص پیدا نہیں ہوا۔ جہاں شمشیر اکبری نہ جا سکی۔ وہاں اس کی تیغ زبان سے فتح کر لیا۔

حساب شمسی ماہوار

تحویل آفتاب۔ آفتاب کا ایک برج سے دوسرے برج میں داخل ہونا۔ تحویل آفتاب کہلاتا ہے

فروردین۔ بیساکھ یا جنوری۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج حمل میں رہتا ہے۔

اردی بہشت۔ جیٹھ یا فروری۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج ثور میں رہتا ہے۔

خرداد۔ اساڑھ یا مارچ ۳۲ دن تک آفتاب برج جوزا میں رہتا ہے۔

تیر۔ ساون یا اپریل۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سرطان میں رہتا ہے۔

مرداد۔ بھادوں۔ مئی۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج اسد میں رہتا ہے۔

شہریور۔ اسوج۔ جون۔ ۳۱ دن تک آفتاب برج سنبلہ میں رہتا ہے۔

مہر۔ کاتک۔ جولائی۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج میزان میں رہتا ہے۔

آبان۔ مگھر۔ اگست۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج عقرب میں رہتا ہے۔

آذر۔ پوہ۔ ستمبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج قوس میں رہتا ہے۔

دے۔ ماگھ۔ اکتوبر۔ ۲۹ دن تک آفتاب برج جدی میں رہتا ہے۔

بہمن۔ پھاگن۔ نومبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج حوت میں رہتا ہے۔

اسفندیار۔ چیت۔ دسمبر۔ ۳۰ دن تک آفتاب برج دلو میں رہتا ہے۔

حساب ماہ تاریخ وار

ہرماہ کی یکم ۲ دوم بہمن ۳ اردی بہشت ۴ شہریور ۵ اسفندیار ۶ خرداد ۷ مرداد ۸
بیادر ۹ آذر ۱۰ آبان ۱۱ خور ۱۲ ماہ ۱۳ تیر ۱۴ گوش ۱۵ دی ۱۶ مہر ۱۷ سروش ۱۸ رشن ۱۹
فروردین ۲۰ بہرام ۲۱ رام ۲۲ باد ۲۳ دیبادین ۲۴ دین ۲۵ ارد ۲۶ اشتاد ۲۷ آسمان ۲۸
زمیاد ۲۹ ماراسفند ۳۰ انیران ۳۱ روز ۳۲ شب

نمبر شمار	کتب عربی اور کتب منشی فاضل	تشریح امتحانات	قیمت
۱	اُردو ترجمہ بی۔ اے کورس عربی (جدید)	مشتملہ امتحانات بی اے و منشی فاضل و مولوی عالم	عا/ ۱۲ ار
۲	اُردو ترجمہ انٹرمیڈیٹ کورس عربی جدید	و امتحانات ایف اے و مولوی و منشی عالم	عہ/ ۱۱ ار
۳	اُردو ترجمہ عربی کی چوتھی (ہر دو حصہ) مع ترجمہ اُردو و عربی مع سوالات و جوابات۔	طلبائے انٹرنس کے لئے	۱۰ ار
۴	اُردو ترجمہ عربی کی تیسری جس میں کل سوالات کے جوابات اور عربی ترجمے موجود ہیں۔	سوم مڈل کے لئے	۲ ار
۵	اُردو ترجمہ عربی کی دوسری جس میں کل سوالات کے جوابات اور قواعد عربی کا خلاصہ موجود ہے۔	" اور دوم مڈل کے لئے	۵ ار
۶	اُردو ترجمہ عربی کی پہلی جس میں کل اُردو جملوں کی عربی اور فرہنگ الفاظ موجود ہے۔	دوم مڈل کے لئے۔	۴ ار
۷	اُردو ترجمہ اخلاق جلالی (جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ آخر میں کل کتاب کا خلاصہ اور فرہنگ الفاظ اور یونیورسٹی کے سوالات مع جوابات)	مشتملہ امتحان منشی فاضل	ــہ ار
۸	اُردو ترجمہ دفتر اول ابوالفضل جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ فرہنگ الفاظ۔	امتحان منشی فاضل کے لئے۔	عہ ار
۹	اُردو ترجمہ دفتر سوم ابوالفضل جس کے ایک صفحہ پر اصل عبارت اور مقابل کے صفحہ پر اُردو ترجمہ۔ فرہنگ الفاظ۔	ایضاً	عہ ار
۱۰	اُردو ترجمہ سہ نثر ظہوری۔ قابل دید ہے۔	لائبریری کے لئے	ــہ

شرح کتب اردو

نمبر	کتاب	قیمت
۱-	خلاصہ کتاب آب حیات (آزاد دہلوی)	۱۲ر
۲-	امتحانی مقامات وشرح نصاب اردو مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنف۔	۲ر
۳-	امتحانی سوالات وشرح انتخابات قند اردو مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۱۲ر
۴-	امتحانی مقامات وشرح قند اردو مکمل مع فرہنگ وحالات مصنفین۔	۲ر
۵-	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس سوم مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۱۰ر
۶-	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس دوم مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۹ر
۷-	امتحانی مقامات وشرح اردو کورس اول مڈل مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۷ر
۸-	خلاصہ منہاج القواعد مع جوابات یونیورسٹی	۹ر
۹-	خلاصہ تفضیل القواعد بطور سوال وجواب۔	۴ر
۱۰-	ساتویں قصباتی کی شرح اور امتحانی مقامات مع فرہنگ الفاظ وحالات مصنفین۔	۴ر
۱۱-	چھٹی قصباتی کی شرح اور امتحانی مقامات	۴ر

ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر فاضل مقبل دہلی کشمیری دروازہ

خلاصہ کتب تواریخ وجغرافیہ

نمبر	کتاب	قیمت
۱-	خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول مصنفہ لالہ من موہن وچودھری عبدالحمید صاحب۔	۹ر
۲-	خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔	۷ر
۳-	خلاصہ تاریخ ہند مع نقشہ جات حصہ اول مصنفہ ای مارسڈن وجیا رام صاحب۔	۹ر
۴-	خلاصہ حصہ دوم مع نقشہ جات۔	۷ر
۵-	خلاصہ زندگی۔ روشنی۔ صفائی۔ باسوالات وجوابات مکمل قابل دید۔	۶ر
۶-	خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ دوم مع نقشہ جات مصنفہ نولٹن صاحب وسوہن لال صاحب۔	۶ر
۷-	خلاصہ جغرافیہ عالم حصہ سوم مع نقشہ جات مصنفہ نولٹن صاحب وسوہن لال صاحب۔	۶ر
۸-	خلاصہ جغرافیہ یورپ وشمالی امریکہ مع نقشہ جات مصنفہ ای مارسڈن واسمتھ سیکرٹری۔	۶ر
۹-	جغرافیہ ایشیا وجنوبی براعظموں کا خلاصہ مع نقشہ جات مصنفہ ای مارسڈن واسمتھ سیکرٹری	۶ر

ہدایت

ہر ایک کتاب کی قیمت علاوہ اخراجات ڈاک اور محصول درج کی گئی ہے۔